بسم اللہ الرحمن الرحیم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماہنامہ اُردو

ریویو آف ریلیجنز (قادیان)

یعنی

دنیا کے مذاہب پر نظر

مرتبہ

علی محمد اجمیری

بابت ماہِ ربیع الاول سنہ ۱۳۶۲ مطابق ماہِ اپریل سنہ ۱۹۴۳ء

ماہِ شہادت ۱۳۲۲ ہش

جلد ۴۲ عدد ۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مقاصد و قواعد رسالہ

رسالہ ریویو آف ریلیجنز (اُردو) سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے سنہ ۱۹۰۲ء میں حسب ذیل مقاصد کے پیش نظر جاری فرمایا تھا۔

غیر مذاہب کے مقابلہ میں اسلام کی فوقیت ظاہر کرنا۔

مخالفین اسلام کے حملوں کا جواب دینا۔

صحیح اسلامی عقائد کی اشاعت و تعلیم دینا۔

یہ رسالہ ہر انگریزی ماہ کی یکم تاریخ کو قادیان دارالامان سے شائع ہوتا ہے۔ اگر پندرہ تاریخ تک کسی خریدار کو رسالہ نہ ملے، تو بروقت شکایت موصول ہونے پر رسالہ دوبارہ ارسال کیا جائیگا۔

رسالہ کی سالانہ قیمت اندرونِ ہند تین روپے اور بیرونِ ہند چار روپے ہے۔ طلباء اور غیر احمدی اصحاب سے رعایتی قیمت اڑھائی روپے لی جاتی ہے۔

خریداران کو دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیئے۔ ورنہ عدم تعمیل یا تعمیل میں تاخیر کی ذمہ داری دفتر پر نہ ہوگی۔

ترسیل زر اور تمام دفتری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہونی چاہیئے۔

یہ رسالہ جماعت احمدیہ کا ایک ہی قومی اُردو ماہنامہ ہے۔ بوجہ علمی مجلہ ہونے کے اس کے فائل محفوظ رکھے جاتے ہیں۔ اور ایک وسیع علمی طبقہ کی نظر سے گذرتا ہے۔ اس لئے اس میں اشتہار دینا مفید ہے۔ نرخنامہ اشتہارات حسب ذیل ہے:۔

تعداد	ایک بار	تین ماہ	چھ ماہ	ایک سال
ایک صفحہ	تیس روپے	اٹھتر روپے	ایک سو چوالیس روپے	دو سو ستر روپے
نصف صفحہ	اٹھارہ روپے	اڑتالیس روپے	چوراسی روپے	ایک سو پچاس روپے
ربع صفحہ	بارہ روپے	تیس روپے	چوّن روپے	نوّے روپے

أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ

ماہنامہ

ریویو آف ریلیجنز اردو

(یعنی)

دنیا کے مذاہب پر نظر اور اہل مذاہب کا تشحیذ الاذہان

جلد ۴۲	بابت ماہ ربیع الاول ۱۳۶۲ھ مطابق ماہ اپریل ۱۹۴۳ء	عدد ۴

فہرست مضامین

حضرت بانی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت احمد قادیانی علیہ السلام	صـ۲	جناب پروفیسر محمد اسلم صاحب ایم-اے- گورنمنٹ کالج لاہور
تبصرہ بر انجیل برنباس	صـ۱۴	حضرت مفتی محمد صادق صاحب
اسلامی خلافت اور شیعہ کتب	صـ۱۷	جناب قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری
نئی کتابوں پر تبصرہ	صـ۳۳	ایڈیٹر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے جو داغ اسلامی تعلیم کی سفید چادر پر لگ گئے ہیں انکو مٹا دے، اور اسلام کی خوبصورت تعلیم اور نبیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے خوبصورت نمونہ کو از سر نو روشن کر دے۔ ایسے بزرگ کو تلوار کی ضرورت نہ تھی کیونکہ اس زمانہ میں تلوار کا حربہ حریت ضمیر کے خلاف نہیں چلایا جاتا تھا۔ سو وہ بغیر تلوار کے بھیجا گیا۔ اور ضروری تھا کہ وہ تلوار کے بغیر ہی بھیجا جاتا۔ چونکہ اسلام اور نبی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف بہت بڑا اعتراض جو نادانوں نے تراشا تھا وہ یہی تھا، کہ یہ مذہب اور یہ تعلیم تلوار کے ذریعہ کامیاب بنائی گئی ہے بس خدا نے اس زمانہ میں اسلام کے اس پہلوان کو بغیر تلوار کے بھیجکر کامیابی عطا فرمائی، تا ہر شخص یہ سمجھ لینے کا موقعہ پائے، کہ اگر اب یہ تعلیم بغیر تلوار کے پھیل سکتی ہے، تو پہلے بھی اسکو تلوار کی کوئی حاجت نہیں تھی۔

نادانوں کے اعتراض کا کیا ٹھکانا ہے۔ حضرت مسیح علیہ السلام اکیلے اور بے بس تھے، اُن کے متعلق کہا گیا، کہ یہ تو اپنے آپکو بھی بچا نہیں سکتا پھر دوسروں کو کیا بچائے گا؟ حضرت نبی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم تیرہ برس تک دشمنوں کے نرغۂ جور وستم میں گھرے رہے۔ دشمن للکارتے تھے، کہ کہاں ہے تیرے خدا کا وہ وعدہ جو اس نے ہماری ناکامی اور تیری کامیابی کے متعلق تجھ سے کیا تھا، یہانتک کہ انہوں نے حضور کو مکّہ چھوڑنے پر مجبور کر دیا۔ اس پر بھی بس نہ کرکے آپکی جائے ہجرت مدینہ پر لشکر کشی کی، اور تلوار کے ذریعہ اسلام کو مٹا دینا چاہا۔ لیکن جب ان پر خدا کی قہری تجلّی شروع ہوئی، تو چیخ اٹھے، کہ یہ تو بڑا ہی ظلم ہے جو ہم پر ہو رہا ہے۔ بعد میں آنیوالوں نے ان واقعات صحیحہ کو نظر انداز کرکے اور صرف مدافعانہ اسلامی جنگوں کو ملحوظ رکھ کر یہ افسانہ گھڑ لیا، کہ اسلام کی ترقی تلوار کے ذریعہ ہوئی ہے۔

غرضیکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس نائب کو خدا نے بغیر تلوار کے بھیجا، تا حضور کا وہ روحانی مرتبہ جو لوگوں کی نظروں سے اوجھل ہو گیا تھا، از سر نو پیش نظر ہو جاتے۔ لیکن چونکہ آپ خدا کی طرف سے آئے تھے، اس لئے ضروری تھا، کہ آپکو بھی وہی حالات پیش آئیں، جو آپ سے پہلے خدا کی طرف سے آنیوالوں کو پیش آئے تھے۔ آپکی بھی اسی طرح مخالفت ہو جس طرح آپ سے پہلے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماموروں کی ہوئی تھی، اور آپ سے بھی ویسی ہی محبت کیجاتی جیسی آپ جیسے پہلے تمام راستبازوں سے کی گئی ہے۔ آپ سے پہلے مرسلین الٰہی کو دشمن بھی ایسے ملے تھے جو اپنی ستم آرائیوں سے روکے نہ رُکتے تھے اور تھامے نہ تھمتے تھے، اور دوست بھی ایسے ملے تھے جن کی وفا و صدق و صفا کا نمونہ دنیاوی تعلقات میں نہیں مل سکتا۔ حسب حالات سابقین آپکو بھی جہاں دشمن ملے وہاں دوست بھی ملے، اور جہاں دشمنوں نے دشمنی انتہا تک پہنچادی، وہاں دوستوں نے محبت اور جان نثاری کی بھی حد ہی کردی۔ جن لوگوں نے آپکو دیکھا، اور آپکی صحبت میں رہے، انمیں سے ابھی سینکڑوں ہزاروں زندہ ہیں۔ انمیں سے کسی ایک سے آپ بات کرکے دیکھ لیں، آپکو معلوم ہو جائے گا، کہ کیسی کشش اور کیسی صفات حمیدہ والا وہ وجود باجود تھا، جس کے خدام کا یہ حال ہے۔

حضرت مولوی نورالدین رضی اللہ عنہ بھیرہ کے ایک نامور طبیب اور روحانی پیشوا تھے۔ ایک دنیا آپ کے علم اور آپ کے اخلاق اور آپکے تعلق باللہ کی قائل تھی۔ حضرت احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ آپ کا تعارف خط و کتابت سے ہو چکا تھا۔ آپ بھیرہ میں اپنا ایک بہت بڑا ہسپتال بنوا رہے تھے۔ آپکو لاہور ایک کام کے لئے آنا پڑا۔ خیال آیا، کہ قادیان جاکر اس بزرگ کو بھی دیکھ لیں جس کی تحریر دل پر دل قربان ہو چکا ہے۔ قادیان آئے، اور حضرت احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے در دولت پر حاضر ہوئے۔ اس وقت آپ ایک زینہ کی سیڑھیوں سے اُترتے نظر آئے۔ حضرت مولانا المعظم رضی اللہ عنہ خود فرماتے ہیں، کہ حضرت اقدسؑ پر میری نظر پڑتی تھی، کہ دل سے بے اختیار آواز نکلی، کاش! میں اس شخص پر قربان ہو جاؤں۔ حالیکہ حضرت مولانا رضی اللہ عنہ کی خود یہ شان تھی، کہ اہل نظر آپ پر قربان ہونے کو تیار رہتے۔

حضرت مولانا رضی اللہ عنہ کو سیدنا حضرت احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رُخ مبارک دلکش نے وہ جلوہ دکھایا، کہ آپ اپنے وطن کو واپس نہ ہو سکے، قادیان ہی میں رہے، اور قادیان ہی میں فوت ہوئے۔ نَوَّرَ اللّٰہُ مَرْقَدَہٗ۔

حضرت احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایسے دوست بھی ملے، جو اپنی زندگی کے ہر ایک لمحہ کو آپکی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہدایت کے مطابق خدا کے لئے خرچ کرتے رہے ۔ اور ضرورت پیش آتی ، تو جان بھی آپ پر قربان کر دیتے۔ ایسے دوست بھی ملے ، جنہوں نے موقعہ آجانے پر جان قربان کر بھی دی ۔ خدا نے آپکی مدد کے لئے لوگوں کو خود بھیجا ، اور اس طرح آپ کا پیغام اس ملک سے نکل کر دنیا کے کناروں تک پہنچ گیا ۔ آپ کا پیغام بلحاظ حقیقت کوئی نیا پیغام نہیں تھا ، بلکہ وہی پیغام تھا جو ہر مامور من اللہ کا ہوتا رہا ہے ۔ یعنی خدا زندہ اور موجود ہے ۔ وہ تمہیں نہیں بھولا ۔ لیکن تم اسے بھول گئے ہو ، اسے یاد کرو ، اس سے اپنا رشتہ استوار کرو ، کہ سب خیر اسی میں ہے ۔ آپ نے بیدینوں اور بے عملوں کو بھی پکارا ، اور انکو بھی جو کسی نہ کسی دین کے جُوئے کو اپنے کندھوں پر رکھے ہوئے ہیں ۔ آپ نے سب کو پیغام دیا ، کہ دیکھو خدا کو دور نہ سمجھو ، خدا قریب ہے ۔ ویسا ہی قریب ہے جیسا کہ وہ ہر زمانہ میں رہا ہے وہ رسمی عبادتوں اور رسمی اظہار محبت سے خوش نہیں ہوتا ، بلکہ سچے طور پر اور سادگی سے اسکی طرف جھکو تو وہ تمہاری طرف دوڑ کر آئیگا ۔ اور آپ نے اس زمانہ کی بدعملیوں کے گندے نتائج کی خبر دیتے ہوئے فرمایا کہ :-

"اے یورپ ! تو بھی امن میں نہیں ، اور اے ایشیا ! تو بھی محفوظ نہیں ، اور اے جزائر کے رہنے والو ! کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا ۔ مَیں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں ، اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں ۔ الخ" [1]

اس تباہی کی خبر تمام پرانی کتابوں میں موجود تھی ۔ لیکن ضرور تھا ، کہ جب اس تباہی عظیم کا زمانہ قریب آئے ، جسکی نظیر ابتدا ئے دنیا سے نہیں پائی جاتی ، تو از سرنو دنیا متنبہ اور ہوشیار کر دیجائے ۔ پس خدا کے اس مامور نے ساری دنیا کو ڈرا کر ہوشیار کیا ، اور خدا سے اپنے ٹوٹے ہوئے رشتہ کو جوڑنے کا پیغام دیا ۔

آپ کے پیغام میں آپکے جان نثاروں کی جماعت ہمیشہ شامل رہتی تھی ، اور آپکو انکی ہر وقت فکر رہتی تھی ، اور آپ ان سے کہتے رہتے تھے :-

---

[1] حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۷ ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"یہ مت خیال کرو کہ ہم نے ظاہری طور پر بیعت کر لی ہے۔ ظاہر کچھ چیز نہیں۔ خدا تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے، اور اسی کے موافق تم سے معاملہ کرے گا۔ دیکھو میں یہ کہہ کر فرضِ تبلیغ سے سبکدوش ہوتا ہوں کہ گناہ ایک زہر ہے، اسکو مت کھاؤ۔ خدا کی نافرمانی ایک گندی موت ہے، اس سے بچو۔ دعا کرو تا تمہیں طاقت ملے۔ جو شخص دعا کے وقت خدا کو ہر ایک بات پر قادر نہیں سمجھتا، بجز وعدہ کی مستثنیات کے، وہ میری جماعت میں سے نہیں۔ جو شخص جھوٹ اور فریب کو نہیں چھوڑتا، وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص دنیا کے لالچ میں پھنسا ہوا ہے، اور آخرت کیطرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا، وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم نہیں رکھتا، وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص پورے طور پر ہر ایک بدی کو اور ہر ایک بدعملی سے یعنی شراب سے، قمار بازی سے، بدنظری سے اور خیانت سے اور رشوت سے، اور ہر ایک ناجائز تصرف سے توبہ نہیں کرتا، وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص پنجگانہ نماز کا التزام نہیں کرتا، وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص دعا میں لگا نہیں رہتا، اور انکسار سے خدا کو یاد نہیں کرتا، وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص بد رفیق کو نہیں چھوڑتا جو اسپر بد اثر ڈالتا ہے، وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔"

آپ کئی اور اسی قسم کی کمزوریاں گنوا کر فرماتے ہیں:۔

"یہ سب زہریں ہیں، تم ان زہروں کو کھا کر کسی طرح بچ نہیں سکتے، اور تاریکی اور روشنی ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتی۔ ہر ایک جو پیچ در پیچ طبیعت رکھتا ہے، اور خدا کیساتھ صاف نہیں ہے، وہ اس برکت کو ہرگز نہیں پا سکتا جو صاف دلوں کو ملتی ہے۔ کیا ہی خوش قسمت وہ لوگ ہیں جو اپنے دلوں کو صاف کرتے ہیں، اور اپنے دلوں کو ہر ایک آلودگی سے پاک کر لیتے ہیں، اور اپنے خدا سے وفاداری کا عہد باندھتے ہیں، کیونکہ وہ ہرگز ضائع نہیں کئے جائیں گے۔ ممکن نہیں کہ خدا انکو رسوا کرے، کیونکہ وہ خدا کے ہیں اور خدا ان کا۔ وہ ہر ایک بلا کے وقت بچائے جائیں گے۔"

حضرت مرزا صاحبؑ کی تعلیم کا خلاصہ اور لب لباب یہی ہے کہ خدا کی ذات پر ایمان پیدا کرو۔ اور آپ کی ساری ماموارانہ زندگی اسی ایمان کو دنیا میں قائم کرنے پر صرف ہوئی۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی عَبْدِکَ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبصرہ بر انجیل برنباس

(از حضرت مفتی محمدؐ صادق صاحب)

اے پاکرفا اے پاکرفا اُن انجیلوں کا نام ہے، جو ابتدائی عیسوی صدیوں میں متبرک اور الہامی کتابیں مانی جاتی تھیں۔ مگر جب تیسری صدی کی کونسل نے اناجیل کو ایک کتابی صورت میں جمع کیا، تو اِن کو مشتبہ سمجھ کر چھوڑ دیا گیا۔ اے پاکرفا میں دو قسم کی کتابیں شامل ہیں۔ ایک وہ جو پہلے اس درجہ کی الہامی مانی جاتی تھیں، کہ دوسری انجیلوں کیطرح گرجاؤں میں انکی تلاوت ہوتی تھی، انہی میں انجیل برنباس شامل ہے۔ دوسرا وہ جو گرجاؤں میں کبھی نہ پڑھی گئیں۔

انجیل برنباس الہامی ہے اناجیل کے متعلق جن بزرگ علماء نے تحقیق کی ہے، ایس ے کیمنس، اور یجن، یوسی بی ایس جی کا یہ قول ہے، کہ انجیل برنباس اصلی اور الہامی ہے۔ یہ سب بزرگ متقدمین میں سے ہیں۔ متاخرین میں سے ڈوسی ایس، گبتائل، کلارک، وسٹن، ہمن ہاتم اور بعض دیگر علماء نے بھی یہی رائے ظاہر کی ہے، کہ انجیل برنباس اصلی اور الہامی ہے۔ ملاحظہ ہو دیباچہ برنباس مطبوعہ ولیم ہون لنڈن سنہ ۱۸۲۰ء صفحہ ۱۴۳۔

یہ انجیل کسطرح ملی پوپ سیکس ٹس جو سولہویں صدی میں ہُوا ہے، اس کے زمانہ کا ایک مشہور قصہ ہے، کہ ایک راہب فرامرینو نامی اس کے یہاں مہمان تھا۔ اور اسنے پوپ کی لائبریری میں برنباس کی انجیل دیکھی، اور اسکو اُڑا کرلے گیا، اور اپنی خلوت میں اس کا مطالعہ کیا۔ جب اس میں اسنے رسول کریم صلی اللہ علیہ سلم کے متعلق پیشگوئی دیکھی تو وہ مشرف باسلام ہوگیا۔ یہ قصہ اس انجیل کے ہسپانی نسخہ میں بھی درج ہے۔ یہ نسخہ اطالوی زبان میں ہے۔ اور اب اس کا ترجمہ انگریزی اور دیگر مختلف زبانوں میں ہو چکا ہے۔

یہ انجیل مسیح کا کلام ہے اس انجیل کے پڑھنے والے سب اقرار کرتے ہیں، کہ اسمیں حکمت کی اسقدر باتیں مندرج ہیں، کہ پڑھنے والے پر لامحالہ یہ اثر ہوتا ہے، کہ یہ کلام یقیناً حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جنکی طرف انہیں منسوب کیا گیا ہے۔ قرآن شریف میں بھی اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰؑ کے متعلق فرمایا ہے۔ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ یعنی اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح ناصری کو کتاب اور حکمت اور تورات اور

لفظ برنباس

یہ حکمتِ الٰہی ہے، کہ اس ولی اللہ کے نام میں بھی یہ بات مضمر ہے کہ اس نے اپنی کتاب میں دوہری نبوت کی، ایک تو حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے حق میں پیشگوئی فرمائی، اور دوسری آخری زمانہ میں اس جنگ کیمتعلق خبردی جو آجکل دنیا میں تباہی مچارہی ہے، اور جس میں لاکھوں عیسائی خود عیسائیوں کے ہاتھوں سے تباہ ہورہے ہیں۔ اسی کیمتعلق برنباس میں یہ لکھا تھا۔ خداوند آخری دنوں میں مسیح کی چراگاہ کی بھیڑوں کو اور بھیڑوں کے گلّوں کو اور انکے مینار کو تباہ کر دے گا۔

لفظ برنباس دراصل عبرانی الفاظ میں بارنبوہ ہے، جس کے معنے ہیں نبوت کا بیٹا۔ اگرچہ برنباس نبی نہ تھا اور نہ اسنے کوئی ایسا دعویٰ کیا، لیکن میرا خیال ہے، کہ اسکو یہ نام پہلے سے اسواسطے دیا گیا، کہ اسے الہام الٰہی سے ایسی پیشگوئیاں کرنی تھیں جو آخری زمانہ میں پوری ہونیوالی تھیں۔ برنباس کا ذکر اناجیل اربعہ اور دیگر کتب مشتمل بر انجیل مروجہ میں کئی جگہ آیا ہے۔

برنباس کب ہوا؟

برنباس مسیح کا حواری تھا، اور سب نے تسلیم کیا ہے، کہ برنباس پولوس رسول کا رفیق اور اسکا ہمعصر تھا، اور اسکی انجیل مسیح سے قریبًا ایکسو سال بعد لکھی گئی تھی۔ یہ وہی زمانہ ہے جس میں متی کی انجیل کا لکھا جانا محققین نے بیان کیا ہے۔ برنباس پولوس کا نہ صرف ہمعصر تھا، بلکہ اسکا خاص دوست اور ہمسفر بھی تھا۔ جزیرہ قبرس میں یہ دونوں اکٹھے تبلیغ کے واسطے جاتے رہے۔

انجیل برنباس کا درجہ

اگرچہ برنباس کی انجیل موجودہ مروجہ اناجیل میں شامل نہیں ہے، لیکن انجیل کے بعض پرانے قلمی نسخوں میں بالخصوص اسمیں جسکو ڈیکس۔ ٹی۔ اے۔ آئی گس کہتے ہیں، شامل تھی قدیم عیسائی مورخین نے اپنی کتابوں میں اسکا ذکر کیا ہے، کہ بعض عیسائی گرجوں میں الہامی کتابوں کے درمیان انجیل برنباس بھی رکھی اور پڑھی جاتی تھی۔ مسیح موعود کی آمد ثانی کے متعلق برنباس نے بھی یہ خیال ظاہر کیا تھا، کہ اسکی سلطنت اور عروج ساتویں ہزار سال میں ہوگا۔ (ملاحظہ ہو کتاب انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا جلد ۱۶۔ صفحہ ۳۱۶)۔

پادری البرٹ صاحب جو لنڈن سکول کے ہیڈ ماسٹر تھے، انہوں نے بھی یہ بات لکھی ہے، کہ برنباس کی انجیل اسی زمانہ میں لکھی گئی، جس میں کہ متی کی انجیل لکھی گئی تھی، ملاحظہ ہو کتاب انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا۔ طبع نہم جلد ۱۰ لفظ گاسپل ٭

یہ انجیل کسی مسلمان نے نہیں لکھی،

انجیل برنباس میں مسیحی تعلیم ایسے گہرے رنگ میں بیان کی گئی ہے کہ کوئی مسلمان اس طرح نہیں لکھ سکتا، اور نہ ایسی کتاب تصنیف کر سکتا ہے۔ مستشرق ڈاکٹر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مہرجی لوٹ بھی تسلیم کرتا ہے، کہ انجیل برنباس کسی مسلمان کی تصنیف نہیں ہے۔

برنباس حضرت مسیح کے اُن خاص حواریوں میں سے تھے، جن کو مقتدایانِ کلیسا رسول کے لقب سے یاد کیا کرتے تھے، اور پولوس رسول کے وہ خاص رفیق تھے، اور ہر دو مل کر عموماً تبلیغ کے واسطے لمبے سفر کرتے تھے۔

اس انجیل کے اصلی ہونے کے دلائل

جن مسیحی بزرگوں اور اولیاء نے یہ رائے قائم کی ہے، کہ انجیل برنباس اصلی اور الہامی اور شریعت کی ایک کتاب ہے۔ انہوں نے اپنی رائے کی بنیاد مفصلہ ذیل واقعات پر رکھی ہے:۔

اوّل۔ انجیل برنباس ابتدائی زمانہ عیسویت میں دوسرے الہامی صحائف کیطرح سکندریہ کے گرجا میں، اور بعض دیگر گرجوں میں اسی طرح رکھی اور پڑھی جاتی تھی، جیسا کہ دیگر الہامی کتب۔

دوم۔ چھٹی صدی میں پوپ نے جب ان کتابوں کی فہرست شائع کی، جن کے پڑھنے سے اُس نے رومن کیتھالک فرقہ کے عیسائیوں کو منع کر دیا تو اس فہرست میں انجیل برنباس کا نام بھی درج کیا۔ اس سے ظاہر ہے، کہ چھٹی صدی سے قبل انجیل برنباس موجود تھی۔ اگر یہ کسی مسلمان کی تصنیف ہوتی، جیسا کہ بعض عیسائی پادریوں کا خیال ہے، تو چھٹی صدی میں اس کا وجود ہی نہ ہوتا۔ کیونکہ اسلام کی تو ابتداء ساتویں صدی عیسوی میں ہوئی، اور مسلمانوں کو اسپین پہنچنے تک اس کے بعد بہت عرصہ گذرا۔ اسپین کا ہم نے اس واسطے ذکر کیا ہے، کہ بعض عیسائی علماء نے فرضی طور پر یہ قیاس کیا ہے، کہ اہل اسلام کے غلبہ کے وقت کوئی فاضل عیسائی مسلمان ہو گیا ہوگا، اور اس نے مسلمانوں کو خوش کرنے کے لئے یہ جعلی انجیل بنائی ہوگی۔ یہ سب ان کے فاسد توہمات ہیں، جن کا وہ کوئی ثبوت پیش نہیں کر سکتے۔

سوم۔ اس کتاب میں روحانیت کے ایسے باریک معارف ہیں، کہ خود عیسائی صاحبان بھی اس امر کا اظہار کرتے ہیں، کہ ایسے باریک معارف اور روحانی حقائق کوئی شخص بغیر امداد روح القدس کے نہیں لکھ سکتا۔

چہارم۔ مسیحیت کی ابتدائی صدیوں میں جو مصنف گذرے ہیں، انہوں نے اپنی تحریروں میں اس انجیل برنباس کا ذکر کیا ہے، اور بعض عیسائی محققین کی رائے ہے، کہ یہ کتاب پہلی صدی عیسوی میں تصنیف ہوئی، مگر بعد میں گم ہو گئی، اور پھر آخری صدیوں میں اسکا ترجمہ لاطینی میں ملا، جس سے اب انگریزی اور اردو میں ترجمے ہوئے۔ (باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلامی خلافت

اور

شیعہ کتب

(از جناب قاضی محمد نذیر صاحب۔ فاضل لائل پوری)

شیعہ صاحبان کو جب احمدیت کا پیغام اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قبول کرنیکی دعوت دیجاتی ہے، تو وہ خلافت کی پرانی بحث چھیڑ دیتے ہیں، کہ چونکہ حضرت اقدس مرزا صاحبؑ حضرت ابوبکرؓ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خلیفہ بلافصل مانتے ہیں؛ اور حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے برحق خلفاء تسلیم کرتے ہیں، اس لئے ہم انکے دعویٰ کی طرف کوئی توجہ نہیں کر سکتے۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعد خلافت بلافصل کے لئے حضرت علیؓ کے حق میں وصیت فرمائی تھی، جسے اصحاب ثلاثہ نے مدنظر نہ رکھا، اور حضرت علیؓ کا حق خلافت غصب کر کے خود خلیفہ بن بیٹھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عقیدہ

یہ درست ہے، کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت بلافصل کے قائل ہیں، اور حضرت عمر اور حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم کو بھی برحق خلیفے مانتے ہیں، مگر اس عقیدہ کی صحت پر ہمارے پاس خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ایسے زبردست دلائل ہیں، جن کا کوئی جواب نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت بلافصل کے ثبوت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے "سرّ الخلافہ" لکھ کر شیعہ صاحبان پر اتمام حجت فرما دی ہے، اور وہ ابتک اس کتاب کے جواب سے عاجز ہیں، اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمیشہ انشاء اللہ عاجز رہیں گے۔

میں نے اس مضمون میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیش کردہ دلائل قرآنی کو مدنظر رکھتے ہوئے اس بات کا بھی التزام رکھا ہے، کہ شیعوں کی مسلّمہ اور مستند کتب کے حوالجات سے ان کے عقائد کو غلط ثابت کر کے ان پر اتمام حجت کیجائے۔ وَمَا تَوْفِيْقِيْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ وَهُوَ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ۔

حضرت علیؓ کی خلافتِ بلافصل کی کوئی وصیّت موجود نہیں

سب سے پہلے میں اس امر کو لیتا ہوں، کہ آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خلیفہ بلافصل ہونے کے متعلق کوئی وصیت فرمائی؟ کیونکہ اگر یہ ثابت ہو جائے، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے حق میں خلافت بلافصل کے لئے کوئی وصیت ہی نہیں فرمائی، تو شیعہ مذہب کی بنیاد ہی اکھڑ جاتی ہے۔

شیعہ صاحبان کہتے ہیں، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع سے واپسی پر خم غدیر کے مقام پر لوگوں کو جمع کر کے فرمایا، کہ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ یعنی جس کا میں مولیٰ ہوں، علی بھی اسی کا مولا ہے۔ شیعوں کے نزدیک یہ فقرہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت بلافصل پر دال ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اسجگہ مولیٰ کے معنے حاکم اور متصرف فی الامور کے ہیں۔ بحالیکہ اگر یہ بات درست ہو، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس حدیث کے رو سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہی حاکم اور متصرف فی الامور تسلیم کرنا پڑے گا۔ مگر یہ امر خود شیعہ صاحبان بھی تسلیم نہیں کرتے۔

ماسوا اس کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قول میں یہ تو نہیں فرمایا، کہ علیؓ میرے بعد بلافصل مولا ہونگے، اگر آپ ایسا فرماتے، تو پھر بیشک شیعوں کا استدلال درست ہوتا۔ مگر جو کچھ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے، اس سے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت بلافصل کا استدلال تارِ عنکبوت سے بھی زیادہ کمزور ہے۔ اس حدیث کو اگر احادیثِ صحیحہ میں سے شمار کر لیا جائے، تب بھی اس کا مفہوم زیادہ سے زیادہ یہ لیا جا سکتا ہے، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، کہ جس کا میں محبوب اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیارا ہوں، علی بھی اس کا محبوب اور پیارا ہے۔ یعنی اسے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کوئی بغض و عداوت نہیں رکھنی چاہیئے۔ لہٰذا زیادہ سے زیادہ یہ قول خوارج کے خلاف پیش ہو سکتا ہے، جو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے عداوت رکھتے ہیں۔

حضرت علیؓ کے نزدیک اُن کی خلافت بلافصل کی وصیت نہیں کی گئی

جو معنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس قول کے شیعہ صاحبان لے رہے ہیں، یہ معنی حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے دماغوں میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات تک نہ آئے تھے۔ چنانچہ اس کا نہایت روشن اور واضح ثبوت یہ ہے، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مرض الموت میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا:۔

"فَانْطَلِقْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاذْکُرْلَہٗ ھٰذَا الْاَمْرَاِنْ کَانَ فِیْنَا اَعْلَمَنَا وَاِنْ کَانَ فِیْ غَیْرِنَا اَوْصٰی بِنَا فَقَالَ لَا اَفْعَلُ اِنْ مَّنَعَنَا الْیَوْمَ لَا یُؤْتِیْنَاہُ النَّاسُ مِنْ بَعْدِہٖ" (شرح نہج البلاغہ لابن ابی الحدید شیعی جلد ۱ جزو ثانی صفحہ ۵۷)۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جاؤ۔ اور آپ سے اس امر (خلافت) کا ذکر کرو، کہ اگر وہ ہم میں ہے تو ہمیں بتا دیں، اور اگر ہمارے غیر میں ہے تو ہمارے متعلق وصیت فرما دیں اس پر حضرت علی نے کہا، میں ایسا نہیں کرونگا کیونکہ اگر آج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں (خلافت سے) روکدیا، تو لوگ اس کے بعد یہ کبھی ہمارے سپرد نہیں کریں گے۔

اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ یہ سمجھتے، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خم غدیر پر میری خلافت بلافصل کی وصیت فرما چکے ہیں، تو وہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو یہ جواب کیوں دیتے، کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس نہیں جاؤں گا، کیونکہ اگر آپ نے ہمارے سپرد خلافت نہ کی، تو پھر ہمیں کبھی یہ مقام پانے کا موقعہ نہیں ملے گا۔

نیز اگر حضرت عباس رضی اللہ عنہ خم غدیر والی روایت سے یہ سمجھتے تھے، کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت بانیٔ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام

اور

حضرت احمدؑ قادیانی

(از جناب پروفیسر محمد اسلم صاحب۔ ایم۔اے گورنمنٹ کالج لاہور)

{جناب پروفیسر صاحب موصوف نے مندرجہ ذیل تقریر جلسہ پیشوایان مذاہب میں بمقام لاہور فرمائی۔ ایڈیٹر}

میرے مضمون کے دو حصے ہیں۔ پہلے حصہ میں حضرت بانی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حیاتِ طیبہ کے بعض حالات اور آپکی تعلیم کا کچھ بیان ہوگا۔ اور دوسرے حصہ میں آپ کے فرزند روحانی حضرت مرزا غلام احمدؑ قادیانی کا ذکر، جو آپ سے وہی تعلق رکھتے ہیں، جو شاخ اپنے درخت اور ظل اپنے اصل سے۔

حضرت نبی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حالاتِ حیات اوراقِ تاریخ میں اس طرح روشن ہیں، جس طرح آسمان پر آفتاب عالمتاب۔ اہل علم جانتے ہیں، کہ آپ مذہبی تاریخ کے آخری دور کے سر پر مبعوث ہوئے تھے۔ آپ سے پہلے بکثرت انبیاء اور بہت سی تعلیمیں خدا کی طرف سے آچکی تھیں۔ بلحاظ تعلیم آپ آخری نبی تھے، اور آپکی تعلیم آخری تعلیم ہے۔ اور ابتک کہ قریباً ڈیڑھ ہزار سال آپکی آمد پر گذر چکے ہیں، کوئی تعلیم ایسی نہیں آئی، جس سے آپکی تعلیم منسوخ ہوگئی ہو، یا جسے ایسی مقبولیت حاصل ہوئی ہو، جس کو دیکھکر دل پکار اٹھیں، کہ اب خدا نے ایک نئی تعلیم بھیجدی ہے۔ پس آپ کا آخری دورِ تاریخ مذہبی کے سر پر آنا ثابت ہے، اور قیاس کے لحاظ اور تاریخ کے اعتبار سے آپ ہی کی تعلیم آخری تعلیم ہے۔ یہ تاریخی مقام جو نبی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی لائی ہوئی تعلیم یعنی قرآن مجید کو حاصل ہے، ایک زبردست

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے حق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خلافت بلا فصل کی وصیت فرما چکے ہوئے ہیں، تو پھر انہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ مشورہ دینے کی کیا ضرورت تھی؟ کہ وہ جا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے آپ کے مرض الموت میں خلافت کے متعلق فیصلہ کرالیں۔ اور اگر ان کے غیر کو خلافت ملنے والی ہو تب بھی اپنے متعلق وصیت کرالیں۔

روایت کی تائید

مندرجہ بالا روایت کی تائید اس بات سے بھی ہوتی ہے، کہ ایک موقعہ پر بعد میں حضرت عباس رضؓ نے حضرت علی رضؓ سے کہا۔

"یَا ابْنَ اَخِیْ قَدْ اَشَرْتُ عَلَیْكَ فِیْ مَرَضِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَسْأَلَهٗ فَاِنْ كَانَ الْاَمْرُ فِیْنَا اَعْطَانَا وَاِنْ كَانَ فِیْ غَیْرِنَا اَوْصٰی بِنَا فَقُلْتَ اَخْشٰی اِنْ مَنَعَنَا لَا یُعْطِیْنَا اَحَدٌ۔" (شرح نہج البلاغہ لابن ابی الحدید جلد اول جزو ثانی ص۵۴)۔

اے میرے بھائی کے بیٹے! میں نے آپ سے کہا تھا، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بیماری میں کہ حضور سے دریافت کرو اگر امر (خلافت) ہم میں ہی تو ہمیں دیدیں۔ اور اگر ہمارے غیر میں ہی، تو ہمارے متعلق وصیت فرما دیں۔ اس پر آپ نے کہا تھا کہ میں ڈرتا ہوں، اگر آپ نے ہمیں اس سے روک دیا تو پھر ہمیں کوئی خلافت سپرد نہیں کرے گا۔

صحابہ کرام رضؓ کی شان

علاوہ ازیں اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے خم غدیر کے موقعہ پر اپنے بعد حضرت علی رضؓ کی خلافتِ بلا فصل کی وصیت فرمائی ہوتی تو یہ کیسے ممکن تھا، کہ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جنہیں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ کی سند دی ہے، وہ سب اس وصیت کو پس پشت ڈال دیتے؟

چنانچہ اللہ تعالیٰ صحابہ کرام رضؓ کی شان میں سورۃ توبہ رکوع ۱۳ میں فرماتا ہے:۔

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِیْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ

مہاجرین میں سے سابقون اولون اور انصار اور جن لوگوں نے انکی پیروی کی ہے نیکی کے ساتھ اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اس سے راضی ہیں اور اسنے تیار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝

کئے ہیں ان کے لئے باغ، جن میں نہریں بہتی ہیں وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ یہ بڑی کامیابی ہے۔

نیز فرماتا ہے:۔

لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ (فتح ع ۳ · ۲۰)

بے شک اللہ راضی ہوا ان مومنوں سے جبکہ وہ (اے نبی) تیری بیعت کر رہے تھے درخت کے نیچے۔

پس اگر یہ بات تسلیم کر لیجائے، کہ ایسے بزرگ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وصیت کو پس پشت ڈال کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خلیفہ منتخب کر لیا، تو خدا کی اس سند کی کیا قیمت رہی۔ جو اس نے ان کے متعلق رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ کے الفاظ میں دی ہے، اور اس صورت میں اس کے ان وعدوں میں بھی تخلف تسلیم کرنا پڑے گا، جو اس نے صحابہ کرام رضؓ کی کامیابیوں کے متعلق فرمائے، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قوتِ قدسیہ پر بھی حرف آئیگا، اور آپکی نبوت بھی مشتبہ ہو جائے گی۔ نعوذ باللہ من ذالک ؎

شیعوں کے نزدیک صحابہؓ کی حیثیت

مگر شیعہ صاحبان کو ان سب باتوں کی کوئی پروا نہیں، اور وہ بڑی بیباکی سے ان صحابہؓ کو فاسق اور بے دین قرار دیدیتے ہیں۔ چنانچہ ایک شیعہ مصنف حسن بن عبدالرزاق سیفی اپنی کتاب تہذیب المومنین کے صفحہ ۲۲۴ میں لکھتا ہے:۔

"اکثر امت اعانت آنحضرت (علیؓ) نمودند و اعوان و انصار او زیادہ از پنج کس نبودند چنانچہ جناب اسد فرمودہ اِنْ وَّجَدْنَا لِاَكْثَرِهِمْ مِّنْ عَهْدٍ ۚ وَاِنْ وَّجَدْنَآ اَكْثَرَهُمْ لَفٰسِقِيْنَ ۝ و بتفصیل ایں بیان شدہ و خیر امت بعضے از ایں امت اند کہ اہل بیت نبوت اند کہ بالاتفاق آمر بالمعروف و ناہی از منکر اند نہ ہمہ کہ پے خلافت منافقین مرتدین ناکثین و مارقین و قاسطین از جملہ ایں امت اند بیشک ایشاں را خیر امت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شتواں گفت و خاذلین حضرت امیرالمومنین داخل ایشانند۔"

شیعہ استدلال کی تردید یہ مصنف حضرت علیؓ کی زبان سے اکثر صحابہؓ کو فاسق قرار دیتا ہے، اور صرف پانچ مومن تسلیم کرتا ہے۔ حالانکہ جو آیت وہ معرض استدلال میں حضرت علیؓ کی طرف منسوب کرتا ہے، اس کا اصحابؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دور کا بھی تعلق نہیں۔ کیونکہ اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ثُمَّ بَعَثْنَا مُوْسٰی بِاٰیٰتِنَآ اِلٰی فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِہٖ (سورہ اعراف ع۱۲) اس کے بعد ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف اپنے نشانات کے ساتھ بھیجا۔ پس اِنْ وَّجَدْنَآ اَکْثَرَھُمْ مِّنْ عَھْدٍ کا تعلق تو کسی ایسی قوم سے ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بھی پہلے گذر چکی تھی۔ مگر حسن بن عبدالرزاق شیعی اسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مرتد اور فاسق ہونے کے ثبوت میں پیش کر رہا ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سرالخلافہ میں تحریر فرمایا ہے، کہ شیعوں کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت سے انکار کر کے صحابہ کرامؓ کو مرتد اور فاسق ماننا پڑا۔ چنانچہ حسن بن عبدالرزاق کی یہ تحریر اس بات کا کافی ثبوت ہے۔

پس مندرجہ بالا تمام وجوہات اور دلائل کی بناء پر ایک سچا مومن کبھی یہ تسلیم نہیں کر سکتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خم غدیر کے مقام پر یا کسی وقت بھی اپنی زندگی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت بلافصل کے لئے کوئی وصیت فرمائی۔

قیامِ خلافت کا اصل الاصول دوسرا امر جو ہم میں اور شیعوں میں مختلف فیہ ہے، وہ یہ ہے کہ خلافت انتخاب مشورہ سے قائم ہوتی ہے یا محض وصیت سے؟ جب یہ امر صاف ہو گیا، کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عام لوگوں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافتِ بلافصل کے لئے کوئی وصیت نہیں فرمائی، تو یہ امر خود بخود حل ہو جاتا ہے کہ آپ نے خلافت کو خدا تعالیٰ اور مسلمانوں کے مشورہ وانتخاب پر چھوڑ دیا ہے۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کرتے ہوئے انہیں خلیفۃ الرسول

Digitized by Khilafat Library Rabwah

منتخب کرلیا۔ اور اس انتخاب سے خدا تعالیٰ کا وہ وعدہ پورا ہوگیا جو اس نے امر خلافت کے متعلق ان الفاظ میں فرمایا تھا، کہ وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُمْ دِیْنَھُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَھُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّھُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِھِمْ اَمْنًا، یَعْبُدُوْنَنِیْ لَا یُشْرِکُوْنَ بِیْ شَیْئًا ۔ (سورۃ نور۔ ع) یعنی اللہ تعالیٰ نے تم میں سے ایمان لانیوالوں اور نیکوکاروں سے یہ وعدہ کیا ہے، کہ وہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا، جیسے کہ اسنے اُن لوگوں کو خلیفہ بنایا، جو اُن سے پہلے گزر چکے ہیں، اور ان کے لئے بالضرور ان کے دین کو جو اس نے انکے لئے پسند فرمایا ہے، مضبوط کرے گا، اور انکے خوف کو ضرور امن سے بدل دیگا، اور یہ خلفاء میرے عابد بندے ہوں گے، اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔

امانتِ خلافت کے متعلق خدائی حکم

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے تمام مومنین صالحین کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خلیفہ قرار دے کر امر خلافت کا انتخاب بالواسطہ ان کے سپرد کر دیا ہے۔ یہ خلافت چونکہ قوم کے ہر فرد کے پاس نبی کی وفات یا خلیفہ کی وفات کے بعد ایک امانتِ الٰہی ہوتی ہے، اس لئے خدا تعالیٰ نے مومنوں کو اس امانت کے متعلق یہ حکم دیا۔ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓی اَھْلِھَا ۔ (سورۃ نساء۔ ع) کہ خدا تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے، کہ امانتوں کو ان کے اہل کے سپرد کرو۔ اس آیت میں خلافت کا بار امانت قوم کے ایسے افراد کے سپرد کرنے کا حکم دیا گیا ہے، جو اس بار کو اٹھانے کے اہل ہوں۔ پھر اس کے بعد خلیفہ منتخب ہونے والے کو حکم دیا۔ اِذَا حَکَمْتُمْ بَیْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْکُمُوْا بِالْعَدْلِ ۔ (سورۃ نساء۔ ع) کہ جب تم لوگوں کے درمیان حکم بنجاؤ، تو انہیں عدل و انصاف سے فیصلہ کرو۔ اس کے بعد پھر مومنوں کو انکی اطاعت کا حکم دیتے ہوئے فرمایا۔ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ ۔ کہ اے مومنو! اطاعت کرو اللہ اور رسول کی اور انکی جو تم میں سے اولی الامر ہوں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امانتِ خلافت کے متعلق شیعوں کا خیال

شیعہ علماء اس امانت کو امانتِ خلافت ہی تسلیم کرتے ہیں، مگر وہ کہتے ہیں کہ اسجگہ خطاب ائمہ کو ہے، کہ تم اپنی خلافت دوسرے امام کے سپرد کرو۔ چنانچہ تفسیر صافی میں لکھا ہے:۔ اِنَّ الْخِطَابَ اِلَی الْاَئِمَّۃِ اَمَرَ کُلًّا مِّنْھُمْ اَنْ یُّؤَدِّیَ اِلَی الْاِمَامِ الَّذِیْ بَعْدَہٗ وَ یُوْصِیَ اِلَیْہِ کہ خطاب اماموں کو ہے، اور ہر ایک کو انہیں سے خدا نے حکم دیا ہے، کہ وہ سپرد کر دے (امرِ خلافت) اس امام کے جو اس کے بعد ہوگا۔ اور اس کے متعلق وصیت کر دے۔ یہی بات تفسیر علی القمی میں بھی لکھی ہے۔

شیعہ خیال کا ردّ

لیکن اس آیت کا سیاق کلام بتاتا ہے، کہ خطاب ائمہ کو نہیں بلکہ عام مومنین کو ہے۔ کیونکہ ائمہ کا تو اس آیت سے پہلے کوئی ذکر ہی نہیں۔

پس حق بات یہ ہے، کہ امرِ خلافت کے متعلق اسلام کا اصل الاصول یہی ہے، کہ وہ انتخاب و مشورہ سے قائم ہو۔ چنانچہ اسی پر عمل ہوا۔ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ منتخب ہوئے۔ ہاں اگر کوئی خلیفہ وقت اپنے بعد کسی قابل فرد کو خود بطور خلیفہ نامزد کر دے، تو یہ جائز ہے، کیونکہ خدا تعالیٰ نے ہمیں اولی الامر کی اطاعت کا حکم دیا ہے، مگر کوئی خلیفہ خلافت کے لئے اپنے بیٹے کو نامزد نہیں کر سکتا، کیونکہ یہ امر خلفائے راشدین کی سنت کے خلاف ہے۔ اور اس سے خلافت کے وراثت بنجانے کا احتمال ہے۔ اسی احتمال کے مٹانے کے لئے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے یزید کے خلاف اقدام کیا، کیونکہ اسے باپ نے نامزد کر دیا تھا۔

حضرت علیؓ کے نزدیک بھی اصل الاصول مشورہ و انتخاب ہے

حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی خلافت کے متعلق اصل الاصول مشورہ اور انتخاب کو ہی تسلیم فرماتے ہیں۔ چنانچہ آپ نے امیر معاویہؓ کو ایک خط میں تحریر فرمایا:۔

اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ بَیْعَتِیْ یَا مُعَاوِیَۃُ لَزِمَتْکَ وَاَنْتَ بِالشَّامِ فَاِنَّہٗ بَایَعَنِیْ	اے معاویہ! میری بیعت تمہیں لازم ہے اس حال میں کہ تم ملک شام میں ہو۔ کیونکہ میری بیعت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اَلْقَوْمُ الَّذِیْنَ بَایَعُوْا اَبَا بَکْرٍ وَّ عُمَرَ وَ عُثْمَانَ عَلٰی مَا بَایَعُوْهُمْ عَلَیْهِ فَلَمْ یَبْقَ لِلشَّاهِدِ اَنْ یَّخْتَارَ وَلِلْغَائِبِ اَنْ یَّرُدَّ اِنَّمَا الشُّوْرٰی لِلْمُهٰجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ فَاِنِ اجْتَمَعُوْا عَلٰی رَجُلٍ وَّسَمُّوْهُ اِمَامًا کَانَ ذٰلِكَ لِلّٰهِ رِضًی ۔

(نہج البلاغہ مطبوعہ طہران ص۱۸۷) ۔

کی ہے اُن لوگوں نے جنہوں نے ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ کی بیعت کی، اسی طریق پر جس طریق پر انکی بیعت کی پس اب حاضر کو کوئی اختیار (انتخاب) نہیں رہا اور غیر حاضر کو (مجھے) رد کرنیکا اختیار نہیں رہا کیونکہ شوریٰ کا حق مہاجرین اور انصار کو ہے پس اگر وہ کسی آدمی پر اجماع کریں، اور اس کا نام امام رکھیں تو اسی میں اللہ کی رضا ہے۔

اس خطہ میں جو خلافت کے قیام کے لئے شوریٰ و انتخاب کا طریق بیان کیا گیا ہے، وہ مخاطب یعنی امیر معاویہؓ کے مذہب کی بناء پر بیان نہیں کیا گیا، بلکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے اپنے عقیدہ اور مسلمہ اصول کے طور پر پیش فرمایا ہے۔ اگر آپ خلافت کے لئے انتخاب و مشورہ کو اصل الاصول تسلیم نہ فرماتے، تو کبھی اپنی خلافت کے لئے انتخاب کے طریق کو قبول نہ کرتے۔ آپ کا انتخاب کے طریق کو قبول فرما لینا اس بات کا قطعی و حتمی ثبوت ہے، کہ آپ بھی اسی اصول کو درست سمجھتے تھے، ورنہ اگر ان کے نزدیک انتخاب کا طریق بدعت ہوتا، تو وہ اپنی خلافت کے وقت اس بدعت کی کیسے اجازت دے سکتے تھے؟ اسی امر کی تائید آپ کے ایک خطبہ سے بھی ہوتی ہے، جو آپ نے اُسوقت فرمایا جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے شہید ہو جانے کے بعد لوگ آپکو خلیفہ منتخب کرنا چاہتے تھے۔ آپ اسمیں فرماتے ہیں:۔

دَعُوْنِیْ وَالْتَمِسُوْا غَیْرِیْ فَاِنَّا مُسْتَقْبِلُوْنَ اَمْرًا لَهٗ وُجُوْهٌ وَّاَلْوَانٌ لَا تَقُوْمُ لَهُ الْقُلُوْبُ وَلَا تَثْبُتُ عَلَیْهِ الْعُقُوْلُ وَاِنَّ الْاٰفَاقَ قَدْ اَغَامَتْ وَالْمَحَجَّةَ قَدْ تَنَكَّرَتْ وَاعْلَمُوْا اِنْ اَجَبْتُكُمْ

مجھے چھوڑ دو اور (خلافت کیلئے) کوئی اور آدمی تلاش کر لو۔ کیونکہ ہم ایک ایسے امر کا سامنا کرنیوالے ہیں جس کی مختلف صورتیں اور رنگ ہیں۔ جن کیلئے نہ دل قائم ہیں اور نہ عقلوں کو اس پر ثبات حاصل ہے۔ اور بیشک آفاق پر (فتنہ کے) بادل چھائے ہوئے ہیں اور راستہ کی شکل بدل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رَكِبْتُ بِكُمْ مَا أَعْلَمُ وَلَمْ أُصْغِ إِلَى قَوْلِ الْقَائِلِ وَعَتَبِ الْعَاتِبِ وَإِنْ تَرَكْتُمُونِي فَأَنَا كَأَحَدِكُمْ وَلَعَلِّي أَسْمَعُكُمْ وَأَطْوَعُكُمْ لِمَنْ وَلَّيْتُمُوهُ أَمْرَكُمْ وَأَنَا لَكُمْ وَزِيراً خَيْرٌ لَكُمْ مِنِّي أَمِيراً۔ (نہج البلاغہ مطبوعہ طہران ص۵۶)

چکی ہے، اور جان لو کہ اگر میں تمہاری بات (خلیفہ منتخب ہونا) قبول کراوں تو تمہیں ایسے امور برداشت کرنے پڑیں گے جنہیں میں جانتا ہوں، اور پھر میں کسی کہنے والے کی بات پر کان نہیں دھرونگا اور نہ کسی ناراض ہونیوالے کی ناراضگی کی پرواہ کرونگا! اور اگر تم مجھے چھوڑ دو تو میں تمہارے جیسا ہی ایک فرد ہوں اور امید ہے کہ تم سے بڑھکر اس شخص کا فرمانبردار اور اطاعت گذار ہونگا جسے تم اپنے امر (خلافت) کا والی مقرر کرو اور میرا تمہارے لئے وزیر ہونا بہتر ہے بنسبت میرے تمہارا امیر ہونے کے۔

اس خطبہ سے صاف ثابت ہے، کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ خلافت کے لئے اپنے دل میں کوئی خواہش نہیں رکھتے تھے، اور کمال بے نفس انسان تھے۔ اور انتخاب کے طریق پر مسلمان ان کے علاوہ جسے بھی خلیفہ منتخب کر لیتے اس کی سب سے بڑھ کر اطاعت اور فرمانبرداری کے لئے تیار تھے۔ کیونکہ آپ اپنے تئیں امت محمدیہ کے افراد میں سے انہی کی طرح کا ایک فرد خیال کرتے تھے، یہ نہیں کہ خود کو خلیفہ بلافصل جانتے تھے، جیسا کہ شیعہ انہیں خلیفہ بلافصل قرار دیتے ہیں۔

شیعوں کی غلط توجیہہ

سید ذاکر حسین صاحب شیعی مترجم نہج البلاغہ اپنے ترجمہ "نیرنگ فصاحت" میں لکھتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس خطبہ میں صرف بیعت سے اکراہ فرمایا، نہ کہ خلافت سے۔ خلیفہ تو آپ مطابق نصوص تھے ہی، مگر ظاہری بیعت حرص و طمع کا موجب سمجھتے تھے۔

لیکن اسپر سوال یہ ہے اگر ظاہری بیعت کو آپ حرص و طمع کا موجب ہی سمجھتے تھے، تو پھر آخر آپ نے انتخاب کے طریق پر خلیفہ بننا منظور کر کے بیعت کیوں قبول فرمائی؟ پس سید ذاکر حسین صاحب کی توجیہہ سراسر باطل ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دل میں واقعی خلافت کی کوئی خواہش نہ تھی۔ چنانچہ اس کا نہایت واضح اور روشن ثبوت یہ بھی ہے، کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنے ایک دوسرے خطبہ میں فرماتے ہیں۔ وَاللّٰہِ مَا کَانَتْ لِیْ فِی الْخِلَافَةِ رَغْبَةٌ وَلَا فِی الْوِلَایَةِ اِرْبَةٌ وَلٰکِنْ دَعَوْتُمُوْنِیْ اِلَیْھَا وَحَمَلْتُمُوْنِیْ عَلَیْھَا (نہج البلاغہ طہرانی ص ۱۶۳) ترجمہ۔ خدا کی قسم مجھے خلافت کیلئے کوئی رغبت نہ تھی اور نہ ولایت کی کوئی حاجت لیکن تم لوگوں نے مجھے اس کی دعوت دی اور اصرار کر کے مجھے اس کی قبولیت پر آمادہ کیا۔

پس صاف ظاہر ہے، کہ حضرت علی رض اپنے دل میں خلافت کی کوئی خواہش نہیں رکھتے تھے، اور آپنے صرف لوگوں کے اس اصرار پر کہ آپ ہی خلیفہ ہوں، اپنی خلافت انتخاب کے طریق پر قبول فرما کر اس بات پر مہر تصدیق ثبت فرما دی کہ آپکے نزدیک بھی خلافت کیمتعلق اصل الاصول مشورہ اور انتخاب ہی تھا، اور آپ حضرت ابو بکر رض کی خلافت بلا فصل کے دل سے قائل تھے، نہ یہ کہ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اپنے تئیں خلافت بلا فصل آنحضرت صلعم کا وصی خیال فرماتے تھے۔

حضرت ابو بکر رض کی خلافت بلا فصل کے دلائل،

خلافت کیمتعلق بعض اصولی باتوں پر بحث کے بعد اب میں حضرت ابو بکر صدیق رض کی خلافت بلا فصل کے دلائل پیش کرتا ہوں :۔

دلیل اوّل ۔ اللہ تعالیٰ نے آیت استخلاف میں جو اس سے پہلے سورۂ نور کے حوالہ سے پیش کیجا چکی ہے، نیکوکار مسلمانوں کو خلافت کی نعمت عطا کرنیکا وعدہ فرمایا ہے، اور اس کے مقاصد یہ بتائے ہیں کہ اس کے ذریعہ مسلمانوں کے دین کو مضبوط کیا جائیگا، اور انکے خوف کو امن سے تبدیل کیا جائے گا۔

یہ آیت حضرت ابو بکر رض کی خلافت بلا فصل کیلئے نص قطعی ہے۔ کیونکہ حضرت ابو بکر صدیق رض کی خلافت کے زمانہ میں یہ سب باتیں علی وجہ الاتم والاکمل ظہور میں آئی ہیں۔ چنانچہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر عرب میں فتنۂ ارتداد اٹھا، اور مدعیانِ نبوت کا ذبہ کھڑے ہوئے، اور اسلام پر ایک زلزلہ کی حالت طاری ہو گئی تھی، تو اللہ تعالیٰ نے اس بدامنی کے زمانہ میں حضرت صدیق رض کو کھڑا کر کے انکے ہاتھ سے ان فتنوں کا استیصال کیا، اور دین کو کمال تمکین عطا فرمائی، اور مسلمانوں کے خوف کو امن سے بدلدیا۔ اور اس طرح خدا تعالیٰ نے اپنی فعلی شہادت سے اس بات کی گواہی دیدی، کہ حضرت ابو بکر صدیق رض ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خلیفہ بلا فصل اور آپکے معاً بعد اس آیت کے اتم و اکمل مصداق ہیں۔

شیعوں کی معتبر کتاب "کافی" کتاب الحجۃ باب ان الائمۃ علیہم السلام خلفاء اللہ فی ارضہ میں یہ آیت اس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بات کے ثبوت میں پیش کی گئی ہے، کہ ائمہ کرام زمین میں خدا تعالیٰ کے خلفاء ہیں۔ مگر سوال یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معاً بعد وہ کونسا امام و خلیفہ ہے جس کے زمانہ کے شروع میں بدامنی کا فتنہ برپا ہوا اور پھر اس فتنہ کا اس خلیفہ کے ہاتھ سے کلی استیصال ہوگیا، اور مسلمان اس فتنہ سے بالکل محفوظ ہو گئے۔ خدا تعالیٰ کی جو فعلی شہادت موجود ہے وہ تو یہ بتا رہی ہے، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے معاً بعد حضرت ابوبکر رضؓ کے زمانہ خلافت پر ہی تمام باتیں صادق آتی ہیں۔

حضرت علی رضؓ کو بے شک ہم برحق خلیفہ مانتے ہیں، لیکن حالاتِ زمانہ کی شہادت جو خدا کی فعلی شہادت ہے وہ بتا رہی ہے، کہ انکی خلافت کا زمانہ نسبتاً بدامنی اور فتنہ اور ابتلا کا زمانہ ہی رہا ہے۔ اور ان کے زمانہ میں مسلمانوں کو کما حقہٗ امن وچین کی زندگی نصیب نہیں ہوئی۔ سو ہم خدا تعالیٰ کی اس فعلی شہادت کی بناء پر کہہ سکتے ہیں، کہ ان کا زمانۂ خلافت آیتِ استخلاف کی بشارتِ امن کا اتم اور اکمل مصداق نہ تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ دلیل سرّ الخلافہ میں پیش فرمائی ہے، مگر شیعہ آجتک اس کے مقابلہ میں لاجواب ہیں۔

ہاں وہ دبی زبان سے یہ کہدیا کرتے ہیں، کہ حضرت علی رضؓ کی خلافت روحانی تھی۔ لیکن اگر انکی یہ بات درست ہے، کہ حضرت علی رضؓ نظامی خلافت کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصی نہ تھے، تو پھر شیعہ صاحبان حضرت ابوبکر رضؓ پر حضرت علی رضؓ کی خلافت غصب کرنے کا الزام کیوں لگاتے ہیں؟ کیا حضرت ابوبکر رضؓ نے حضرت علی رضؓ کی روحانیت کو غصب کرلیا تھا؟ روحانیت تو ایسی چیز نہیں جسے حضرت علی رضؓ جیسے باکمال مومن اور متقی سے کوئی غصب کر سکتا۔

پس حق بات یہی ہے کہ شیعہ درحقیقت خلافت کو امر نظامی بھی مانتے ہیں۔ اسی لئے وہ حضرت ابوبکر رضؓ کو غصبِ خلافت کا الزام دیتے ہیں۔ کیونکہ نظامِ امت ان کے ہاتھ میں آگیا تھا۔ اور یہ دراصل شیعوں کا خدا کی اس فعلی شہادت کا نادانستہ اعتراف ہے، جو حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کی خلافتِ بلافصل کی تائید میں خدا کی طرف سے ظاہر ہوئی۔

دلیل دوم:۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ۚ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلَيْهِ وَاَيَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا السُّفْلٰى ۭ وَكَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ (سورۃ توبہ ع ۶) ترجمہ۔ اگر تم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو مدد نہ دو گے تو اللہ تعالیٰ نے تو بیشک اسے مدد دی ہے، جبکہ کافروں نے اسے نکالا اس حال میں کہ وہ دو میں سے دوسرا تھا، جبکہ وہ دونوں غار میں تھے۔ جب وہ اپنے ساتھی سے کہتا تھا کہ تو غم نہ کر، بیشک اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے پس اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی اور اس کے ساتھی پر تسلی اتاری، اور انکی ایسے لشکروں سے تائید کی جسے تم لوگوں نے نہیں دیکھا۔ اور اللہ تعالیٰ نے منکرین کی بات کو نیچا دکھایا، اور اپنی بات کو بلند کر دیا۔ اور اللہ غالب اور حکمت والا ہے۔

حضرت ابو بکرؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غار میں اس لئے غمگین تھے، کہ کہیں دشمن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مطلع نہو جائیں۔ انکے اس حزن و ملال کو دیکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکی تسلی کے لئے نہایت پیارے الفاظ میں فرمایا اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ یعنی اس کی تائید و نصرت کی معیت کا جیسے میرے متعلق وعدہ ہے ویسے اسکی تائید و نصرت کا تمہارے متعلق بھی وعدہ ہے۔

اب ملاحظہ ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس قول کی صداقت کہ جس رنگ میں خدا تعالےٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تائید فرمائی، اور آپکو قتل ہونے سے بچا کر حکومت کے مقام تک پہنچایا، ویسے ہی اسنے حضرت ابو بکرؓ کو بھی قتل ہونے سے محفوظ رکھ کر خلافت اور حکومت کے مقام پر فائز کیا۔

اس آیت میں اَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ وَاَيَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا میں سَكِيْنَتَهٗ اور اَيَّدَهٗ کی واحد مذکر غائب کی دونوں ضمیروں کا مرجع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیقؓ دونوں ہیں۔ خدا تعالیٰ نے اسجگہ حضرت ابو بکرؓ کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خلافت و نیابت اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حقیقت ہے، اور اس سے روحانی دنیا میں آپ اور آپکی تعلیم کو وہ مقام حاصل ہو جاتا ہے، جو جسمانی دنیا میں ارتقاء کے لحاظ سے نسل انسانی کو حاصل ہے، جس طرح نسل انسانی کئی دَوروں میں سے گذرتی ہوئی آخر آدم اور اس کی ذریت میں پایۂ تکمیل کو پہنچی ہے، ہم کہہ سکتے ہیں، کہ اس طرح ہدایت کا درخت جس کا بیج نسل انسانی کی تخلیق کے ساتھ ہی خدا تعالیٰ کے ہاتھ سے بویا گیا تھا، اور جس کو ہر زمانہ میں وہ خود سیراب کرتا رہا تھا، آخر سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود باجود اور آپ کی تعلیم سے کمال تام تک پہنچ گیا۔ آپ کے بعد دنیا میں کوئی جدید تعلیم نہیں آئی - ہاں آپکی لائی ہوئی تعلیم کے ظاہری و معنوی سامان حفاظت موجود رہے، ٹھیک اسی طرح جس طرح نسل انسانی کے کامل ہو جانے کے بعد کسی اور ایسی نسل کے پیدا ہونے کا امکان ختم ہو گیا، جو اس انسانی نسل سے بہتر ہو اور اس سے بڑھ کر خدا تعالیٰ کے صفات کی مظہر بن سکتی ہو۔ ہاں نسل انسانی کے قیام و دوام کے سامان دنیا میں موجود رہے، اور جس وقت تک کہ اللہ تعالیٰ چاہے گا موجود رہیں گے۔

جب ہم آپکے حالاتِ زندگی پر غور کرتے ہیں، تو ہمیں صاف معلوم ہوتا ہے، کہ واقعی آپ روحانی ارتقاء کے انتہائی کمالات دے کر بھیجے گئے تھے۔ نادان کہتے ہیں، یہ دنیا بے معنی ہے۔ اور وہ پوچھتے ہیں، آخر کائنات کی پیدائش کا کیا مقصد ہو سکتا ہے؟ ایسے لوگوں کو یاد رکھنا چاہیئے، کہ انسانی کمالات میں خدا کے حسن کی جھلک نظر آتی ہے۔ اور جب وہی کمالات اپنی انتہاء کو جا پہنچتے ہیں، تو وہ خدا کے حسن کو (جہانتک اسے انسانی نظر کے سامنے جلوہ گر کرنے کا امکان ہے) پورے طور پر جلوہ گر کر دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے دنیا پیدا کی، تو اسی لئے کی، کہ اسمیں اس کو پھر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسے وجود بھی پیدا کرنا تھا، اسی لئے اس نے فرمایا، کہ اے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) اگر تم کو دنیا میں آنا نہ ہوتا، تو میں دنیا ہی کو پیدا نہ کرتا۔

آپ کے ذریعہ انسانی کمالات اس طرح ظاہر ہوئے، کہ آپکو تریسٹھ برس زندگی عطا کی گئی، جس میں سے پہلے ۴۰ برس تو آپ نے اپنی قوم میں گذارے، اور اس لمبے عرصہ میں اپنا اخلاق اپنی راستگوئی، اپنی دانائی، اپنے ایفائے عہد اور دوسروں کے لئے جذبۂ قربانی کا وہ اعلیٰ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ان کے فنافی الرسول کے مقام کو ظاہر کرنے کے لیئے ایک ہی فرد کے حکم میں رکھ کر ضمیر واحد غائب استعمال فرمائی ہے، اور نائب اور منیب دونوں کے لیے ضمیر واحد کے استعمال کا طریق خدا تعالیٰ کے کلام سے ثابت ہے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں اپنی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے جو اسکے خلیفہ اور کامل طور پر اسکی ذات میں فنا تھے، ضمیر واحد غائب ہی استعمال فرمائی ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَحَقُّ اَنْ يُّرْضُوْهُ (سورہ توبہ ع) کہ اللہ اور اس کا رسول دونوں اس بات کے سب سے بڑھ کر حقدار ہیں کہ وہ اسے (یعنی ان دونوں کو) راضی کریں۔

نیز فرماتا ہے۔ يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ (سورہ انفال ع۳) یعنی اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اطاعت کرو اللہ اور رسول کی، اور اس سے (یعنی اللہ اور رسول سے) نہ پھرو۔ ان دونوں آیتوں میں يُرْضُوْهُ اور عَنْهُ کی ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع اللہ تعالیٰ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ جہاں دو ایسے وجودوں کا ذکر ہو، جنمیں سے ایک دوسرے میں فنا ہو چکا ہو، تو ان دونوں کو ایک کا حکم دے کر انکے لئے تثنیہ کی بجائے واحد کا صیغہ بولا جا سکتا ہے۔

حضرت ابوبکر رض کے فنافی الرسول ہونے کا ثبوت خود شیعہ روایات میں موجود ہے چنانچہ امام حسن عسکری رض امام باقر رض سے روایت کرتے ہیں۔ اِنَّ اللّٰهَ اَوْحٰى اِلَيْهِ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ الْعَلِيَّ الْاَعْلٰى يَقْرَءُ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَيَقُوْلُ لَكَ اِنَّ اَبَا جَهْلٍ وَالْمَلَاَ مِنْ قُرَيْشٍ قَدْ دَبَّرُوْا عَلَيْكَ قَتْلَكَ ..... وَاٰمُرُكَ اَنْ تَسْتَصْحِبَ اَبَا بَكْرٍ فَاِنَّهٗ اِنْ اٰنَسَكَ وَسَاعَدَكَ وَوَازَرَكَ وَثَبَتَ عَلٰى تَعَاهُدِكَ وَتَعَاقُدِكَ كَانَ فِي الْجَنَّةِ مِنْ رُفَقَائِكَ وَفِيْ غُرُفَاتِهَا مِنْ خُلَصَائِكَ ..... قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِيْ بَكْرٍ اَرَضِيْتَ اَنْ تَكُوْنَ مَعِيَ يَا اَبَا بَكْرٍ تُطْلَبُ كَمَا اُطْلَبُ وَتُعْرَفُ بِاَنَّكَ اَنْتَ الَّذِيْ تَحْمِلُنِيْ عَلٰى مَا اَدَّعِيْهِ فَتَحْمِلُ عَنِّيْ اَنْوَاعَ الْعَذَابِ. قَالَ اَبُوْبَكْرٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمَّا اَنَا لَوْ عِشْتُ عُمْرَ الدُّنْيَا اُعَذَّبُ فِيْ جَمِيْعِهَا اَشَدَّ عَذَابٍ لَا يَنْزِلُ عَلَيَّ مَوْتٌ مُرِيْحٌ وَلَا فَرَجٌ مُتِيْحٌ وَكَانَ ذٰلِكَ فِيْ مَحَبَّتِكَ لَكَانَ ذٰلِكَ اَحَبَّ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَتَنَعَّمَ فِيهَا وَأَنَا مَالِكٌ لِجَمِيعِ مَمَالِكِ مُلُوكِهَا فِي مُخَالَفَتِكَ وَمَا أَهْلِي وَوُلْدِي إِلَّا فِدَاؤُكَ۔ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ لَا جَرَمَ إِنِ اطَّلَعَ اللّٰهُ عَلَىٰ قَلْبِكَ وَوَجَدَ مَا فِيهِ مُوَافِقًا لِمَا جَرَىٰ عَلَىٰ لِسَانِكَ جَعَلَكَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ السَّمْعِ وَالْبَصَرِ وَالرَّأْسِ مِنَ الْجَسَدِ وَبِمَنْزِلَةِ الرُّوحِ مِنَ الْبَدَنِ۔ (تفسیر حسن عسکری ص۲۳۱ مطبوعہ مطبع جعفری باہتمام مرزا محمد مہدی) ترجمہ۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے محمد (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) کیطرف وحی کی، کہ خدائے بلند و برتر تمہیں سلام کہتا ہے، اور تمہیں کہتا ہے، کہ ابوجہل اور کئی سردارانِ قریش نے تمہارے قتل کی تدبیر کی ہے،..... اور خدا نے تمہیں حکم دیا ہے کہ تم ساتھ لے لو ابوبکر کو، پس وہ اگر تمہاری موانست کرے اور تمہاری مدد کرے اور تمہیں قوت دے اور تمہارے عہد و پیمان پر ثابت رہے، تو وہ جنت میں تمہارے رفیقوں میں سے ہوگا، اور اس کے بالاخانوں میں تمہارے مخلصین میں سے ہوگا..... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکرؓ سے دریافت فرمایا، کیا تم راضی ہو کہ تم میرے ساتھ چلو اے ابوبکرؓ؟ "تلاش کئے جاؤ جیسے میں تلاش کیا جاؤں گا، اور پہچانے جاؤ کہ تم ہی وہ شخص ہو جو مجھ سے وہ بات کہلوا رہے ہو جس کا میں مدعی ہوں پس تم اٹھاؤ میری وجہ سے طرح طرح کا عذاب۔ ابوبکرؓ نے کہا۔ "اے رسول اللہ! اگر میں تمام دنیا کی عمر پاؤں، اور اس سب عمر میں سخت عذاب دیا جاؤں، نہ مجھ پر راحت دینے والی موت نازل ہو، اور نہ اچھی کشائش۔ اور یہ سب کچھ آپکی محبت میں ہو، تو یہ امر مجھے زیادہ محبوب ہے اس بات سے، کہ میں اس دنیا میں نعمت دیا جاؤں، اور میں مالک ہوں اس کے بادشاہوں کے تمام ملکوں کا آپ کی مخالفت میں۔ اور نہیں ہیں میرے اہل و اولاد مگر آپ پر قربان ہیں پس کہا رسول اللہؐ نے، بالضرور اگر اللہ تعالیٰ نے اطلاع پائی ہے تمہارے دل پر، اور پایا ہے جو کچھ اس میں ہے موافق اس کے جو تمہاری زبان پر جاری ہوا ہے، تو بنا دیا ہے اس نے تجھے مجھ سے بمنزلہ کانوں اور آنکھوں اور سر کے جسم سے، اور بمنزلہ روح کے بدن سے۔

اس روایت سے ظاہر ہے، کہ ہجرت کی نہایت نازک گھڑیوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا رفیق بنانے کے اللہ تعالیٰ کی نظر انتخاب حضرت ابوبکر صدیقؓ پر ہی پڑی۔ چنانچہ حضرت ابوبکر صدیقؓ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نے اللہ تعالیٰ کے انتخاب کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رفاقت کا حق جان نثاری اور کامل جذبہ سے ادا کیا، اور آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمودہ "جَعَلَكَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ السَّمْعِ وَالْبَصَرِ وَالرَّأْسِ مِنَ الْجَسَدِ وَبِمَنْزِلَةِ الرُّوحِ مِنَ الْبَدَنِ" کے مطابق فنا فی الرسول کے اس مقام پر فائز ہو گئے، جو جسم اور اس کے سر اور آنکھوں میں بلکہ جو روح اور بدن میں ہوتا ہے، گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابو بکرؓ دونوں ایک ہی وجود بن گئے اور ؎

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جاں شدی
تا کس نگوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری،

کا مصداق ہو گئے۔ اسی لئے خدا تعالیٰ نے حضرت ابو بکرؓ کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں فنائیت اور آپ کی خلافت کا موعود ہونے کے لحاظ سے قرآن مجید کی آیت فَاَنْزَلَ اللّٰہُ سَكِيْنَتَهٗ عَلَيْهِ وَاَيَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا میں ان دونوں کے لئے ضمیر واحد استعمال کی۔

اگر قرینہ کے لحاظ سے بھی اس آیت پر غور کیا جائے، تو ظاہر ہے، کہ تسلی کی ضرورت حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو پہلے ہی سے تسلی یافتہ تھے، تبھی تو آپ نے حضرت ابو بکرؓ کو اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا کہہ کر تسلی دی۔ پس اس لحاظ سے فَاَنْزَلَ اللّٰہُ سَكِيْنَتَهٗ عَلَيْهِ کا مرجع حضرت ابو بکر صدیقؓ کو قرار دینا پڑتا ہے۔ گو میرے نزدیک پہلے معنے زیادہ پسندیدہ ہیں، انمیں کوئی تکلف نہیں۔ خدا تعالیٰ نے اپنے رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا کہنے سے پہلے تسلی دے رکھی تھی۔ حضرت ابو بکرؓ کے دل میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کے بعد خدا تعالیٰ نے تسلی نازل فرما دی۔ ان دونوں کے دلوں میں اس نے جو تسلی نازل فرمائی فَاَنْزَلَ اللّٰہُ سَكِيْنَتَهٗ میں اس کا ذکر فرما دیا۔ (باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نئی کتابوں پر تبصرہ

مرکزِ احمدیت قادیان :- یہ کتاب اخی المکرم جناب شیخ محمود احمد صاحب عرفانی ایڈیٹر "الحکم" کی تازہ تصنیف ہے، جو آپ نے گذشتہ جلسہ سالانہ پر شائع فرمائی۔ پوری کتاب کا مطالعہ کرنے کے بعد پڑھنے والا اس نتیجہ پر پہنچتا ہے، کہ ایک علمی چیز میں جرنلزم کو نہایت خوبی سے سمویا گیا اور احمدیت اور مرکزِ احمدیت کو غیروں میں بڑی کامیابی سے روشناس کرایا گیا ہے۔

کتاب $\frac{20\times30}{16}$ سائز کے ۴۶۵ صفحات پر تمام ہوئی ہے۔ اور آخری حصہ کے مضامین بسبب شدید اختصار کے تشنہ رہ گئے ہیں۔ بلکہ بقول مصنف اس حصہ میں انہوں نے کتاب کا اچھی طرح سے گلا گھونٹا ہے۔ اس لئے جس زوردار طریق پر کتاب کا آغاز ہوا تھا، اتنا شاندار اس کا اختتام نہیں۔ شروع کے ۷۰ صفحات میں قادیان کی بنیادی تعمیر اور اس کے بانیوں کی تاریخ بیان کی گئی ہے، اور قدیم قادیان کے حالات کے متعلق جناب بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی، جناب میاں امام الدین صاحب سیکھوانی، حضرت پیر سراج الحق صاحب نعمانی، پنڈت موہن لعل صاحب اور خود مصنف کی چشم دید شہادتیں درج کی گئی ہیں۔

جس طرح قادیان کی تعمیر مرزا ہادی بیگ کے ہاتھوں سے ہوئی، اسی طرح اس کے دورِ جدید کا آغاز اس زمانہ کے ہادی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ سے ہوا۔ اس نسبت سے مصنف نے دورِ جدید کے بیان کی ابتدا حضور علیہ السلام کے ذکر سے کی ہے، اور اس تذکرہ کی وسعت کو سوا صد صفحات میں سمیٹنے کی کوشش کی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے تئیں فارسی الاصل قرار دیا ہے، اور اپنی تصنیف "حقیقۃ الوحی" میں لکھا ہے، کہ "اس عاجز کا خاندان دراصل فارسی ہے۔۔۔ معلوم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کس غلطی سے مغلیہ خاندان کے ساتھ مشہور ہوگیا۔" حضرت اقدسؑ کا یہ دعویٰ دراصل الہام الٰہی پر مبنی ہے، جیسا کہ حضور نے کتاب البریہ میں لکھا ہے۔ ضرورت تھی کہ اس دعویٰ پر تاریخ کی روشنی ڈالی جاتی، اور اس صداقت کی تائید میں تاریخی شواہد مہیا کئے جاتے۔ جماعت میں ابھی تک اس طرف توجہ پیدا نہیں ہوئی۔ مکرم مولوی عبدالرحیم صاحب درد ایم۔ اے نے اپنے ایک دلچسپ اور علمی مضمون میں اس بحث کو اٹھایا ہے، لیکن پھر بھی ابھی تک یہ مضمون تشنہ ہے، اور پوری طرح اس غلطی کا سراغ نہیں لگایا جاسکا، کہ آپ کا خاندان جو دراصل فارسی ہے، کیونکر مغل مشہور ہوگیا۔ خیال تھا کہ بانیان قادیان کی تاریخ میں فاضل مصنف اس بحث کو اٹھائیں گے لیکن انہوں نے بھی اس تذکرہ کو چھوڑ دیا ہے۔ کتاب کا جو انداز انہوں نے پیش نظر رکھا ہے، اسکی بنا پر شاید اس بحث کو انہوں نے اپنی تصنیف کے دائرہ سے باہر سمجھا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تاریخ پیدائش اور اس کے ساتھ آپ کی عمر کا مسئلہ دیر سے زیر بحث چلا آتا ہے، لیکن اس بارے میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کی تحقیق کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عمر کا مسئلہ طے شدہ سمجھنا چاہیئے، اور یہی قرار دینا چاہیئے، کہ آپکی پیدائش ۱۳ فروری سنہ ۱۸۳۵ء مطابق ۱۴ شوال سنہ ۱۲۵۰ ہجری بروز جمعہ بوقت نماز فجر ہوئی۔ لیکن عمر کے ساتھ آپ کے سوانح کے متعلق یہ مسئلہ بھی اختلافی بنجاتا ہے، کہ آپکی پہلی شادی کس عمر میں ہوئی۔ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب لاہوری نے بھی ایک کتاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت اور سلسلہ کی تاریخ کے متعلق "مجدد اعظم" کے نام سے لکھی ہے۔ اسمیں انہوں نے پہلی شادی کے وقت کی عمر ۱۹ سال بیان کی ہے۔ مگر یہ بیان درست نہیں معلوم ہوتا۔ صحیح حقیقت وہی ہے جو عرفانی صاحب نے بیان کی ہے، کہ آپکی پہلی شادی سنہ ۱۸۵۲ء میں ہوئی، جبکہ آپکی عمر قریباً ۱۵ برس کی تھی۔

کسی مصنف کی ذہنی کاوشوں کے امتحان کا وقت وہ ہوتا ہے، جب اسے کسی واقعہ کے پس منظر کو تلاش کرنا پڑتا ہے، اور اسے علل و وجوہ کی تلاش ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نکاح ثانی کو روحانی، ادبی، اور عمرانی جہت سے زبردست اہمیت حاصل ہے۔ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لاہوری کی پروازِ خیال صرف یہیں تک آکر رک گئی، کہ حضرت اقدسؑ کو چونکہ مامور کے منصب پر فائز کیا جانا تھا، اس لئے ضروری تھا، کہ آپ کے گھر میں مہمانوں کی خاطر و مدارات کے لئے، اور اس لئے کہ ایک مجرد آدمی کے گھر میں خواہ وہ کتنا ہی متقی کیوں نہ ہو مستورات نہیں آسکتیں، آپ نکاح ثانی کرتے۔ حالانکہ اس سے مقدم وجہ وہ ہے، جس تک عرفانی صاحب کی نظر پہنچی ہے، اور جس کا ذکر آپ نے اپنی کتاب کے صفحہ ۱۵۰ میں "آپکی دوسری شادی" اور صفحہ ۲۲۴ میں "ذریتِ طیبہؑ کے زیر عنوان کیا ہے۔ حضرت ام المومنینؓ کے بطن سے جو اولاد پیدا ہوئی، اسکی تفصیل دینے میں عرفانی صاحب سے کسی قدر تسامح ہوا ہے۔ آپنے کُل نَو بچّے گنائے ہیں، بحالیکہ کُل بچّے دس تھے۔ صاحبزادہ مرزا مبارک احمد کے بعد صاحبزادی امۃ النصیر کا نام چھوٹ گیا ہے، جنکی پیدائش ۱۹۰۳ء میں ہوئی۔ یہ صاحبزادی صاحبزادہ مبارک احمد سے چھوٹی اور صاحبزادی سیدہ امۃ الحفیظ بیگم سے بڑی تھی، اور پیدائش کے سال ہی میں فوت ہو گئی۔ اسی قسم کی ایک فروگذاشت حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی کے بچوں کے شمار میں بھی ہوئی ہے۔ اسمیں مرزا رفیع احمد کا نام چھوٹ گیا ہے، جو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی کی حرم سیدہ سارہ بیگم مرحومہ کی نشانی ہے۔

کتاب کے صفحہ ۲۵۷ کا عنوان "خلافتِ اُولیٰ" ہے۔ اس کے بعد صفحہ ۲۵۸ سے شروع کر کے صفحہ ۲۶۴ پر اسے ختم کر دیا ہے، گویا قدرتِ ثانیہ کا پہلا ظہور جو اس وجود سے ہوا جس کے علوِ شان کو بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہاں تک لکھ دیا ؎ چہ خوش بودے اگر ہر یک ز امت نورِ دیں بودے۔ اس کے تذکرہ کے لئے صرف ۳½ ورق خرچ کئے ہیں، اور ہمیں اعتراف کرنا چاہیئے کہ اس جہت سے کتاب بہت حد تک تشنہ ہے۔ یہ درست ہے، کہ کتاب کی محدود وسعت میں سلسلہ کی نصف صدی پہ پھیلی ہوئی تاریخ کو سمیٹنا تھا، لیکن جب مصنف نے جماعت کے بعض افراد کے تذکرہ کیلئے نو نو دس دس صفحات خرچ کر دئے ہیں، تو اس زریں دَور کا تذکرہ اس درجہ اختصار سے کرنا کتاب کے توازن پر دھبہ اور مصنف کی قوتِ انتخاب پر اعتراض کا موجب ہے۔

صفحہ ۲۶۶ سے خلافتِ ثانیہ کا تذکرہ شروع ہوتا ہے، اور ۳۰ صفحات میں اس دورِ خلافت پر ایک طائرانہ نگاہ ڈالتے ہوئے اسے صفحہ ۲۹۶ پر ختم کر دیا ہے۔ اس کے بعد کتاب نے تاریخ سے ہٹ کر براہ راست سیرت کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رنگ اختیار کرلیا ہے، اور صفحہ ۴۴ تک اسکی یہی کیفیت چلی گئی ہے۔ اس حصہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ، سلسلہ کی خواتین، اور جماعت کے شہداء کا تذکرہ ہے پھر قادیان کی مادی ترقی، احمدیہ جوبلی اور سلسلہ کے مرکزی نظام کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ بعدہٗ سلسلہ کے مصنفین اور صحافیین کا تذکرہ بھی بہت دلچسپ ہے، اس تذکرہ میں ہمارے لئے زیادہ دلچسپی کی چیز یہ ہے، کہ اسمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سلطان القلم ہونے کے ایک دوسرے پہلو کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ یقیناً خود حضور کو قلم پر پورا اقتدار حاصل تھا۔ اور ہر وہ شخص جو ذوقِ ادب سے ناآشنا نہیں، حضور کے رشحاتِ قلم کی برگزیدگی کا اعتراف کرنے پر مجبور ہے، اور اس وجہ سے بلاشبہ آپ سلطان القلم تھے لیکن اس خطابِ عزت کے مفہوم کا وہ پہلو بھی بہت لطیف ہے، جسکی طرف قابل مصنف نے اشارہ کیا ہے۔ یعنی یہ کہ اصحابِ قلم کی سرداری اور ان پر سلطنت او ماقتدار آپکو حاصل ہوگا، اور اہل قلم کا ایک جرار لشکر آپکو عطا کیا جائے گا۔

سلسلہ کے اخبارات و رسائل کے ذکر میں انگریزی رسالہ البشریٰ کا تذکرہ ضروری تھا، جو دیال سے جاری ہوا تھا۔ اسی طرح صحافیین کے تحت جناب ملک غلام فرید صاحب ایم۔ اے کا ذکر نہیں کیا گیا، بحالیکہ آپ کئی سال تک ریویو آف ریلیجنز انگریزی اور سن رائز کے ایڈیٹر رہے ہیں۔

سلسلہ احمدیہ کی ترقی کے لئے کچھ خاص تحریکوں کے ذکر کے بعد صفحہ ۲۵۲ کے آخر پر پہنچکر کتاب تمام ہوجاتی ہے، اور انسان سلسلہ کی تاریخ اور اس کے متعلق عام معلومات کے کئی پہلو اپنے دماغ میں سمیٹ کر اپنے دماغ کو تھکائے بغیر کتاب کو ختم کردیتا ہے۔

ایک دوست نے پوچھا، کہ کتاب تو مرکزِ احمدیت قادیان کے متعلق تھی، لیکن اسمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم، آپکے نشانات، آپکی ذریت طیبہ اور دوست احباب کے تذکروں کو شامل کیا گیا ہے، حالانکہ ہم سمجھتے تھے، کہ یہ قادیان گائیڈ کی سی کوئی چیز ہوگی۔ لیکن ہم سمجھتے ہیں، کہ فرق صرف نقطۂ نگاہ کا ہے، اور اس کا جواب انہیں خود مصنف کے ان الفاظ میں مل جائیگا، کہ "قادیان جدید آج میرے نزدیک کسی بستی کا نام ہی نہیں رہا۔ بلکہ اس مقصد اور مغز کا نام ہوگیا ہے جو مقصد اور مغز مسیح موعود کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنے میں پنہاں تھا۔ جب ہم قادیان کا نام بولیں گے، تو اس کے پیچھے ایک شخص پنہاں ہے جو مسیح موعود ہے، اور ایک تعلیم پنہاں ہے جو آپ لائے۔"

گو ہم نے کتاب کا مختصر تجزیہ کرتے ہوئے اس کے بعض مسامحات کا بھی ذکر کیا ہے، جو ہم سمجھتے ہیں محض جلدی میں اشاعت کیوجہ سے ایکسراہ پاگئیں، ورنہ کتاب اپنی ذات میں مختلف اعتبارات سے بہت دلچسپ، مؤثر اور قابل قدر ہے۔ اور ہماری شدید خواہش ہے، کہ دوست اسکی خریداری اس حد تک بڑھا دیں، کہ مصنف بہت جلد یہ اعلان کرنے پر مجبور ہو جائیں، کہ فروخت کے لئے کوئی نسخہ اب انکے پاس موجود نہیں۔

کتاب مجلّد ہے، اور اسکی قیمت دو روپے چار آنے ہے، جو کاغذ کی موجودہ گرانی کے زمانہ میں نہایت ہی اچھی ہے۔ منیجر صاحب دفتر "الحکم" سے طلب کیجائے۔

چشمۂ ہدایت :- انسانی حقوق و واجبات اپنے اندر سہ گانہ پہلو رکھتے ہیں ان کا ایک پہلو اخلاق و روحانیت کی بلندیوں کو طے کرتا ہوا ذات باریتعالیٰ سے جا ملتا ہے۔ اس سے اتر کر سب سے پہلے لِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقٌّ کے مطابق انسان کی اپنی ذات سامنے آتی ہے، اور اس سے گزر کر انسان حقوق العباد تک پہنچ جاتا ہے، گویا یہ کون لاہوتی اور ناسوتی تمام حقوق و فرائض کی حدبندی کر کے انہیں اپنے اندر سمیٹ لیتی ہے۔ اسی بات کے پیش نظر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک کتاب تعلیم لکھنے کا ارادہ ظاہر فرمایا، اور لکھا تھا :-

"میں چاہتا ہوں ایک کتاب تعلیم لکھوں ..... اس کے تین حصے ہوں گے، ایک یہ کہ اللہ کے حضور ہمارے کیا فرائض ہیں، اور دوسرے یہ کہ اپنے نفس کے کیا حقوق ہم پر ہیں اور تیسرے یہ کہ بنی نوع انسان کے ہم پر کیا حقوق ہیں۔" (ملفوظات صفحہ ۳۷۴)

اس کے بعد گو حضور تمام عمر حقوق اللہ اور حقوق العباد ہی کے مضامین بیان فرماتے رہے، لیکن معین شکل میں حضور کے قلم سے یہ کتاب نہ نکلی۔ ممکن ہے، اسکی وجہ یہ ہو کہ حضور کو اس کی تصنیف کا موقعہ ہی نہ ملا ہو، یا آپ نے اپنی بعد کی تصانیف میں اس مقصد کی تکمیلی شان کو پالیا ہو۔ بہر حال آپ نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کوئی علیحدہ کتاب اس نام سے تصنیف نہ فرمائی۔ اب مکرمی مولوی عبدالرحمٰن صاحب مبشر نے حضورؑ کے اس ارادہ کی ظاہری تکمیل کے لئے "چشمۂ ہدایت" کے نام سے ایک کتاب شائع کی ہے، جس میں حضرت اقدسؑ کا وہ مقدس کلام جمع کیا ہے، جو "انسانی پیدائش کے مقصد اور اس کے حصول کے ذرائع کو واضح کرتا اور تزکیۂ نفس، تقویٰ، طہارت، اعلیٰ اخلاق، عمدہ تربیت صحیح اعتقاد، سچا ایمان، بدیوں سے بچنے کے طریق اور نیکیوں کی طرف رغبت پیدا کرنے والے اصول پر مشتمل ہے۔"

مؤلف نے کتاب کو مندرجہ ذیل گیارہ ابواب میں تقسیم کیا ہے:-

(۱) انسانی پیدائش کی غرض۔ (۲) ضرورتِ مذہب (۳) اسلام (۴) ایمانیات۔ (۵) وحی و رسالت (۶) قرآن مجید (۷) حقوق باری تعالیٰ (۸) حقوق العباد (۹) اخلاقِ فاضلہ (۱۰) بعث بعد الموت (۱۱) حضرت مسیح موعودؑ کا دعویٰ اور غرض بعثت۔

اور اس طرح ایک تصنیف کے متعلق حضرت اقدسؑ کی ایک خواہش کو حضورؑ ہی کے رشحاتِ قلم کے ذریعہ پورا کرنے کی سعادت مبشر صاحب نے حاصل کی ہے۔

مؤلف نے اس اعتبار سے کہ اس میں ہدایت کے تشنہ کاموں کی سیرابی کا سامان پیدا کیا گیا ہے کتاب کا نام چشمۂ ہدایت رکھا ہے، اور علیحدہ علیحدہ مضامین کو گیارہ بابوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کتاب کا نام کتاب التعلیم تجویز فرمایا تھا، اور ارادہ تھا، کہ اسے تین حصوں میں شائع کیا جائے۔ اس لئے مناسب تھا کہ مبشر صاحب کتاب کے اس نام کو برقرار رکھتے، اور اصل تجویز کے مطابق اگر اسے تین حصوں میں شائع نہیں کر سکتے تھے، تو کم از کم تین باب ہی قائم کر دیتے، اور باقی تقسیم کو فصلوں کی شکل میں قائم کر دیتے۔

نفس مضمون کے بارہ میں صرف یہ کہدینا کافی ہے، کہ یہ اس عظیم انسان وجود کا کلام ہے جس کا قلم سحر تھا، اور زبان جادو، اور جسے خود خدا تعالیٰ نے سلطان القلم کے خطاب سے سرفراز فرمایا، اور جس کے قلم کا لوہا غیروں نے بھی مانا ہے۔ البتہ جہانتک انتخاب اور ترتیب کا سوال ہے، ہمارے نزدیک یہ دونوں چیزیں اس معین شکل کو کما حقہٗ پورا نہیں کرتیں، جن کے پیش نظر

حضرت نے ایک علیحدہ کتاب لکھنے کا ارادہ ظاہر فرمایا تھا۔ نہ کتاب کا وہ نام ہے جو حضور نے تجویز فرمایا تھا، نہ یہ تین حصوں میں شائع ہوئی ہے، اور نہ اقتباسات اس معین مقصد کو پوری طرح واضح کرتے ہیں۔ ترتیب بھی موجودہ ترتیب سے بہتر ہو سکتی تھی۔ تاہم مؤلف نے حضرت اقدس کے ایک ارادہ کی تکمیل کو مدنظر رکھا ہے، اور وہ بہت حد تک اس میں کامیاب ہوئے ہیں، اور اس طرح اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ کے مطابق اپنے نامۂ اعمال میں ایک اور سعادت کا اضافہ کر لیا ہے۔ اس سے قبل بھی آپ نے ایک ایسی ہی سعادت حاصل کی تھی، یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہش کے مطابق حضور کی صداقت پر بہت سے لوگوں کے کشوف اور رؤیا کا ایک مجموعہ شائع کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے، اور ایسی اور بھی نیکیاں حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

کتاب $\frac{20\times30}{16}$ سائز کے ۲۴۴ صفحات میں تمام ہوئی ہے۔ کتابت، طباعت عمدہ ہے۔ کاغذ بھی اعلیٰ ہے۔ قیمت فی نسخہ سوا روپیہ ملنے کا پتہ دفتر بشارات رحمانیہ قادیان۔

گذشتہ و موجودہ جنگ کے متعلق پیشگوئیاں

مندرجہ بالا عنوان سے جناب مولانا جلال الدین صاحب شمس امام مسجد لندن نے ایک بلند پایہ رسالہ تصنیف فرمایا ہے۔ اس میں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی گذشتہ اور موجودہ جنگ کے متعلق اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی موجودہ جنگ کے متعلق پیشگوئیاں بیان کی گئی ہیں۔ ساتھ ہی موجودہ جنگ کے بارے میں انگلستان کے نجومیوں اور ریپر چولسٹوں یعنی روحانیت کے مدعیوں کی پیشگوئیوں کی حقیقت بھی بیان کی گئی ہے کہ وہ کس طرح ہر مرحلہ پر جھوٹی نکلیں۔ یہ بہت اچھا علمی تقابل ہے، اور رسالہ کی اشاعت تبلیغی لحاظ سے بہت مفید ہے۔ یہ رسالہ زیر طبع ہے، کاغذ کی گرانی کے باعث نہایت محدود تعداد میں چھپوایا جائیگا، اس لئے آپ دس آنے (۱۰/) کے ٹکٹ بھیجکر اس کی ایک کاپی محفوظ کرالیں۔

پتہ :- مینیجر مکتبہ احمدیہ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمونہ دکھایا، کہ آپکی قوم کی زبان اور دل و دماغ سب نے گواہی دی، کہ آپ ایک ایسے پاک باز اور خدا ترس انسان ہیں، جن کی جان نسل انسانی کی ہمدردی میں گھُل رہی ہے

اب وقت آگیا تھا، کہ اللہ تعالیٰ کا وہ ازلی ارادہ پورا ہو، جو اسنے اپنی ہدایت کو ایک دن کامل کر دینے کے متعلق کر رکھا تھا، اور جس کے پورا ہونے کے لئے ابوالانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آپ کے جانباز فرزند حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے سرزمین حجاز میں دنیا کے ابدی مرکز کعبہ کی بنیاد درست کرتے وقت دل کی گہرائیوں سے نکلی ہوئی دعا کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے حضور التجا کی تھی۔ اسی ازلی ارادۂ الٰہی اور دعائے ابراہیمی کے نتیجہ نے سیدنا حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث کئے جانیکی صورت میں ظہور کیا۔

دنیا کے دنوں میں سے وہ بڑا ہی مبارک دن تھا، جب غارِ حرا میں، جہاں آپ عبادتِ الٰہی میں محو رہا کرتے تھے، روح الامین نے آپکو پیغام الٰہی پہنچانے کی اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ کے کلمات طیبات سے ابتدا کی۔ چونکہ حکمتِ الٰہیہ نے ابھی حقیقت پیغام آپ پر ظاہر نہیں ہونے دی تھی۔ اس لئے آپ غارِ حرا سے ترساں و لرزاں واپس ہوئے، اور اپنی رفیقۂ حیات (حضرت خدیجہ رضؓ) سے یہ تازہ واقعہ بیان فرمایا۔ وہ آپ کے عادات واخلاق سے اچھی طرح واقف تھیں، جیسا کہ ہر بیوی اپنے شوہر کے عادات واخلاق سے واقف ہُوا کرتی ہے، انہوں نے آپکو تسلی دینے کے لئے عرض کیا، کہ اللہ تعالیٰ آپکو ضائع نہیں کرے گا، آپ رشتہ داروں کے ساتھ نیک سلوک سے پیش آتے ہیں محتاجوں کی مدد فرماتے ہیں، مہمانوں کی خاطر مدارات کا خیال رکھتے ہیں، مصیبت زدہ مخلوق کا ساتھ دیتے ہیں، اور آپ سے وہ اخلاق ظاہر ہوتے ہیں جو دوسروں سے ظاہر نہیں ہوتے۔ غرض کہ آپ کی بی بی صاحبہ نے نہایت سادہ زبان سے بدوں تکلف الفاظ میں انسانی اخلاق فاضلہ کی ایک فہرست پیش کر دی مطلب یہ تھا، کہ ایسے اخلاقِ حمیدہ و اوصاف پسندیدہ رکھنے والا کہاں ضائع ہو سکتا ہے۔ پھر وہ آپکو اپنے چچیرے بھائی اور معمر راہب ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں، جو کتب عتیق کے بڑے ماہر تھے۔ انہوں نے آپ کی زبان مبارک سے غارِ حرا کا واقعہ سُنکر کہا، کہ آپ سے کلام کرنے والا وہی ناموس اکبر ہے جس نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تفسیر وری

یعنی جماعت احمدیہ کے مفسر قرآن حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب کی وہ تفسیر القرآن جو رسالہ ریویو اردو میں چھپتی رہی ہے اور جس میں حضرت خلیفۂ اول کی تفسیر بھی بیان ہوئی ہے، اسکی گنتی کی جلدیں برائے فروخت دفتر میں موجود ہیں۔ یہ تفسیر شروع سے آٹھویں پارے تک کی ہے، مگر درحقیقت اس میں سارے قرآن مجید کے مشکل مقامات حل کئے گئے ہیں۔ یہ نہایت عام فہم تفسیر ہے۔ اس کے پڑھنے سے حسب استعداد تفسیر القرآن کا ملکہ پیدا ہو جاتا ہے۔ رسالہ ریویو کے سائز پر اسکے کل دو ہزار صفحے ہیں، پہلے اس کی قیمت پندرہ روپے تھی، مگر اب بعض فوری ضروریات کیوجہ سے اسکی رعایتی قیمت صرف چھ روپے رکھی گئی ہے۔ آج ہی بذریعہ منی آرڈر بنام مینیجر رسالہ ریویو اردو ارسال فرما کر اپنے لئے ایک جلد محفوظ کرالیں۔ بعد میں یہ بیش بہا خزانہ کسی قیمت پر بھی نہ مل سکیگا۔ مجلّد کی قیمت ساڑھے سات روپے ہے۔

پیشوایان مذاہب نمبر

رسالہ "ریویو" اردو کے پیشوایانِ مذاہب نمبر کے کچھ نسخے برائے فروخت موجود ہیں۔ اسمیں مہاتما بدھ، کنفیوشس، حضرت موسیٰؑ، حضرت عیسیٰؑ، حضرت کرشنؑ اور حضرت بابا نانکؒ کی زندگیوں اور تعلیمات پر نہایت محققانہ روشنی ڈالی گئی ہے۔ اس رسالہ کو تمام حلقوں میں نہایت پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا گیا ہے۔ ۵ کے ٹکٹ بھیجکر طلب فرمائیں۔

"ریویو" کے پرانے فائل

رسالہ "ریویو" کے پرانے فائل جنمیں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایسے مضامین شائع ہوتے رہے ہیں جو کسی اور جگہ شائع نہیں ہوئے، قابل فروخت ہیں۔ ان فائلوں میں اور بھی بہت سے نہایت قیمتی مضامین ہیں۔ ہر احمدی کو ان کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔ قیمت کا فیصلہ خط و کتابت سے کیجیے۔ مکمل ۴۰ سال کی جلدیں خریدنے والوں سے خاص رعایت کیجائے گی۔

ملنے کا پتہ: مینیجر رسالہ ریویو اردو قادیان (پنجاب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیّتیں

نوٹ :- وصایا منظوری سے پہلے اس لئے شائع کیجاتی ہیں کہ اگر کسیکو کوئی اعتراض ہو تو دفتر کو اطلاع دے۔

نمبر ۶۵۲۵ - منکہ امۃ اللطیف بنت عبدالرحیم سوڈا واٹر فیکٹری قوم رجبار پیشہ طالب علم عمر ۱۵ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان دارالفتوح بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۲/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میں اسوقت طالب علم ہوں اور میری ذاتی جائداد اور نہ ہی کوئی ماہوار آمد کا ذریعہ ہے البتہ میرے والد صاحب مجھے برائے حصول تعلیم ۵ روپے ماہوار عنایت فرماتے ہیں۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ اور یہ بھی وصیت کرتی ہوں کہ اگر میرے مرنے کے بعد میری کوئی جائداد منقولہ و غیر منقولہ ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ماہوار آمد کی کمی بیشی کی اطلاع دیتی رہوں گی۔ الامۃ۔ امۃ اللطیف بنت عبدالرحیم صاحب سوڈا واٹر فیکٹری قادیان۔ گواہ شد عبدالرحیم ولد فضل محمد صاحب مہاجر والد موصیہ۔ گواہ شد مرزا اشرف بیگ ولد مرزا افضل بیگ نسیم میڈیکل ہال قادیان۔

نمبر ۶۵۲۷ - منکہ محمد مولاداد ولد چوہدری محمد بخش صاحب قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۴۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۸ء ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۲/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد ۲۲ روپیہ ہے، میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جسقدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد محمد مولاداد مدرس تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان بقلم خود۔ گواہ شد محبوب عالم خالد مہتمم تربیت و اصلاح۔ گواہ شد تاج الدین لائلپوری مدرس تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان۔

نمبر ۶۵۲۸ - منکہ زینب بی بی زوجہ محمد حسین قوم قاضی پیشہ خانہ داری عمر تقریباً ۴۰ سال تاریخ بیعت ۱/۴۲ ساکن رتو چک ڈاک خانہ بھمال ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۲/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اسوقت حسب ذیل جائداد ہے۔ (۱) ایک عدد طلائی کانٹا وزن تقریباً ۳ ماشہ بمبلغ ۱۵ روپے۔ (۲) ایک مکان جس کا رقبہ ۱۰ مرلہ ہے دارالسعۃ قادیان میں ہے وہ مجھے میرے خاوند نے میرے حق مہر میں دیا ہے۔ اسکی قیمت اس وقت تقریباً ۳۰۰ روپیہ ہے۔ اس مکان پر ۱۱۰ روپیہ قرض ہے جسکی ادائیگی اس مذکورہ بالا جائداد میں سے کیجائے گی۔ باقی مبلغ ۲۰۵ روپے رہ گئے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اور اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو اس رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دیجائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد اور پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائداد ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامتہ۔ نشان انگوٹھا زینب بی بی موصیہ۔ گواہ شد محمد حسین خاوند موصیہ بقلم خود۔ گواہ شد عزیز الدین حکیم خسر موصیہ بقلم خود

نمبر ۶۵۲۹ منکہ غلام رسول ولد چوہدری ولی محمد صاحب قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۳۵ سال پیدائشی احمدی ساکن تلونڈی جھنگلاں ڈاک خانہ قادیان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۴/۱/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔ تقریباً ۴ گھماؤں زمین زرعی میری ملکیت ہے۔ جسکی کل قیمت اندازاً ۱۲۰۰ روپے ہے۔ مکان جسکی قیمت اندازاً ۲۲۵ روپیہ ہے گاؤں مذکور میں میری ملکیت ہے۔ میں اس تمام مذکورہ جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس جائداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گذارہ صرف اس جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر بھی ہے جو کہ اس وقت ۳۸ روپیہ ۸ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی رقم ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں تو اسقدر روپیہ اسکی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔ العبد غلام رسول مدرس تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان۔ گواہ شد تاج الدین لائلپوری مدرس تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان۔ گواہ شد محبوب عالم خالد مہتمم تربیت واصلاح

نمبر ۶۵۳۱ منکہ چراغ محمد ولد چوہدری امیر بخش صاحب قوم ڈوگر پیشہ ملازمت عمر ۴۸ سال پیدائشی احمدی ساکن کھارا ڈاک خانہ کوٹ ٹوڈرمل ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۳/۱/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔ (۱) ملکیت ۱۶ گھماؤں اراضی ہے جسمیں میرا نصف سے کچھ اوپر حصہ ہے۔ موجودہ قیمت ۵۰۰۰ روپیہ ہے باقی میں میرا بھائی شریک ہے۔ (۲) قریباً ۱۲ گھماؤں زمین ہمارے پاس رہن بقبضہ ہے جسمیں میرا نصف سے کچھ زائد حصہ ہے۔ زر رہن قریباً ۲۰۰۰ روپیہ ہے باقی نصف میں میرا بھائی شریک ہے۔ (۳) ایک مکان ملکیتی واقعہ موضع مذکور قیمتی ۱۵۰۰ سو روپیہ ہے جس میں میرا نصف حصہ ہے باقی نصف میں میرا بھائی شریک ہے۔ ان میں سے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس جائداد پر بھی یہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیت حاوی ہوگی لیکن میرا گذارہ صرف اس جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر بھی ہے جو کہ اس وقت ۷۰ روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں تو اسقدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا العبد چراغ محمدؐ مدرس تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان۔ گواہ شد تاج الدین لائلپوری مدرس تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان۔ گواہ شد محبوب عالم خالد مہتمم تربیت و اصلاح

نمبر ۶۵۳۳ منکہ محمد عبد القادر ولد اخوند محمد فضل خاں قوم غزنی افغان پیشہ ملازمت عمر ۴۲ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۲/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت کوئی جائداد نہیں میرا گذارہ میری ماہوار تنخواہ پر ہے۔ اس وقت میری ماہوار آمد ۱۱۵ روپے بصورت تنخواہ اور ۳۰ روپے بصورت الاؤنس ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنیکے وقت جس قدر میرا متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد محمدؐ عبد القادر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان گواہ شد فضل الرحمٰن چغتائی کلرک تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان۔ گواہ شد محبوب عالم خالد۔ مہتمم تربیت واصلاح

نمبر ۶۵۳۵ منکہ کرم النساء بیگم بیوہ حکیم محمد تقی صاحب قوم ٹھبہ پیشہ خانہ داری عمر تقریباً ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۷ء ساکن شاہدرہ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس آج بتاریخ ——— حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری کوئی جائداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں لیکن بحالت موجودہ میرے پاس کچھ روپیہ نقد موجود ہے لہذا میں بقائمی ہوش و حواس اس کچھ روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اور نیز اقرار کرتی ہوں کہ بوقت وفات جسقدر میری جائداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن قادیان ہوگی۔ الامۃ نشان انگوٹھا کرم النساء بیگم گواہ شد: ملک مہر الٰہی بقلم خود۔ گواہ شد مستری محمد علی بقلم خود

نمبر ۶۵۳۷ منکہ مرزا غلام مصطفیٰ ولد مرزا محمد ابراہیم قوم مغل پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن دھرم کوٹ بگہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۲/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ (۱) دو گھماؤں ۳ کنال زمین واقع گاؤں مذکور میں ہے جو ساڑھے سات سو روپیہ میں رہن ہے اسمیں میرا ۱/۴ حصہ ہے اور باقی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نصف میرے بھائی کا ہے۔ (۲) ایک باغ آموں کا واقع گاؤں مذکور میں ہے جس کا رقبہ قریباً ۴ کنال ہے۔ یہ بھی مبلغ ۲۰۰ میں رہن ہے اسمیں میرا ۱/۲ حصہ ہے اور زیر رہن میں ۱/۲ حصہ ہے۔ اس باغ میں ایک کنواں بھی ہے۔ (۳) ایک باغ جس میں بیریاں ہیں اور رقبہ ۲ کنال ہے اسمیں میرا ۱/۲ حصہ ہے۔ (۴) امرودوں کا باغ جس کا رقبہ ایک کنال ہے اسمیں میرا ۱/۲ حصہ ہے۔ (۵) اراضی زرعی ۳ کنال ہے اسمیں میرا ۱/۲ حصہ ہے۔ (۶) ایک مکان ہے اس کا رقبہ اندازاً ۳ مرلہ ہے جسکی قیمت معہ ملبہ اندازاً ۳۰۰ روپیہ ہے اسمیں میرا ۱/۲ حصہ ہے۔ یہ مذکورہ بالا ساری جائداد میرے گاؤں مذکور میں ہے۔ (۷) میرا گذارہ بزازی کی تجارت پر ہے جس کی آمد اوسطاً ۲۰ ماہوار ہے۔ میں اپنی اس منقولہ وغیر منقولہ کل جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اور میں اقرار کرتا ہوں کہ میں اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا اور یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں تو اسقدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔ العبد غلام مصطفیٰ بقلم خود۔ گواہ شد تاج الدین لائلپوری مدرس تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان۔ گواہ شد فقیر محمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ونجواں نشان انگوٹھا۔

نمبر ۶۵۳۸ مسماۃ مبارک بی بی بیوہ چوہدری علی محمد صاحب قوم جٹ پیشہ امور خانہ داری عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۸ء ساکن ونجواں ڈاک خانہ بھلہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۳/۳/۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ (۱) میری موجودہ جائداد ۱۰۰ روپیہ ہے جو حق مہر میں مجھے میرے خاوند سے وصول ہو چکا ہے اور اب وہ میرے بیٹے عزیزم چوہدری محمد طفیل صاحب احمدی ساکن موضع مذکور کے پاس ہے میں اس کے ۱/۳ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ نوٹ:۔ میرے پاس ایک عدد نام طلائی وزنی ایک تولہ اور ۲ عدد بانکاں نقرئی وزنی ۴۰ تولہ تھا۔ مگر اول الذکر زیور معہ مبلغ ۵ روپیہ چندہ مسجد فضل لندن میں اور ثانی الذکر زیور یتیم خانہ دار الشیوخ میں بذریعہ بابا محمد حسن صاحب والد مولوی رحمت علی صاحب مبلغ سلسلہ ساکن قادیان عرصہ ہوا دے چکی ہوں۔ (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دیجائے گی۔ (۳) اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کیوقت جس قدر میری جائداد ہو اس کے ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ نشان انگوٹھا مبارک بی بی موصیہ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گواہ شد۔ تاج الدین لائلپوری مدرس تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان۔ گواہ شد بقلم خود محمد طفیل پسر موصیہ ساکن ونجواں **نمبر ۶۵۳۹** منکہ نواب بی بی بیوہ چوہدری دین محمد صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۱ء ساکن چک نمبر ۲۴ ڈاک خانہ راوتیانی ضلع نواب شاہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۲/۲/۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ چوڑیاں نقرئی ۸ عدد وزن قریباً ۵۰ تولہ۔ (۲) ہس نقرئی ایک عدد وزن قریباً ۴۰ تولہ (۳) بند نقرئی ایک جوڑی وزن قریباً ۲۰ تولہ جن کا مجموعی وزن قریباً ۱۱۰ تولہ بنتا ہے۔ میں اس تمام زیور کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں نوٹ (۱) میرا خاوند فوت ہوچکا ہے۔ مہر اس نے زیور کے سوا اور کچھ اسنے مجھے نہیں دیا۔ (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردیجائے گی۔ (۳) اگر اس کے بعد کوئی جائداد اور پیدا کروں تو اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنیکے وقت جسقدر میری جائداد ثابت ہو اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ نوٹ۔ میں انشاء اللہ مذکورہ بالا مال وصیت عنقریب انجمن مذکور کے حوالہ کردوں گی۔ الامۃ نشان انگوٹھا نواب بی بی موصیہ۔ گواہ شد نصیر احمد ولد موصیہ چک نمبر ۲۹ ڈاکخانہ مومن تحصیل وضلع شیخوپورہ۔ گواہ شد تاج الدین لائلپوری مدرس تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان **نمبر ۶۵۴۰** منکہ سکینہ بیگم زوجہ ماسٹر محمد مولاداد صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۲/۲/۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ زر مہر ۲۰۰ روپے جو میں اپنے خاوند سے وصول کرچکی ہوں۔ اس کے علاوہ میری کوئی اور جائداد نہیں۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم بمد وصیت داخل کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کردیجائیگی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کرلوں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی۔ نیز میرے مرنیکے وقت جسقدر میری جائداد ہو اگر میں اسکا ۱/۱۰ حصہ اپنی زندگی میں ادا نہ کرچکی ہوں تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ الامۃ سکینہ بیگم بقلم خود۔ گواہ شد محمد مولاداد مدرس تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان خاوند موصیہ۔ گواہ شد محبوب عالم خالد مہتمم تربیت واصلاح **نمبر ۶۵۴۱** منکہ محمد اسلام خان ولد محمد اسمٰعیل خانصاحب قوم پٹھان۔ پیشہ ملازمت عمر ۳۲ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۱۳/۲/۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں کیونکہ بفضل خدا میرے والدصاحب محترم زندہ موجود ہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد ۳۲ روپیہ ہے اس کے علاوہ مہنگائی الاؤنس ۹ روپے ۱۲ ماہوار ملتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں عمر بھر اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنیکے وقت میرا جسقدر ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد محمد عبد السلام خان مدرس تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان۔ گواہ شد تاج الدین لائلپوری مدرس تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان۔ گواہ شد محبوب عالم خالد مہتمم تربیت و اصلاح

نمبر ۶۵۴۴ منکہ امۃ الحمید زوجہ چوہدری محمد طفیل صاحب قوم جٹ پیشہ امور خانہ داری عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۴ء ساکن ونجواں ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ ۳/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ (۱) مہر یکصد روپیہ جو ابھی میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ (۲) مبلغ ۴۰۰ روپیہ نقد ہے یہ بھی میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ اس رقم میں زیور بھی شامل ہے کیونکہ وہ فروخت کر دیا گیا ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ یعنی ۵۰ روپے کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دیجائیگی۔ (۳) اگر اس کے بعد کوئی جائداد اور پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنیکے وقت جسقدر جائداد ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ نشان انگوٹھا امۃ الحمید موصیہ۔ گواہ شد تاج الدین لائلپوری۔ گواہ شد بقلم خود محمد طفیل خاوند موصیہ

نمبر ۶۵۴۵ منکہ محمد اسمٰعیل ولد چوہدری فقیر محمد صاحب قوم جٹ پیشہ کاشتکاری عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن ونجواں ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶ ۳/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں کیونکہ بفضل خدا میرے والد صاحب بقید حیات ہیں اس وقت میری آمد ماہانہ اوسطاً ۱۰۰ روپیہ ہے میں تا زیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنیکے وقت میرا جسقدر ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد نشان انگوٹھا محمد اسمٰعیل۔ گواہ شد تاج الدین لائلپوری گواہ شد نشان انگوٹھا چوہدری فقیر محمد والد موصی

نمبر ۶۵۴۶ منکہ عطاء اللہ ولد چوہدری مولا بخش صاحب قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی سکنہ قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱ ۳/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت حسب ذیل جائداد ہے (۱) قریباً ۱۲ بیگھہ زمین واقع موضع کوٹ گھمن تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ جس میں میرا ۱/۴ حصہ ہے باقی میرے بھائیوں کا حصہ ہے (۲) ایک مکان رہائشی واقع

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محلہ دارالبرکات قادیان جسکا رقبہ قریباً ½ ۱ کنال ہے جسکی قیمت اندازاً ۳۰۰۰ روپیہ ہے اور اسمیں سے میرا نصف
حصہ ہے۔ مذکورہ بالا دونوں جائدادوں کی قیمت اندازاً ۵ ہزار روپے ہے۔ اپنے حصہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن
احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس
جائداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گذارہ صرف اس جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اس وقت
۳۴ روپے ۱۲ ار معہ الاؤنس مہنگائی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان
کرتا رہوں گا اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے
بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل
خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں تو اسقدر روپیہ اسکی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔ العبد
عطاء اللہ بی اے ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان۔ گواہ شد تاج الدین لائلپوری۔ گواہ شد محبوب عالم خالد۔

نمبر ۶۵۴۷ منکہ فضل احمد ولد بڈھا قوم نورباف پیشہ ملازمت عمر ۴۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۸ء ساکن دوداجو
ڈاک خانہ بھو ضلع امرتسر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۳-۲-۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد
اسوقت کوئی نہیں۔ اسوقت میری ماہوار آمد ۹ روپیہ ہے جو ہائی سکول سے مجھے ملتے ہیں اس کے علاوہ تجارت سے
بھی ایک روپیہ ماہوار کے حساب سے آمد ہو جاتی ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان
کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اسپر بھی یہ وصیت
حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنیکے وقت جسقدر میرا متروکہ ثابت ہو اس کے بعد بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان
ہوگی۔ العبد بقلم خود فضل احمد کارکن تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان۔ گواہ شد تاج الدین لائلپوری۔ گواہ شد محبوب عالم خالد

نمبر ۶۵۴۸ منکہ سردار بیگم بنت میاں احمد دین صاحب احمدی زوجہ ماسٹر غلام محمد صاحب عبید قوم ہجرا جٹ پیشہ خانہ داری
عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن محلہ ناصر آباد قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۳-۳-۹ حسب ذیل
وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد سوائے حق مہر کے اور کوئی نہیں جو کہ مبلغ ۵۰۰ روپیہ میرے خاوند ماسٹر غلام محمد صاحب
عبید منشی فاضل ادیب فاضل مدرس ہائی سکول قادیان کے ذمہ واجب الادا ہے۔ اس رقم کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں
جو کہ مبلغ ۵۰ روپیہ بنتے ہیں۔ اور یہ مبلغات ۲ روپیہ ماہوار کی اقساط سے داخل خزانہ کرتی رہونگی۔ اور داخل خزانہ رقوم ان
مبلغات سے منہا کر دیجائیں گی۔ اگر علاوہ ازیں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز مصالح قبرستان
قادیان کو دیتی ہونگی۔ نیز میرے مرنیکے وقت جسقدر جائداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان
ہوگی۔ والسلام۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ الامۃ سردار بیگم۔ گواہ شد غلام محمد خاوند موصیہ۔ گواہ شد
عطاء الرحمن بقلم خود کلرک صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

نمبر ۶۵۴۹ منکہ محمد قلندر خان ولد محمد اسمعیل خان قوم افغان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیشہ ملازمت پرائیویٹ مدرسی عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۶ء سکنہ ترناب چارسدہ ضلع پشاور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹-۲-۴۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میں پرائیویٹ ٹیوشنر ماسٹر ہوں۔ ۲۰-۳۰ روپے ماہوار اوسط لیتا ہوں اور مبلغ ۲۰۰ روپیہ نقد بصورت نقدی رکھتا ہوں۔ اسکا ۱/۱۰ حصہ یعنی مبلغ ۲۰ روپے بمعہ شرط اول ایک روپیہ و شرط دوم ڈھائی روپے اپنی وصیت میں نقد ادا کرتا ہوں اور اپنی ہرماہ کی آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ بھی انشاء اللہ ادا کرتا رہوں گا۔ اور نیز جو کچھ رقم جمع بچت ہو کر اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ یکمشت ادا کرتا رہوں گا۔ اب موجودہ نقدی بعد ادائیگی ۱/۱۰ حصہ الوصیت میرے پاس ہے اسکا ۱/۴ حصہ مبلغ ۵۰ روپے بموجب اقرار خود کے صفائی اور صداقت قلبی کے ساتھ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو مزید ادا کرتا ہوں۔ گر قبول افتد زہے عز و شرف۔ بندہ کو ان شرائط پر مخلصانہ موصیوں کے زمرہ میں منظور فرمایا جاوے۔ العبد محمد قلندر خان بقلم خود۔ گواہ شد خلیل الرحمٰن خان احمدی مولوی فاضل عربی مدرس فرنٹیئر ہائی سکول پشاور صدر۔ گواہ شد عبدالکریم سیکرٹری تعلیم و تربیت ورک منشی اسمبلی ہال پشاور۔ **نمبر ۶۵۵۱** منکہ زینب بی بی زوجہ مستری محمد ابراہیم صاحب (والدہ اللہ دتا صاحب) قوم سیام پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت خلافت ثانیہ ساکن دارالسعۃ قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰-۳-۴۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اسوقت میرے پاس نقد ۱۰۰ روپیہ موجود ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں ہے میں اس نقد روپیہ کا ۱/۱۰ حصہ نقد ادا کر رہی ہوں۔ نیز یہ بھی وصیت کرتی ہوں کہ اگر میری زندگی میں یا مرنے کے بعد اس کے علاوہ کوئی دوسری جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ نشان انگوٹھا زینب بی بی موصیہ۔ گواہ شد اللہ دتا مستری محلہ دارالسعۃ گواہ شد بشیر احمد سیالکوٹی مولوی فاضل محلہ دارالرحمت۔ **نمبر ۶۵۵۲** منکہ رشیدہ بیگم بنت علم الدین صاحب زوجہ عبدالغنی کلرک خزانہ قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان دارالفضل بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹-۳-۴۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ منقولہ جائداد حسب ذیل ہے۔ ایک جوڑی کلپ طلائی وزنی ۹ ماشہ۔ ایک جوڑی کانٹے وزنی ۸ ماشہ۔ ایک جوڑی چھوٹے کانٹے وزنی (ٹیکے) دو ماشہ۔ کل سونا وزنی ایک تولہ ۷ ماشہ ہوا جسکی موجودہ قیمت ۹۵ روپیہ ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ میری ایک کپڑے سینے والی مشین بھی ہے جسکی موجودہ قیمت ۶۰ روپیہ ہے۔ نیز اس کے علاوہ میرا حق مہر ۲۲۲ روپیہ ہے جو ابھی میرے خاوند کے ذمہ قابل ادا ہے۔ ان تمام اشیا مندرجہ بالا اور آمدنی کی جو وقتاً فوقتاً مجھے میرے خاوند سے ملتی ہے ۱/۱۰ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اسکی بھی صدر انجمن احمدیہ ۱/۱۰ حصہ کی حقدار ہوگی اور اسکی ادائیگی میرے خاوند پر لازم ہوگی۔ میں اگر اپنی زندگی میں کوئی رقم ادا کر دوں تو وہ حصہ وصیت سے منہا سمجھی جائیگی۔ الامۃ بقلم خود رشیدہ بیگم۔ گواہ شد عبدالغنی کلرک خاوند موصیہ۔ گواہ شد عبدالغنی عبد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیتیں

نوٹ :۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تا اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کرے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۶۵۱۲ :۔ منکہ محمد حسن خان ولد شیر محمد خاں قوم منہاس راجپوت پیشہ زمینداری عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن بگول ڈاکخانہ گھوڑیوالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵ ۲/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ (۱) میری موجودہ جائیداد ۲ ½ گھماؤں زمین ہے جس کے ⅒ حصہ کی وصیت کرتا ہوں (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ (۳) اگر اس کے بعد کوئی جائیداد اور پیدا کر دں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائیداد ہو۔ اس کے ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ العبد :۔ نشان انگوٹھا محمد حسن ولد شیر محمد خان مرحوم سکنہ بگول۔ گواہ شد :۔ عبد العزیز مبلغ موضع بگول۔ گواہ شد: ظفر اسلام بقلم خود ساکن قادیان حال بگول

نمبر ۶۵۱۵ :۔ منکہ بشیر احمد ولد مولوی غلام رسول صاحب قوم جٹ وینس پیشہ کارکن صدر انجمن احمدیہ عمر ۳۴ سال پیدائشی احمدی ساکن لنگے ڈاکخانہ خاص ضلع گجرات پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم امان ہش ۱۳۲۲ ۳/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ کیونکہ میرے والد صاحب محترم بقید حیات موجود ہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد ۱۲/۵ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ⅒ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جسقدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ العبد :۔ بشیر احمد وینس مدرس تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان دارالامان گواہ شد :۔ محمد اسمٰعیل پنشنر سول سرجن قادیان۔ گواہ شد :۔ مرزا ناصر احمد۔

نمبر ۶۵۱۶ :۔ منکہ خورشید بیگم بنت خانبہادر مولوی غلام محمد صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۹ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان محلہ دارالبرکات بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ ماہ امان ہش ۱۳۲۲ (۲ ۳/۴۳) حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ زیور طلائی وزنی سات تولہ بمعہ نگ وموتی وغیرہ اندازاً قیمت ۴ سو روپیہ۔ نقد مبلغ چالیس روپے کل مبلغ چار سو چالیس روپے اس کے دسویں حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی دسویں حصہ کی وارث صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ الامۃ۔ خورشید بیگم۔ گواہ شد :۔ غلام محمد خانبہادر والد موصیہ محلہ دارالبرکات قادیان۔ گواہ شد: محمد اکبر ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر۔ ای۔ سی مہاجر قادیان محلہ دارالفضل

نمبر ۶۵۱۷ :۔ منکہ رضیہ بیگم بنت خان بہادر مولوی غلام محمد صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۳ سال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موسیٰ سے کلام کیا تھا، آپ خدا کے نبی ہیں' اور کچھ دنوں میں آپ کی قوم آپکو یہاں سے نکل جانے پر مجبور کرے گی۔ محمد رسول اللہؐ نے جو ابھی عشق الٰہی کی ابتدائی منزل میں تھے، متعجب ہو کر فرمایا، کہ کیا میری قوم مجھے نکال دیگی ؟ یہ تعجب اس لئے تھا، کہ آپ اپنی قوم کے پورے ہمدرد اور دلی خیرخواہ تھے اور اس وقت تک قوم بھی آپکو نہایت عزیز رکھتی تھی۔ بوڑھے راہب ورقہ نے بتایا، کہ ایسا شخص کوئی نہیں گذرا، جو آپکی طرح پیغام الٰہی لایا ہو، اور اسکی قوم نے اس کے ساتھ بے رحمی کا سلوک نہ کیا ہو۔

واقعات شاہد ہیں، کہ ورقہ بن نوفل کا قول بالکل صحیح تھا۔ مامور من اللہ ہونے کے بعد آپکو اپنی قوم کیطرف سے تیرہ برس تک مسلسل ایذائیں پہنچائیں، اور طرح طرح کی تکلیفیں دیگئیں یہانتک کہ آپکو اپنے وطن سے نکل جانے پر مجبور ہو جانا پڑا۔ اور کہہ سکتے ہیں، کہ ہجرت کے بعد آپکی زندگی کے باقی دس سال بھی دشمنوں کی ایذائیں سہنے اور بدعہدیوں کے جھیلنے ہی میں گذرے۔

جب آپ (نعوذ باللہ) کاذب، جادوگر اور مجنون کہہ کر پکارے جانے لگے، تو آپ پکارنے والوں کو وہ زمانہ یاد دلاتے تھے۔ جو آپ نے انمیں گذارا تھا، اور جس کے تمام روز و شب انکی نظر اور علم اور مطالعہ ہی میں بسر ہوئے تھے۔ آپ ان سے فرماتے تھے، کہ میں نے دعویٰ رسالت سے پہلے اپنی عمر کا سارا وقت تو تمہیں میں گذارا، اور تم نے کبھی کوئی عیب میری طرف منسوب نہیں کیا، بلکہ مجھے صادق اور امین سمجھتے اور کہتے رہے۔ پس جب میں نے چالیس برس کی عمر تک کسی انسان کے متعلق بھی جھوٹ نہیں بولا، تو کیا اب میں اللہ تعالیٰ کے متعلق جھوٹ بول سکتا ہوں ؟

دشمنوں کے ساتھ ساتھ آپ کے دوستوں کا حلقہ بھی وسیع ہونے لگا۔ اور دوستوں کی جاں نثاری آپ کی صداقت پر ایک محکم دلیل بن کر ظاہر ہونے لگی۔ ایسے دوستوں کی جاں نثاری جو اپنے لئے کچھ نہ چاہتے تھے، نہ مال نہ عزت نہ کسی قسم کی سرداری، بلکہ وہ صرف اللہ اور اللہ کے رسول کی محبت میں سرشار تھے، اور یہی دونوں محبتیں انکی تمام جاں بازیوں کی محرک تھیں، اور انہی کیوجہ سے وہ اپنے اموال لٹاتے اور اپنے سر کٹانے کے لئے ہر وقت تیار رہتے تھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیدائشی احمدی ساکن قادیان محلہ دارالبرکات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم ماہ امان ۱۳۲۲ ھش ۳/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ زیور طلائی وزنی ایک تولہ بمعہ نگ و موتی وغیرہ اندازاً اسّاٹھ روپیہ۔ نقد چالیس روپیہ کل مبلغ ایک سو روپیہ جس کے دسویں حصّہ کی وصیّت کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی دسویں حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ:۔ رضیہ بیگم۔ گواہ شد:۔ غلام محمد خانبہادر والد موصیہ پنشنر قادیان محلہ دارالبرکات۔ گواہ شد:۔ خاکسار محمد اکبر ریٹائرڈ ایچ۔ ای۔ سی مہاجر قادیان محلہ دارالفضل۔ گواہ شد:۔ محمد بشیر خان برادر موصیہ محلہ دارالبرکات قادیان۔

نمبر ۶۵۱۸۔ منکہ مسماۃ ہاجرہ بی بی بنت چودہری دل احمد صاحب مرحوم قوم جٹ بڑہار پیشہ زمینداری عمر ۳۸ سال ساکن موضع ادرحماں ڈاکخانہ بھابڑہ ضلع سرگودہا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۴۴ ۳۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد زیورات کنگن طلائی ۱۰ تولے و کانٹے طلائی ۲ تولے اور زیورات چاندی کے جو کہ مبلغ ۲۰۰ روپے کو میں نے فروخت کر دئے ہیں۔ زیورات طلائی کی اندازاً قیمت مبلغ ۵۰ روپے فی تولہ کے حساب ۶۰۰ روپیہ بنتی ہے کل مبلغ ۸۰۰ روپے کی ۱/۸ حصہ کی وصیّت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ اور کوئی ماہوار آمد بھی نہیں ہے۔ اس کے علاوہ اگر بعد میں میری کوئی ماہوار آمد ہوگی تو اس کا بھی ۱/۸ حصہ ماہ بماہ ادا کرتی رہونگی۔ اگر میری وفات کے بعد میری کوئی مزید جائیداد ثابت ہو۔ تو اسکے بھی ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ مہر مبلغ ۴۰ روپے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ زیورات کی قیمت کا ۱/۸ حصہ مبلغ یکصد روپیہ نقد اس وقت خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل کرا رہی ہوں۔ چندہ شرط اول و اعلان وصیت مبلغ ۱/۸ ہے اسوقت ادا کرتی ہوں۔ الامۃ:۔ مسماۃ ہاجرہ بی بی بنت چودہری دل احمد صاحب مرحوم بقلم خود گواہ شد:۔ میاں خدا بخش سکرٹری مال انجمن احمدیہ ادرحماں بقلم خود۔ گواہ شد:۔ محمد حیات بقلم خود۔

نمبر ۶۵۱۹ :۔ منکہ نور محمد ولد غلام محمد قوم ارائیں پیشہ دستکاری عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت اپریل ۱۹۳۳ء ساکن میانوال رائیاں ضلع جالندہر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۴۳ ۳ کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری کل جائیداد شریعت کے مطابق تین بھائیوں دو بہنوں میں تقسیم ہو کر مندرجہ ذیل ہے۔ جن کی قیمت بھی موجودہ زمانہ کے لحاظ سے درج ہے۔ چاہ حویلی والا ۵/۴ کنال ۲۵۰ روپے۔ چاہ برزح والا ۶/۴ کنال ۱۵ روپے چاہ منڈ والا ۵/۴ کنال ۱۲۵ روپے۔ بارانی ۱/۴ کنال ۶ روپے۔ چھت کوٹھا خام ۱/۴ حصہ ۵ روپے سکنی زمین ۸/۴ مرلہ بحساب ۳۰ روپے مرلہ ۶۰ روپے سکنی زمین ۲/۲ مرلہ بحساب ۲۵ روپے مرلہ ۲۵ روپے سکنی زمین ۱۰/۲ مرلہ کپورتھلہ میں بحساب ۹ روپے ۴۵ روپے۔ زرِ رہن ۱/۲ حصہ ۵۰ روپے۔ میزان کل ۷۱۶ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی (۷۲ روپے) وصیّت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ میری ماہوار آمدنی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بحساب یومیہ کے ۱۲/ ہے۔ آمد کا ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل کراتا رہونگا۔ اگر میں اپنی زندگی میں جائیداد کی رقم میں سے کچھ رقم بمد وصیت جمع کراؤں تو وہ وصیّت سے منہا کی جائیگی۔ میرے مرنے کے بعد بھی اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ وما توفیقی الا باللہ العظیم۔ العبد :۔ نور محمد فٹر ولد غلام محمد قوم ارائیں حال مقیم قادیان دار الفضل۔ گواہ شد :۔ خیر الدین برادر حقیقی موصی مدرس مدرسہ ڈلہ مقیم محلہ دار الفضل۔ گواہ شد :۔ علی محمد سکرٹری مال محلہ دار الفضل قادیان

نمبر ۶۵۲۲ :۔ منکہ عبد العزیز ولد فقیر محمد قوم بھنگو پیشہ ملازمت عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۳ء ساکن ٹھیکری والا ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷ فروری ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں (۱) میری اسوقت حسب ذیل جائیداد ہے (۱) ایک مکان واقعہ محلہ دار الشکر قادیان جس کا رقبہ ۱۰ مرلہ ہے جس کی اصل لاگت قریباً اڑھائی صد روپے ہے۔ (۲) ایک قطعہ زمین برقبہ قریباً ۱/۲ ۱۲ مرلہ ہے۔ محلہ دار الانوار قادیان متصل بیت الظفر میں ہے۔ (۳) ایک کنال زمین گلاس فیکٹری کے شرقی کھیت میں سے ہے۔ (۴) ایک کنال زمین محلہ دار الوداد میں واقعہ ہے۔ (۵) قریباً ۱۵ مرلہ اراضی میرے حصہ میں آتی ہے۔ یہ زمین چودھری فتح محمد صاحب سیال سے خرید کردہ ہے۔ اور دار البرکات شرقی میں واقع ہے۔ اور نیچی جگہ ہے۔ مذکورہ بالا جائیداد میں سے جس کی قیمت اندازاً ۱۶۱۵ روپے ہے۔ ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گذارہ اسوقت ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اسوقت مبلغ ۳۳ روپے ۱۲ آنے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کردوں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔ العبد :۔ عبد العزیز ولد فقیر محمد مدرس ٹی۔ آئی۔ ہائی سکول قادیان۔ گواہ شد :۔ تاج الدین لائلپوری قادیان۔ گواہ شد :۔ محبوب عالم خالد مہتمم تربیت و اصلاح قادیان۔ گواہ شد :۔ بشیر احمد دنیس مدرس تعلیم الاسلام ہائی سکول

نمبر ۶۵۲۳ :۔ منکہ بشریٰ صادقہ بیگم بنت صوفی عطا محمد قوم قریشی پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۳/۳/۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ (۱) اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میری وفات کے وقت جسقدر میری جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کرلوں تو ایسی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ (۳) میری جو بھی کوئی آمدنی ہوگی اس کا ۱/۱۰ حصہ ادا کر دونگی۔ اس وقت مبلغ پانچ روپے ماہوار جیب خرچ میرے والد صاحب کی طرف سے ملتے ہیں۔ انکا ۱/۱۰ حصہ یعنی ۸/ ماہوار ادا کرتی رہونگی۔ الامۃ:۔ بشریٰ صادقہ بیگم بقلم خود۔ گواہ شد:۔ بشارت الرحمٰن بقلم خود برادر موصیہ۔ گواہ شد:۔ عطا محمد جالندہری بقلم خود والد موصیہ۔

نمبر ۶۵۲۴:۔ منکہ بشیرہ صدیقہ بیگم بنت صوفی عطا محمد قوم قریشی پیشہ طالب علم عمر ۱۶ سال ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۵/۱/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ (۱) اسوقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میری وفات پر جسقدر میری جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ (۳) جو جو بھی کوئی آمدنی ہوگی۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ ادا کر دونگی۔ اس وقت مبلغ پانچ روپے ماہوار جیب خرچ مجھے میرے والد صاحب کی طرف سے ملتے ہیں۔ انکا ۱/۱۰ حصہ یعنی ۸/ ماہوار ادا کرتی رہونگی۔ الامۃ:۔ بشیرہ صدیقہ بیگم بقلم خود۔ گواہ شد: بشارت الرحمٰن بقلم خود برادر موصیہ۔ گواہ شد:۔ عطا محمد جالندہری بقلم خود والد موصیہ۔

نمبر ۶۵۵۳:۔ منکہ طالعہ بی بی بنت عمر الدین قوم ارائیں پیشہ کاشتکاری عمر ۳۵ سال پیدائشی احمدی ساکن سیکھواں ڈاکخانہ ڈیری والا ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۸/۲/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری اور کوئی جائیداد سوائے حق مہر مبلغ دو صد روپے کے نہیں ہے جس کے عوض میں چار کنال زمین اپنے شوہر سے مجھے ملی ہے۔ سو اس جائیداد کے دسویں حصہ کی میں وصیت کرتی ہوں۔ کہ میری وفات کے وقت اس زمین کے رائج الوقت بھاؤ کے مطابق قیمت کر کے دسواں حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو میرے ورثاء سے لینے کا حق ہوگا۔ اور میرے کسی وارث کو عذر کرنے کا حق نہ ہوگا۔ میرے مرنے پر اگر اور کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ:۔ طالعہ بی بی (نشان انگوٹھا) گواہ شد: مہر شرف دین شوہر موصیہ ساکن سیکھواں۔ گواہ شد:۔ قریشی فضل حق مدرس احمدیہ سکول سیکھواں بقلم خود

نمبر ۶۵۵۵:۔ منکہ امینہ بیگم زوجہ ملک رحمت علی قوم ککے زئی (افغان) پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۴ء ساکن بھیں چک حال قادیان محلہ دار الرحمت بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۸/۳/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ اور غیر منقولہ کوئی نہیں۔ صرف مبلغ تین صد روپیہ میرے زیور کی قیمت میرے خاوند کے ذمہ قرض ہے۔ اور مبلغ ۳۲ روپیہ حق مہر بھی میرے خاوند کے ذمہ قرض ہے۔ گویا کل رقم ۳۳۲ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میری وفات کے بعد اور کوئی رقم یا جائیداد میرے حق میں ثابت ہو۔ تو اس کے دسویں حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ اور میں اپنی زندگی میں جو رقم ادا کر دونگی۔ یا میرا خاوند میری طرف سے کوئی روپیہ ادا کر دیگا۔ تو وہ رقم میرے دسویں حصہ سے مجرا سمجھی جائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الامۃ :- امینہ بیگم زوجہ ملک رحمت علی (نشان انگوٹھا) گواہ شد :- رحمت علی پنشنر خاوند موصیہ بقلم خود - گواہ شد :- محمد بخش ڈرنری اسسٹنٹ پنشنر محلہ دارالرحمت

نمبر ۶۵۵۶ :- منکہ محمد اعظم خان ولد چوہدری سلطان علی خان قوم جٹ پیشہ زراعت عمر قریباً چالیس سال تاریخ بیعت ۱۹۲۶ء ساکن محلہ باب الانوار قادیان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۳/۸/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں - میری دو کنال اراضی متصل کوٹھی حاجی خان صاحب حضرت صاحبزادہ میاں بشیر احمد صاحب کے پاس امانت ہے اور مبلغ چار ہزار چار صد پچیس روپے نقد بھی ان کے پاس امانت ہیں - اندازاً ڈیڑھ صد روپیہ کے پہننے کے کپڑے وغیرہ ہیں - دو بھینس مالیتی تقریباً اڑہائی صد روپے کی ہیں - پچاس روپے پیشگی دودھ کی قیمت مولوی غلام رسول شیر فروش کو ادا کی ہے - چونتیس روپے ماسٹر اودھا رقرض دیا ہے - باقی جائیداد میری ہمشیرہ کے پاس ہے - جوں جوں مجھے ملتی جائیگی - اطلاع دے دونگا - اس وقت کل جائیداد میرے قبضہ میں اسی قدر ہے جس کی فہرست درج کردی ہے - میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں - اس کے علاوہ جو جائیداد میری وفات کے بعد ثابت ہوگی - اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی - العبد : محمد اعظم خان بقلم خود گواہ شد :- چوہدری سلطان علی خان بقلم خود - گواہ شد :- شریف احمد امینی مولوی فاضل مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان دارالامان۔

نمبر ۶۵۵۷ :- منکہ نظیر النساء خانم زوجہ محمد اعظم خان قوم جٹ پیشہ زراعت عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۳ء ساکن محلہ باب الانوار قادیان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۳/۸/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں - مہر مبلغ آٹھ صد روپیہ (واجب الاداء) اثاث البیت مبلغ دو صد روپیہ - قیمت پارچہ جات مبلغ ڈیڑھ صد روپیہ - زیور کلپ طلائی و بندے اور ایک ہلکی سی انگوٹھی طلائی (عبدالرحمٰن صاحب احمدی زرگر نے ان زیورات کا وزن بلا کھوٹ خالص سونا ۱/۲ ۱ تولہ اندازاً کیا اور قیمت مبلغ ۹۰ روپے اندازہ کی - میں خود یکصد روپیہ اندازہ کرتی ہوں تاکہ زیادہ سے زیادہ قیمت شمار ہو) کل جائیداد کی قیمت = ۸۰۰ + ۲۰۰ + ۱۵۰ + ۱۰۰ = ۱۲۵۰ روپے - میں کل جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں - اس کے علاوہ جو میری جائیداد وفات کے بعد ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی الامۃ :- نشان انگوٹھا نظیر النساء بیگم - گواہ شد :- چوہدری سلطان علی خان محلہ باب الانوار قادیان بقلم خود - گواہ شد :- محمد اعظم خان (راقم الحروف) باب الانوار قادیان - خاکسار بحق صدر انجمن وعدہ کرتا ہے کہ چند ماہ تک اپنی اہلیہ نظیر النساء بیگم کا حصہ وصیت ادا کردونگا - محمد اعظم خان بقلم خود

نمبر ۶۵۵۸ :- منکہ احمد دین ولد میاں عیدا قوم مغل پیشہ ملازمت عمر ۳/۳۶ سال تاریخ بیعت ۲ر اپریل ۱۹۴۲ء ساکن چک ۱۹۲ ج ب ضلع لائل پور حال ورسین ڈاکخانہ کلیانہ ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲/۱۹/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں - اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں - میرا گذارہ ماہوار تنخواہ پر ہے - جو مبلغ ۳۰ روپے ۱۵ آنے ہے - اس کے علاوہ آجکل مجھ کو عارضی طور پر مبلغ ۴ روپے مہنگائی الاؤنس ملتا ہے میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت کرتا ہوں - اسی طرح میرے مرنے پر جو جائیداد ثابت ہو - اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیت کرتا ہوں۔ میں اگر اپنی زندگی میں کوئی رقم حصہ جائیداد کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کردوں تو وہ رقم حصہ جائیداد میں سے میرے مرنے پر منہا کی جائیگی۔ العبد:۔ احمد دین ولد میاں عیدا حال اول مدرس مدرسہ درسیں تحصیل پاک پٹن ضلع منٹگمری۔ گواہ شد: محمد عبد اللہ ولد شیخ محمد اکرام ساکن کلانور ضلع گورداسپور حال انگلش ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول پاک پٹن بقلم خود۔ گواہ شد:۔ غلام احمد ولد نتھو خاں راجپوت سرڈھہ ضلع ہوشیارپور ایڈووکیٹ پاکپٹن

نمبر ۶۵۶۰:۔ منکہ رشیدہ بیگم زوجہ شرافت احمد قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۷ ۲/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت ایکصد[۱۰۱] روپیہ مہر اور ۲۹ روپے کے کانٹے اور ۵۰ روپے کی بندی اور ۵۰ روپے کی مشین ہے۔ اس کے سوا میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ اگر میرے مرنے کے بعد کوئی نئی جائیداد ثابت ہوگی تو اسی حساب سے یعنی تیسرے حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ اور میرے ورثاء اس تحریر کے پابند ہونگے۔ اور اگر میں اپنی زندگی میں کوئی یا جتنی رقم ادا کر دونگی تو وہ مذکورہ بالا رقم سے منہا کردی جائیگی۔ اور یہ یاد رہے کہ میں نے اپنی جائیداد کے تیسرے حصّہ کی وصیت کی ہے۔ الامۃ:۔ رشیدہ بیگم بقلم خود۔ گواہ شد:۔ عبد العزیز مبلّغ۔ گواہ شد:۔ ظہور حسین محلہ دار الانوار

نمبر ۶۵۶۲:۔ منکہ عائشہ بیگم زوجہ سردار بشیر احمد صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۸ ۳/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرا مہر پانسو[۵۰۰] روپیہ جو مجھے ادا ہوچکا ہے۔ اور زیور طلائی وزنی چار تولہ ہے۔ اس کے ۱/۸ حصہ کی وصیّت کرتی ہوں۔ اگر بعد میں اللہ تعالےٰ اور مجھے جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ عنایت فرمادے۔ تو اس کے بھی ۱/۸ حصہ کی وصیت کرتی ہوں اس کی بھی صدر انجمن احمدیہ میرے مرنے کے بعد مالک ہوگی۔ الامۃ:۔ بقلم خود عائشہ بیگم۔ گواہ شد:۔ عبد الرحمٰن بی۔ اے دہر سنگھ) قادیان گواہ شد:۔ برکت علی فنانشل سکرٹری تحریک جدید۔

نمبر ۶۵۶۵:۔ منکہ محمد یوسف ولد مولوی فخر الدین صاحب مرحوم قوم قریشی پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان دار الامان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۷ ۳/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اسوقت پانچ بھائیوں ایک بہن اور والدہ صاحبہ کے درمیان مشترک ہے۔ جو حسب ذیل ہے۔ ایک مکان واقع محلہ دار الفضل جس کے دو کمرے ایک دلان ایک باورچی خانہ اور دو کمرے بطور بیٹھک ہیں۔ میں اس جائیداد میں سے اپنے حصہ کے ۱/۱۰ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گذارہ صرف اس جائیداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اس وقت ستر روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصّہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور کمی بیشی کی اطلاع دفتر کو دیتا رہونگا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔ العبد:۔ محمد یوسف حولدار کلرک L. A. D. Type "B" 16 Cavalry Sialkot۔ گواہ شد: امیر محمد کلرک الفضل گواہ شد:۔ محمد یعقوب مولوی فاضل قادیان دارالامان۔ گواہ شد:۔ عبدالرحیم ناظر بی۔ اے۔ بی ٹی محلہ دار الفضل قادیان

نمبر ۶۴۶۸:۔ منکہ کریم بھائی ولد ابراہیم بھائی قوم راجپوت راٹھور پیشہ تجارت عمر ۱۵ سال تاریخ بیعت اپریل ۱۹۰۵ء ساکن حال راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۴۳ احسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ (۱) میری اسوقت کوئی جائیداد غیر منقولہ نہیں اس وقت صرف میری سائیکلوں کی دوکان ہے جس میں ایک ہزار کی مالیت کا سامان پڑا ہوا ہے۔ اس کی آمد پر جو ۵۰ روپے تک ہوتی ہے میرا گذارہ ہے۔ میں اس آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اور عہد کرتا ہوں کہ ہر ماہ اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ باقاعدہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتا رہونگا۔ (۲) اس کے علاوہ ایک ہزار روپیہ مالیت کی دوکان کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ کہ میرے مرنے پر اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ (۳) اگر میں نے اپنے مرنے سے قبل کوئی جائیداد اسکے علاوہ پیدا کی تو اس پر بھی میری یہ وصیت عائد ہوگی یعنی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:۔ بقلم خود کریم بھائی بورا پتہ سیٹھ کریم بھائی مالک جارج سائیکل ورکس نیا محلہ راولپنڈی۔ گواہ شد:۔ اقبال احمد خان ایاز احمدی کرنڈی مال انجمن احمدیہ مری روڈ راولپنڈی۔ گواہ شد:۔ چراغ دین مبلغ سلسلہ احمدیہ

نمبر ۶۴۶۲:۔ منکہ عبدالمنان ولد چوہدری اللہ بخش قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان دارالامان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱ ۲/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں میرا گذارہ میری ماہوار آمدنی پر ہے۔ جو کہ مبلغ ۶۴ روپے ہے۔ میں اپنی ماہوار آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ تا زندگی داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ میرے مرنے پر اگر کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان ہوگی۔ العبد:۔ عبدالمنان احمدی ولد چوہدری اللہ بخش قادیان۔ حال نئی پور روڈ آسام نمبر ۱ بی۔ او۔ ڈی انڈیا ۱۰۷۷۰۵ بمعرفت نمبر ۹ پوسٹ آفس۔ گواہ شد: محمد بوٹا دوکاندار قادیان۔ گواہ شد:۔ مرزا نذیر علی مالک بھٹہ برادرس قادیان۔

نمبر ۶۴۶۰:۔ منکہ عبدالحق ولد چوہدری علی محمد صاحب مرحوم قوم منہاس راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت ۱۲/۱۷ ۲۷ء محلہ دارالسعۃ قادیان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۴۳ احسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ (۱) میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میری ماہوار آمد مبلغ ۸/۸ اور تحط الاونس ۱۴/۸ کل ۹۷/۶ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ قادیان ادا کرتا رہوں گا (۲) اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میرا جسقدر متروکہ ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی بشرطیکہ میں اس کا ۱/۱۰ حصہ ادا نہ کر چکا ہوں۔ العبد:۔ عبدالحق ولد چوہدری علی محمد قادیان۔ گواہ شد: محمد سعید اللہ احمدی بقلم خود محلہ دارالسعۃ۔ گواہ شد:۔ بقلم خود حکیم احمد دین محلہ دارالسعۃ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر ۶۴۸۱:۔ منکہ شیخ محمد اسحاق ولد شیخ مشتاق حسین صاحب قوم شیخ قانونگو عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن ۱۳۔ ٹمپل روڈ لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۹ر فروری ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اس وقت میری کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد نہیں مجھے میرے والد صاحب کی طرف سے مبلغ ۱۵ روپے ماہوار بطور جیب خرچ ملتا ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز میرے مرنے کے بعد جو بھی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد ثابت ہو۔ اسکی بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں نے کوئی حصہ وصیت اپنی جائیداد میں ادا کردیا۔ تو وہ اس میں سے منہا سمجھا جائیگا۔ العبد:۔ محمد اسحاق بقلم خود۔ گواہ شد: سید ارتضیٰ علی۔ گواہ شد:۔ مرزا منیر احمد

نمبر ۶۳۸۷:۔ منکہ مسماۃ عائشہ بی بی بنت غلام حسین زوجہ محمد عثمان پنشنر مدرس قوم انصاری پیشہ امور خانہ داری عمر ۴۹ سال تاریخ بیعت ۲۷ر دسمبر ۱۹۱۱ء ساکن ڈیرہ غازیخان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۲ر دسمبر ۱۹۴۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد غیر منقولہ از قسم زرعی وسکنی وغیرہ کوئی نہیں ہے۔ اور نہ ہی میری کوئی ماہوار آمد ہے۔ میری منقولہ جائیداد مندرجہ ذیل ہے۔ کنگن طلائی ۴ تولہ۔ جیلکاں طلائی دس عدد ۳ تولہ قیمتی انداز اً ساڑھے تین سو روپیہ ہے (۳۵۰ روپے) حق مہر بعوض زیورات میں خاوند سے وصول کرچکی ہوں۔ میں اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں۔ اگر اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی قیمت اپنی زندگی میں داخل کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو صدر انجمن احمدیہ قادیان کو میری اس جائیداد سے کوئی تعلق نہ ہوگا۔ ہاں اگر میری وفات کے بعد اس جائیداد کے علاوہ میری کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو صدر انجمن احمدیہ قادیان کو اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ وصول کرنیکا اختیار ہوگا۔ میری یہ وصیت آخری وصیت ہے ہر طرح صحیح اور قائم رہیگی۔ خواہ میری نعش بہشتی مقبرہ میں دفن ہوسکے یا نہ ہوسکے۔ میں اور میری ورثاء اسکے پابند ہونگے الامۃ:۔ نشان انگوٹھا عائشہ بی بی۔ گواہ شد:۔ محمد عثمان خاوند موصیہ بقلم خود ساکنہ ڈیرہ غازیخان۔ گواہ شد: فیض حق بقلم خود ولد قطب الدین آنرن مرچنٹ محلہ دار البرکات قادیان۔

نمبر ۶۴۲۵:۔ منکہ فدا محمد ولد دوست محمد خان قوم بلوچ پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن ڈھوڑہ حجانہ ڈاکخانہ جام پور ضلع ڈیرہ غازیخان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱/۳۱/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ (۱) اسوقت میری کوئی جائیداد نہیں کیونکہ والد صاحب دام اقبالہ نے جدی زمین کی ابھی شرعی تقسیم نہیں کی اس جائیداد میں ہم پانچ بھائی شریک ہیں۔ (۲) میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اسوقت ۸۰ روپے ہے۔ میں اپنی آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ انشاء اللہ اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ (۳) نیز اپنی جائیداد اور ماہوار آمد کی کمی بیشی سے صدر انجمن احمدیہ کو مطلع کرتا رہونگا۔ (۴) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ اپنی جائیداد کی قیمت کے طور پر کردوں تو وہ کل رقم واجب الادا سے منہا سمجھی جائیگی۔ (۵) اگر میرے مرنے پر کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ العبد:۔ فدا محمد خان بی۔ اے کلرک آئی۔ ایم۔ ایس برانچ دفتر ڈائرکٹر جنرل انڈین میڈیکل سروس کینیڈی کاٹیج شملہ ← گواہ شد: عبد الغفور اسسٹنٹ انڈین اوورسیز ڈیپارٹمنٹ گورنمنٹ آف [illegible] خان آفس آف سپرنٹنڈنٹ آف [illegible] کینیڈی کاٹیج شملہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ نے بیکسی و بے بسی کا زمانہ بھی دیکھا، اور ترقی و کامیابی و کامرانی کا زمانہ بھی۔ خدا نے آپکی زندگی میں یہ دونوں دور جمع کر کے اور پھر ان دونوں دوروں میں آپ کے ذریعہ کمالات انسانی کا اظہار کر کے آپکو دونوں قسموں کے اخلاق کا مظہر بنا دیا۔ یعنی وہ اخلاق جو بے بسی و مظلومی کی حالت میں صبر اور استقلال کی صورت میں ظاہر ہو سکتے ہیں، اور وہ اخلاق بھی جو طاقت اور حکومت کی حالت میں دشمنوں اور کمزوروں سے نرمی اور نیکی کے ساتھ پیش آنے کی صورت میں ظاہر ہو سکتے ہیں۔ اپنے اپنے موقعوں پر ان دونوں قسموں کے اخلاق نے ظاہر ہو کر ثابت کر دیا، کہ آپ انسانیت کیلئے ایک کامل نمونہ ہیں۔ اور یہ تو اجمال ہے۔ اگر ہم اسکی تفصیل دیکھنا چاہیں، تو ہمیں آسانی سے معلوم ہو سکتا ہے، کہ انسانی زندگی کا کوئی ایسا پہلو نہیں، جس میں انسانوں کو ہدایت اور نمونے کی ضرورت ہو، اور آپکی ذات بابرکات میں اس کا نمونہ نہ ہو۔

آپ بے کس اور یتیم تھے، آپکو بڑے رشتہ داروں نے پالا تھا۔ اور آپ نے عُسر و تنگدستی اور فاقہ کشی کا زمانہ بھی دیکھا، اور دولت و فراخ دستی اور کشائشِ رزق کا زمانہ بھی۔ آپ محکوم بھی رہے اور حاکم بھی، آپکو جنگوں میں بھی وقت گزارنا پڑا، اور امن قائم فرمانے میں بھی، جنگوں میں شکست بھی دیکھی، اور فتوحات بھی حاصل کیں۔ آپ نے ایسا وقت بھی پایا، جب آپ بالکل اکیلے تھے۔ اور آپ کے لئے ایسا وقت بھی آیا، کہ لاکھوں جاں نثار آپ کے ساتھ تھے۔ پچیس ۲۵ برس کی عمر تک آپ بغیر شادی کے رہے، اور پھر آپ نے شادی بھی کی، معمر بیوائیں بھی آپکی زوجیت میں داخل ہوئیں، اور ایک کم عمر بھی۔ آپ نے ایک بی بی کے ساتھ بھی زندگی بسر کی، اور متعدد بیبیوں کے ساتھ بھی۔ آپ نے بیماری بھی دیکھی اور تندرستی بھی، اولاد بھی دیکھی اور اولاد کا فوت ہونا بھی، ملازمت بھی کی اور تجارت بھی، بیع و شراء قرض و رہن وغیرہ کے معاملات بھی کئے، اور کئی قسم کے معاہدات بھی، آپ خلوت میں بھی رہے اور جلوت میں بھی، غیر مشہور بھی رہے اور شہرۂ آفاق بھی، آپ نے انسانی عمر کے مختلف مدارج بچپن، لڑکپن، شباب، کہولت اور پیرانہ سالی سب طے فرمائے، آپ نے مقنن، جج، جرنیل، فاتح اور بادشاہ کے مراتب حاصل کئے، گو آپ قتل تو نہیں ہوئے، لیکن کئی موقع ایسے آئے کہ حالتِ قتل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہونیکے قریب پہنچ پہنچ گئی۔ ان تمام بے شمار حالات میں آپ نے اعلیٰ درجہ کا نمونہ دکھایا، اور رہتی دنیا تک انسانوں کے لئے ایک نہایت روشن لائحہ عمل تیار کر دیا۔ جس میں انسانی عمر کا کوئی پہلو اور اسکی کوئی ضرورت ایسی باقی نہیں چھوڑی گئی، جس کے متعلق ہدایات موجود نہ ہوں۔

آپ کی تعلیم جو قرآن اور بے شمار قابل اطمینان روایات میں بیان ہوئی ہے، آپکے پاکیزہ اخلاق اور مقدس اعمال کا مرقع ہے۔ آپ ہر بات میں خدا کو مقدم رکھتے تھے۔ آپ انسانی زندگی کا ماحصل یہی سمجھتے تھے، کہ انسان خدا کی معرفت کا مرتبہ پائے، اور اپنے پیدا کرنیوالے کو پہچانے، اور اسکی مرضی کو اپنی مرضی بنائے۔ آپ غیر خدا کو کہیں بھی جگہ نہ دیتے تھے، نہ الفاظ میں، نہ کسی چھوٹے سے چھوٹے عمل میں، نہ خیالات میں، نہ جذبات میں۔ آپ چونکہ خدا کو کامل معنوں میں ایک سمجھتے اور ایک بتاتے تھے، اس لئے آپکو تمام بنی نوع انسان سے گہری محبت تھی، کیونکہ آپ سب کو ایک ہی خدا کی مخلوق سمجھتے تھے۔ آپ نے عبادات کے ذریعہ، مساجد کے ذریعہ، مساجد میں امراء اور غرباء کو دن میں پانچ دفعہ سادگی سے جمع کر کے ایک مخصوص تمدن کے ذریعہ، اپنی خاص تلقینوں اور ہدایتوں کے ذریعہ اور اپنے زندہ جاوید نمونے کے ذریعہ انسانوں کو مساوات کا سبق سکھایا، اور بار بار یہ بات ذہن نشین کرائی، کہ دیکھو خدا کسی ایک قوم کا خدا نہیں، وہ سب کا خدا ہے، اور سب کی ہدایت کا سامان کرتا ہے۔ یہ بھی سمجھایا، کہ خدا نے سب نبیوں کے نام قرآن میں بیان نہیں کئے، کئی ایسے نبی بھی گزرے ہیں جن کا قرآن شریف میں ذکر نہیں، اور کوئی قوم ایسی نہیں گزری، جس میں خدا کیطرف سے کوئی مامور نہ بھیجا گیا ہو، اس لئے آپ نے کل نبیوں پر ایمان لانا اپنے ماننے والوں کے لئے ضروری قرار دیا۔ اور ہر اس شخص کا جسکو خدا نے کسی وجہ سے عزت دی ہو، ادب و احترام کرنا لازم ٹھہرایا۔

آپ کی روایتوں سے معلوم ہوتا ہے، کہ آپ کو ایران کے نبی زرتشت کا علم تھا، اور ہندوستان کے نبی کرشن سے بھی آپ واقف تھے۔ اور اس طرح آپ نے نسل انسانی کو متحد کرنے والا یہ اصل بیان فرمایا کہ اگرچہ مختلف انبیاء کی تعلیمات اب کچھ کی کچھ ہوگئی ہیں، مگر وہ اپنی ابتداء اور اپنے منبع کے لحاظ سے سچی ہیں، کیونکہ یہ سب خدا کی طرف سے تھیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ نے اپنی زندگی میں جنگیں بھی کیں، مگر آپ کی جنگیں استعمار پسندوں کی طرح دنیاوی اقتدار اور مال و دولت کے حصول کے لئے نہ تھیں، بلکہ نسل انسانی کی ضمیر کی آزادی کے قیام کے لئے تھیں۔ مذہبی لحاظ سے صرف ایک ہی بات ہے، جو جنگ کو جائز کرتی ہے، وہ یہ کہ کوئی انسانی ضمیر یعنی انسانی خیالات اور انکی مناسب اشاعت کے حق کو جبر اور زور سے سلب کرنا یا دبانا چاہے، تو اس سے جنگ کیجائے۔ خیالات اور انکی مناسب اشاعت کی آزادی تمام آزادیوں کی جڑ ہے۔ ہر ترقی کسی نئے خیال کے ماتحت پیدا ہوتی ہے، اور نہیں کہا جا سکتا کہ کس خیال سے دنیا کو حقیقی فائدہ پہنچے گا۔ اس لئے خیالات اور انکی اشاعت کی آزادی انسانیت کا بنیادی حق ہے۔ اور جب کبھی اس حق کو چھیننے کے لئے کوئی آمادہ ہو تو اس کا مقابلہ فرض ہو جاتا ہے۔ آپ نے اسی حق کی تائید میں تلوار کھینچی۔ لیکن وہ بھی تیرہ سال تک جور و ستم سہنے اور صبر و استقلال دکھانے کے بعد اس وقت جبکہ دشمن شمشیر بکف ہو کر میدان میں آ گیا لیکن جہاں یہ حق تسلیم کر لیا گیا، وہاں فوراً آپ نے تلوار نیام میں کر لی۔ آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کا بھیڑوں اور بکریوں کیطرح سر کٹوانا بھی اسی حق کی تائید میں تھا۔

آپ نے تمدن کو مذہب میں شامل کیا۔ نادان کہتے ہیں کہ مذہب کا کیا حق ہے کہ تمدن میں دخل دے؟ بحالیکہ جو ظلم تمدن کے ذریعہ انسان انسان پر کرتا اور کر سکتا ہے، اسکو روکنے کے لئے ضروری ہے، کہ تمدن بھی مذہب کی ہدایتوں اور اسکی عائد کردہ پابندیوں کے ماتحت ہو، اور تمدنی معاملات لوگوں کی اچھی نیتوں کے گمان پر نہ چھوڑے جائیں، بلکہ ان کے متعلق مناسب و مفید قانون بنا دیے جائیں، تا سوسائٹی ظلم اور گند سے محفوظ رہے۔

پس آپ نے تمدنی قانون بھی بیان کئے، اور ایسے بیان کئے، کہ ان سے انسانوں کی آزادی بھی قائم رہتی ہے، ہر شخص الگ، خود بر خدا کے سامنے اور اپنے سامنے ذمہ دار بھی رہتا ہے، اور ظلموں اور گندوں سے خود بھی بچا رہتا ہے، اور دوسروں کو بھی بچا سکتا ہے۔

اس کے بعد میں احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حالات عرض کرتا ہوں۔ آپ ہمارے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زمانے اور ہمارے ملک میں پیدا ہوئے۔ آپ کا نام مرزا **غلام احمد**ؑ تھا، لیکن مرزا کا لفظ آپ کے نام کا جزو نہیں بلکہ محض قومی لقب تھا۔ اور غلام آپ کے خاندان کے ناموں میں ایک مشترک لفظ تھا۔ آپ کے والد ماجد کا نام غلام مرتضٰی اور بڑے بھائی کا نام غلام قادر تھا۔ پس آپ کا نام بھی اسی خاندانی طرز پر غلام احمدؑ تھا۔ ورنہ اگر خاندانی ناموں کا مشترکہ لفظ بلحاظ نام کہا جائے، تو آپ کا ذاتی نام احمد رہ جاتا ہے، اور یہ ایک گونہ دلچسپی کا باعث ہے، کیونکہ اس زمانہ کے مامور کو پرانی کتابوں میں زیادہ تر احمد ہی کہا گیا ہے۔ ایسی پیشگوئیوں کے پورا ہونے سے مذہبی امور اور مذہبی تاریخ کے مختلف بابوں میں ایک زبردست نظام کا ثبوت ملتا ہے۔

ایک ایسی تقریر میں جو زیادہ تر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ہے، حضرت احمدؑ قادیانی کا ذکر نہایت مناسب اور موزون ہے، اور ضرورت ہے کہ اسی تقریر میں ذکرِ آنحضرتؐ کے بعد فوراً ہی حضرت احمدؑ کا بھی ذکر آئے، کیونکہ غلام آقا سے جدا نہیں ہو سکتا، نہ شاگرد استاد سے اور نہ شاخ اپنی جڑ سے۔

مَیں نے کہا تھا کہ تعلیم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہری و معنوی حفاظت کے سامان موجود ہیں ظاہری حفاظت تو قرآن شریف کے متن یعنی اس کے اصلی عربی ٹیکسٹ کی حفاظت کے ذریعہ ہمارے سامنے موجود ہے، جس کا کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا، حتیٰ کہ ان لوگوں کا بھی یہ اقرار ہے، جنہوں نے کوشش کی ہے کہ قرآن شریف کے متن میں کسی قسم کی تبدیلی کا سُراغ نکال سکیں۔ انکو کہنا پڑا ہے، کہ ہم ایسا سُراغ نکالنے میں کامیاب نہیں ہو سکے، اور یہ حفاظت بھی اس بات کا ثبوت ہے، کہ قرآن شریف ابدالآباد کے لئے ایک کتاب ہے۔ معنوی حفاظت ان بزرگوں کے طفیل ہوتی رہی جو خدا کی طرف سے آکر اسکی مدد سے قرآن شریف کے مفہوم کو تازہ کرتے اور ہر زمانہ میں قرآنی ہدایت لوگوں تک پہنچاتے رہے۔ اس زمانے کے بے نظیر مفاسد کے پیشِ نظر ایک عظیم المرتبت بزرگ جو قرآن شریف کی تعلیم سے فیض یاب اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں داخل، اور آپکی غلامی سے ممتاز اور آپکی محبت میں سرشار تھا، اس زمانہ میں مبعوث ہوا، تا زمانہ کے بُعد، اور دشمنوں کی دشمنی اور دوستوں کی نادانی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماہنامہ اُردو

ریویو آف ریلیجنز
(قادیان)

یعنی

دنیا کے مذاہب پر نظر

مرتّبہ

علی محمد اجمیری

بابت ماہِ ربیع الاول ۱۳۶۲ سنہ مطابق ماہِ اپریل ۱۹۴۳ء

ماہِ شہادت ۱۳۲۲ ش

جلد ۴۲ عدد ۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مقاصد و قواعد رسالہ

رسالہ ریویو آف ریلیجنز (اُردو) سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے ۱۹۰۲ء میں حسب ذیل مقاصد کے پیش نظر جاری فرمایا تھا۔

غیر مذاہب کے مقابلہ میں اسلام کی فوقیت ظاہر کرنا۔

مخالفین اسلام کے حملوں کا جواب دینا۔

صحیح اسلامی عقائد کی اشاعت و تعلیم دینا۔

یہ رسالہ ہر انگریزی ماہ کی یکم تاریخ کو قادیان دارالامان سے شائع ہوتا ہے۔ اگر پندرہ تاریخ تک کسی خریدار کو رسالہ نہ ملے، تو بروقت شکایت موصول ہونے پر رسالہ دوبارہ ارسال کیا جائیگا۔

رسالہ کی سالانہ قیمت اندرونِ ہند تین روپے اور بیرونِ ہند چار روپے ہے۔ طلباء اور غیر احمدی اصحاب سے رعایتی قیمت اڑھائی روپے لی جاتی ہے۔

خریداران کو دفتر سے خط وکتابت کرتے وقت نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیئے۔ ورنہ عدم تعمیل یا تعمیل میں تاخیر کی ذمہ داری دفتر پر نہ ہوگی۔

ترسیل زر اور تمام دفتری امور کے متعلق خط وکتابت بنام مینجر ہونی چاہیئے۔

یہ رسالہ جماعت احمدیہ کا ایک ہی قومی اُردو ماہنامہ ہے، بوجہ علمی مجلّہ ہونے کے اس کے فائل محفوظ رکھے جاتے ہیں۔ اور ایک وسیع علمی طبقہ کی نظر سے گذرتا ہے۔ اس لئے اس میں اشتہار دینا مفید ہے۔ نرخنامہ اشتہارات حسب ذیل ہے:۔

تعداد	ایک بار	تین ماہ	چھ ماہ	ایک سال
ایک صفحہ	تیس روپے	اٹھتر روپے	ایک سو چوالیس روپے	دو سو ستّر روپے
نصف صفحہ	اٹھارہ روپے	اڑتالیس روپے	چوراسی روپے	ایک سو پچاس روپے
ربع صفحہ	بارہ روپے	تیس روپے	چوّن روپے	نوّے روپے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ

ماہنامہ

ریویو آف ریلیجنز اردو

(یعنی)

دنیا کے مذاہب پر نظر اور اہل مذاہب کا تشحیذ الاذہان

جلد ۴۲ | بابت ماہ ربیع الاول ۱۳۶۲ھ مطابق ماہ اپریل سنہ ۱۹۴۳ء | عدد ۴

فہرست مضامین

حضرت بانی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت احمد قادیانی علیہ السلام	صہ ۲	جناب پروفیسر محمد اسلم صاحب ایم-اے- گورنمنٹ کالج لاہور
تبصرہ بر انجیل برنباس	صہ ۱۴	حضرت مفتی محمد صادق صاحب
اسلامی خلافت اور شیعہ کتب	صہ ۱۷	جناب قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری
نئی کتابوں پر تبصرہ	صہ ۳۳	ایڈیٹر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت بانئ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام

اور

حضرت احمد قادیانیؑ

(از جناب پروفیسر محمد اسلم صاحب ایم ۔ اے گورنمنٹ کالج لاہور)

[جناب پروفیسر صاحب موصوف نے مندرجہ ذیل تقریر جلسہ پیشوایان مذاہب میں بمقام لاہور فرمائی ۔ ایڈیٹر]

میرے مضمون کے دو حصے ہیں ۔ پہلے حصہ میں حضرت بانی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حیات طیبہ کے بعض حالات اور آپکی تعلیم کا کچھ بیان ہوگا ۔ اور دوسرے حصہ میں آپ کے فرزند روحانی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کا ذکر، جو آپ سے وہی تعلق رکھتے ہیں، جو شاخ اپنے درخت اور ظل اپنے اصل سے ۔

حضرت نبی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حالاتِ حیات اوراقِ تاریخ میں اس طرح روشن ہیں، جس طرح آسمان پر آفتاب عالمتاب ۔ اہل علم جانتے ہیں، کہ آپ مذہبی تاریخ کے آخری دور کے سر پر مبعوث ہوئے تھے ۔ آپ سے پہلے بکثرت انبیاء اور بہت سی تعلیمیں خدا کی طرف سے آچکی تھیں ۔ بلحاظ تعلیم آپ آخری نبی تھے، اور آپکی تعلیم آخری تعلیم ہے ۔ اور ابتک کہ قریباً ڈیڑھ ہزار سال آپکی آمد پر گذر چکے ہیں، کوئی تعلیم ایسی نہیں آئی، جس سے آپکی تعلیم منسوخ ہوگئی ہو، یا جسے ایسی مقبولیت حاصل ہوئی ہو، جس کو دیکھکر دل پکار اٹھیں، کہ اب خدا نے ایک نئی تعلیم بھیجدی ہے ۔ پس آپ کا آخری دور تاریخ مذہبی کے سر پر آنا ثابت ہے، اور قیاس کے لحاظ اور تاریخ کے اعتبار سے آپ ہی کی تعلیم آخری تعلیم ہے ۔ یہ تاریخی مقام جو نبی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی لائی ہوئی تعلیم یعنی قرآن مجید کو حاصل ہے، ایک زبردست

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حقیقت ہے، اور اس سے روحانی دنیا میں آپ اور آپکی تعلیم کو وہ مقام حاصل ہو جاتا ہے، جو جسمانی دنیا میں ارتقاء کے لحاظ سے نسل انسانی کو حاصل ہے، جس طرح نسل انسانی کئی دوروں میں سے گذرتی ہوئی آخر آدم اور اس کی ذریت میں پایہ تکمیل کو پہنچی ہے، ہم کہہ سکتے ہیں، کہ اس طرح ہدایت کا درخت جس کا بیج نسل انسانی کی تخلیق کے ساتھ ہی خدا تعالیٰ کے ہاتھ سے بویا گیا تھا، اور جس کو ہر زمانہ میں وہ خود سیراب کرتا رہا تھا، آخر سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود باجود اور آپ کی تعلیم سے کمال تام تک پہنچ گیا۔ آپ کے بعد دنیا میں کوئی جدید تعلیم نہیں آئی۔ ہاں آپکی لائی ہوئی تعلیم کے ظاہری و معنوی سامان حفاظت موجود رہے، ٹھیک اسی طرح جس طرح نسل انسانی کے کامل ہو جانے کے بعد کسی اور ایسی نسل کے پیدا ہونے کا امکان ختم ہو گیا، جو اس انسانی نسل سے بہتر ہو اور اس سے بڑھ کر خدا تعالیٰ کے صفات کی مظہر بن سکتی ہو۔ ہاں نسل انسانی کے قیام و دوام کے سامان دنیا میں موجود رہے، اور جس وقت تک کہ اللہ تعالیٰ چاہے گا موجود رہیں گے۔

جب ہم آپکے حالاتِ زندگی پر غور کرتے ہیں، تو ہمیں صاف معلوم ہوتا ہے، کہ واقعی آپ روحانی ارتقاء کے انتہائی کمالات دے کر بھیجے گئے تھے۔ نادان کہتے ہیں، یہ دنیا بے معنی ہے۔ اور وہ پوچھتے ہیں، آخر کائنات کی پیدائش کا کیا مقصد ہو سکتا ہے؟ ایسے لوگوں کو یاد رکھنا چاہیئے، کہ انسانی کمالات میں خدا کے حسن کی جھلک نظر آتی ہے۔ اور جب وہی کمالات اپنی انتہاء کو جا پہنچتے ہیں، تو وہ خدا کے حسن کو (جہانتک اسے انسانی نظر کے سامنے جلوہ گر کرنے کا امکان ہے) پورے طور پر جلوہ گر کر دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے دنیا پیدا کی، تو اسی لیئے کی، کہ اسمیں اس کو پھر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسے وجود بھی پیدا کرنا تھا، اسی لیئے اس نے فرمایا، کہ اے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) اگر تم کو دنیا میں آنا نہ ہوتا، تو میں دنیا ہی کو پیدا نہ کرتا۔

آپ کے ذریعہ انسانی کمالات اس طرح ظاہر ہوئے، کہ آپکو تریسٹھ برس زندگی عطا کی گئی، جس میں سے پہلے ۴۰ برس تو آپ نے اپنی قوم میں گذارے، اور اس لمبے عرصہ میں اپنے اخلاق، اپنی راستگوئی، اپنی دانائی، اپنے ایفائے عہد اور دوسروں کے لئے جذبۂ قربانی کا وہ اعلیٰ

Digitized by Khilafat Library Rabwah
نمونہ دکھایا، کہ آپکی قوم کی زبان اور دل و دماغ سب نے گواہی دی، کہ آپ ایک ایسے پاک باز اور خدا ترس انسان ہیں، جن کی جان نسل انسانی کی ہمدردی میں گھُل رہی ہے

اب وقت آگیا تھا، کہ اللہ تعالیٰ کا وہ ازلی ارادہ پورا ہو، جو اسنے اپنی ہدایت کو ایک دن کامل کر دینے کے متعلق کر رکھا تھا، اور جس کے پورا ہونے کے لئے ابوالانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آپ کے جان باز فرزند حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے سرزمین حجاز میں دنیا کے ابدی مرکز کعبہ کا بنیاد درست کرتے وقت دل کی گہرائیوں سے نکلی ہوئی دعا کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے حضور التجا کی تھی۔ اسی ازلی ارادۂ الٰہی اور دعائے ابراہیمی کے نتیجہ نے سیدنا حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث کئے جانیکی صورت میں ظہور کیا۔

دنیا کے دنوں میں سے وہ بڑا ہی مبارک دن تھا، جب غار حرا میں، جہاں آپ عبادت الٰہی میں محو رہا کرتے تھے، روح الامین نے آپکو پیغام الٰہی پہنچانے کی اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ کے کلمات طیبات سے ابتدا کی۔ چونکہ حکمت الٰہیہ نے ابھی حقیقت پیغام آپ پر ظاہر نہیں ہونے دی تھی اس لئے آپ غار حرا سے ترساں ولرزاں واپس ہوئے، اور اپنی رفیقۂ حیات (حضرت خدیجہ رضہ) سے یہ تازہ واقعہ بیان فرمایا۔ وہ آپ کے عادات و اخلاق سے اچھی طرح واقف تھیں، جیسا کہ ہر بیوی اپنے شوہر کے عادات و اخلاق سے واقف ہوا کرتی ہے۔ انہوں نے آپکو تسلی دینے کے لئے عرض کیا، کہ اللہ تعالیٰ آپکو ضائع نہیں کرے گا، آپ رشتہ داروں کے ساتھ نیک سلوک سے پیش آتے ہیں محتاجوں کی مدد فرماتے ہیں، مہمانوں کی خاطر مدارات کا خیال رکھتے ہیں، مصیبت زدہ مخلوق کا ساتھ دیتے ہیں، اور آپ سے وہ اخلاق ظاہر ہوتے ہیں جو دوسروں سے ظاہر نہیں ہوتے۔ غرض کہ آپ کی بی بی صاحبہ نے نہایت سادہ زبان سے بے تکلف الفاظ میں انسانی اخلاق فاضلہ کی ایک فہرست پیش کر دی مطلب یہ تھا، کہ ایسے اخلاق حمیدہ و اوصاف پسندیدہ رکھنے والا کہاں ضائع ہو سکتا ہے۔ پھر وہ آپکو اپنے چچیرے بھائی اور معمر راہب ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں، جو کتب عتیق کے بڑے ماہر تھے۔ انہوں نے آپ کی زبان مبارک سے غار حرا کا واقعہ سُنکر کہا، کہ آپ سے کلام کرنے والا وہی ناموس اکبر ہے جس نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موسیٰ سے کلام کیا تھا، آپ خدا کے نبی ہیں اور کچھ دنوں میں آپ کی قوم آپکو یہاں سے نکل جانے پر مجبور کر دے گی۔ محمد رسول اللہ نے جو ابھی عشق الٰہی کی ابتدائی منزل میں تھے، متعجب ہو کر فرمایا، کہ کیا میری قوم مجھے نکال دیگی؟ یہ تعجب اس لئے تھا، کہ آپ اپنی قوم کے پورے ہمدرد اور دلی خیر خواہ تھے اور اس وقت تک قوم بھی آپکو نہایت عزیز رکھتی تھی۔ بوڑھے راہب ورقہ نے بتایا، کہ ایسا شخص کوئی نہیں گذرا، جو آپکی طرح پیغام الٰہی لایا ہو، اور اسکی قوم نے اس کے ساتھ بے رحمی کا سلوک نہ کیا ہو۔

واقعات شاہد ہیں، کہ ورقہ بن نوفل کا قول بالکل صحیح تھا۔ مامور من اللہ ہونے کے بعد آپکو اپنی قوم کیطرف سے تیرہ برس تک مسلسل ایذائیں پہنچائیں، اور طرح طرح کی تکلیفیں دیگئیں یہانتک کہ آپکو اپنے وطن سے نکل جانے پر مجبور ہو جانا پڑا۔ اور کہہ سکتے ہیں، کہ ہجرت کے بعد آپکی زندگی کے باقی دس سال بھی دشمنوں کی ایذائیں سہنے اور بدعہدیوں کے جھیلنے ہی میں گذرے۔

جب آپ (نعوذ باللہ) کاذب، جادوگر اور مجنون کہہ کر پکارے جانے لگے، تو آپ پکارنے والوں کو وہ زمانہ یاد دلاتے تھے۔ جو آپ نے انمیں گذارا تھا، اور جس کے تمام روز و شب انکی نظر اور علم اور مطالعہ ہی میں بسر ہوئے تھے۔ آپ ان سے فرماتے تھے، کہ میں نے دعویٰ رسالت سے پہلے اپنی عمر کا سارا وقت تمہیں میں گذارا، اور تم نے کبھی کوئی عیب میری طرف منسوب نہیں کیا، بلکہ مجھے صادق اور امین سمجھتے اور کہتے رہے۔ پس جب میں نے چالیس برس کی عمر تک کسی انسان کے متعلق بھی جھوٹ نہیں بولا، تو کیا اب میں اللہ تعالیٰ کے متعلق جھوٹ بول سکتا ہوں؟

دشمنوں کے ساتھ ساتھ آپ کے دوستوں کا حلقہ بھی وسیع ہونے لگا۔ اور دوستوں کی جاں نثاری آپ کی صداقت پر ایک محکم دلیل بن کر ظاہر ہونے لگی۔ ایسے دوستوں کی جاں نثاری جو اپنے لئے کچھ نہ چاہتے تھے، نہ مال نہ عزت نہ کسی قسم کی سرداری؛ بلکہ وہ صرف اللہ اور اللہ کے رسول کی محبت میں سرشار تھے، اور یہی دونوں محبتیں انکی تمام جاں نثاریوں کی محرک تھیں، اور انہی کیوجہ سے وہ اپنے اموال لٹاتے اور اپنے سر کٹانے کے لئے ہر وقت تیار رہتے تھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ نے بیکسی و بے بسی کا زمانہ بھی دیکھا، اور ترقی و کامیابی و کامرانی کا زمانہ بھی۔ خدا نے آپکی زندگی میں یہ دونوں دور جمع کر کے اور پھر ان دونوں دوروں میں آپ کے ذریعہ کمالات انسانی کا اظہار کر کے آپکو دونوں قسموں کے اخلاق کا مظہر بنا دیا۔ یعنی وہ اخلاق جو بے بسی و مظلومی کی حالت میں صبر اور استقلال کی صورت میں ظاہر ہو سکتے ہیں، اور وہ اخلاق بھی جو طاقت اور حکومت کیحالت میں دشمنوں اور کمزوروں سے نرمی اور نیکی کے ساتھ پیش آنے کی صورت میں ظاہر ہو سکتے ہیں۔ اپنے اپنے موقعوں پر ان دونوں قسموں کے اخلاق نے ظاہر ہو کر ثابت کر دیا۔ کہ آپ انسانیت کیلئے ایک کامل نمونہ ہیں۔ اور یہ تو اجمال ہے۔ اگر ہم اسکی تفصیل دیکھنا چاہیں، تو ہمیں آسانی سے معلوم ہو سکتا ہے، کہ انسانی زندگی کا کوئی ایسا پہلو نہیں، جس میں انسانوں کو ہدایت اور نمونے کی ضرورت ہو، اور آپکی ذات بابرکات میں اس کا نمونہ نہ ہو۔

آپ بے کس اور یتیم تھے، آپکو بڑے رشتہ داروں نے پالا تھا۔ اور آپ نے عسرو تنگدستی اور فاقہ کشی کا زمانہ بھی دیکھا، اور دولت و فراخ دستی اور کشائشِ رزق کا زمانہ بھی۔ آپ محکوم بھی رہے اور حاکم بھی، آپکو جنگوں میں بھی وقت گزارنا پڑا، اور امن قائم فرمانے میں بھی، جنگوں میں شکست بھی دیکھی، اور فتوحات بھی حاصل کیں۔ آپ نے ایسا وقت بھی پایا، جب آپ بالکل اکیلے تھے۔ اور آپ کے لئے ایسا وقت بھی آیا، کہ لاکھوں جاں نثار آپ کے ساتھ تھے۔ پچیس (۲۵) برس کی عمر تک آپ بغیر شادی کے رہے، اور پھر آپ نے شادی بھی کی، معمر بیوائیں بھی آپکی زوجیت میں داخل ہوئیں، اور کم عمر بھی۔ آپ نے ایک بی بی کے ساتھ بھی زندگی بسر کی، اور متعدد بیبیوں کے ساتھ بھی۔ آپ نے بیماری بھی دیکھی اور تندرستی بھی، اولاد بھی دیکھی اور اولاد کا فوت ہونا بھی، ملازمت بھی کی اور تجارت بھی، بیع و شراء قرض و رہن وغیرہ کے معاملات بھی کئے، اور کئی قسم کے معاہدات بھی، آپ خلوت میں بھی رہے اور جلوت میں بھی، غیر مشہور بھی رہے اور شہرۂ آفاق بھی، آپ نے انسانی عمر کے مختلف مدارج بچپن، لڑکپن، شباب، کہولت اور پیرانہ سالی سب طے فرمائے، آپ نے مقنن، جج، جرنیل، فاتح اور بادشاہ کے مراتب حاصل کئے، گو آپ قتل تو نہیں ہوئے۔ لیکن کئی مواقع ایسے آئے کہ حالت قتل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہونیکے قریب پہنچ پہنچ گئی۔ ان تمام بے شمار حالات میں آپ نے اعلیٰ درجہ کا نمونہ دکھایا، اور رہتی دنیا تک انسانوں کے لئے ایک نہایت روشن لائحہ عمل تیار کر دیا۔ جس میں انسانی عمر کا کوئی پہلو اور اسکی کوئی ضرورت ایسی باقی نہیں چھوڑی گئی، جس کے متعلق ہدایات موجود نہ ہوں۔

آپ کی تعلیم جو قرآن اور بے شمار قابل اطمینان روایات میں بیان ہوئی ہے، آپکے پاکیزہ اخلاق اور مقدس اعمال کا مرقع ہے۔ آپ ہر بات میں خدا کو مقدم رکھتے تھے۔ آپ انسانی زندگی کا ماحصل یہی سمجھتے تھے، کہ انسان خدا کی معرفت کا مرتبہ پائے، اور اپنے پیدا کرنیوالے کو پہچانے، اور اسکی مرضی کو اپنی مرضی بنائے۔ آپ غیر خدا کو کہیں بھی جگہ نہ دیتے تھے، نہ الفاظ میں، نہ کسی چھوٹے سے چھوٹے عمل میں، نہ خیالات میں، نہ جذبات میں۔ آپ چونکہ خدا کو کامل معنوں میں ایک سمجھتے اور ایک بتاتے تھے، اس لئے آپکو تمام بنی نوع انسان سے گہری محبت تھی، کیونکہ آپ سب کو ایک ہی خدا کی مخلوق سمجھتے تھے۔ آپ نے عبادات کے ذریعہ، مساجد کے ذریعہ، مساجد میں امراء اور غرباء کو دن میں پانچ دفعہ سادگی سے جمع کرکے ایک مخصوص تمدن کے ذریعہ، اپنی خاص تلقینوں اور ہدایتوں کے ذریعہ اور اپنے زندہ جاوید نمونے کے ذریعہ انسانوں کو مساوات کا سبق سکھایا، اور بار بار یہ بات ذہن نشین کرائی، کہ دیکھو خدا کسی ایک قوم کا خدا نہیں، وہ سب کا خدا ہے، اور سب کی ہدایت کا سامان کرتا ہے۔ یہ بھی سمجھایا، کہ خدا نے سب نبیوں کے نام قرآن میں بیان نہیں کئے، کئی ایسے نبی بھی گزرے ہیں جن کا قرآن شریف میں ذکر نہیں، اور کوئی قوم ایسی نہیں گزری، جس میں خدا کیطرف سے کوئی مامور نہ بھیجا گیا ہو، اس لئے آپ نے کُل نبیوں پر ایمان لانا اپنے ماننے والوں کے لئے ضروری قرار دیا۔ اور ہر اس شخص کا جسکو خدا نے کسی وجہ سے عزت دی ہو، ادب و احترام کرنا لازم ٹھہرایا۔

آپ کی روایتوں سے معلوم ہوتا ہے، کہ آپ کو ایران کے نبی زرتشت کا علم تھا، اور ہندوستان کے نبی کرشن سے بھی آپ واقف تھے۔ اور اس طرح آپ نے نسل انسانی کو متحد کرنے والا یہ اصل بیان فرمایا کہ اگرچہ مختلف انبیاء کی تعلیمات اب کچھ کی کچھ ہوگئی ہیں، مگر وہ اپنی ابتدا اور اپنے منبع کے لحاظ سے سچی ہیں، کیونکہ یہ سب خدا کی طرف سے تھیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ نے اپنی زندگی میں جنگیں بھی کیں مگر آپ کی جنگیں استعمار پسندوں کی طرح دنیاوی اقتدار اور مال و دولت کے حصول کے لئے نہ تھیں، بلکہ نسل انسانی کی ضمیر کی آزادی کے قیام کے لئے تھیں۔ مذہبی لحاظ سے صرف ایک ہی بات ہے جو جنگ کا جائز کرتی ہے، وہ یہ کہ کوئی انسانی ضمیر یعنی انسانی خیالات اور انکی مناسب اشاعت کے حق کو جبر اور زور سے سلب کرنا یا دبانا چاہے، تو اس سے جنگ کیجائے۔ خیالات اور انکی مناسب اشاعت کی آزادی تمام آزادیوں کی جڑ ہے۔ ہر ترقی کسی نئے خیال کے ماتحت پیدا ہوتی ہے، اور نہیں کہا جا سکتا کہ کس خیال سے دنیا کو حقیقی فائدہ پہنچے گا۔ اس لئے خیالات اور انکی اشاعت کی آزادی انسانیت کا بنیادی حق ہے۔ اور جب کبھی اس حق کو چھیننے کے لئے کوئی آمادہ ہو تو اس کا مقابلہ فرض ہو جاتا ہے۔ آپ نے اسی حق کی تائید میں تلوار کھینچی لیکن وہ بھی تیرہ سال تک جور و ستم سہنے اور صبر و استقلال دکھانے کے بعد اس وقت جبکہ دشمن شمشیر بکف ہو کر میدان میں آ گیا لیکن جہاں یہ حق تسلیم کر لیا گیا، وہاں فوراً آپ نے تلوار نیام میں کر لی۔ آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کا بھیڑوں اور بکریوں کیطرح سر کٹوانا بھی اسی حق کی تائید میں تھا۔

آپ نے تمدن کو مذہب میں شامل کیا۔ نادان کہتے ہیں کہ مذہب کا کیا حق ہے کہ تمدن میں دخل دے؟ بحالیکہ جو ظلم تمدن کے ذریعہ انسان انسان پر کرتا اور کر سکتا ہے، اسکو روکنے کے لئے ضروری ہے، کہ تمدن بھی مذہب کی ہدایتوں اور اسکی عائد کردہ پابندیوں کے ماتحت ہو، اور تمدنی معاملات لوگوں کی اچھی نیتوں کے گمان پر نہ چھوڑے جائیں، بلکہ ان کے متعلق مناسب و مفید قانون بنا دیے جائیں، تا سوسائٹی ظلم اور گند سے محفوظ رہے۔

پس آپ نے تمدنی قانون بھی بیان کئے، اور ایسے بیان کئے، کہ ان سے انسانوں کی آزادی بھی قائم رہتی ہے، ہر شخص الگ، خود پر خدا کے سامنے اور اپنے سامنے ذمہ وار بھی رہتا ہے، اور ظلموں اور گندوں سے خود بھی بچا رہتا ہے، اور دوسروں کو بھی بچا سکتا ہے۔

اس کے بعد میں احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حالات عرض کرتا ہوں۔ آپ ہمارے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زمانے اور ہمارے ملک میں پیدا ہوئے۔ آپ کا نام مرزا **غلام احمد** تھا۔ لیکن مرزا کا لفظ آپ کے نام کا جزو نہیں بلکہ محض قومی لقب تھا۔ اور غلام آپ کے خاندان کے ناموں میں ایک مشترک لفظ تھا۔ آپ کے والد ماجد کا نام غلام مرتضیٰ اور بڑے بھائی کا نام غلام قادر تھا۔ پس آپ کا نام بھی اسی خاندانی طرز پر غلام احمد تھا۔ ورنہ اگر خاندانی ناموں کا مشترکہ لفظ بلحاظ نام کہا جائے، تو آپ کا ذاتی نام احمد رہ جاتا ہے، اور یہ ایک گونہ دلچسپی کا باعث ہے، کیونکہ اس زمانے کے مامور کو پرانی کتابوں میں زیادہ تر احمد ہی کہا گیا ہے۔ ایسی پیشگوئیوں کے پورا ہونے سے مذہبی امور اور مذہبی تاریخ کے مختلف بابوں میں ایک زبردست نظام کا ثبوت ملتا ہے۔

ایک ایسی تقریر میں جو زیادہ تر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ہے، حضرت احمد قادیانی کا ذکر نہایت مناسب اور موزون ہے، اور ضرورت ہے کہ اسی تقریر میں ذکر آنحضرت کے بعد فوراً ہی حضرت احمد کا بھی ذکر آوے، کیونکہ غلام آقا سے جدا نہیں ہوسکتا، نہ شاگرد استاد سے اور نہ شاخ اپنی جڑ سے۔

مَیں نے کہا تھا کہ تعلیمِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہری و معنوی حفاظت کے سامان موجود ہیں ظاہری حفاظت تو قرآن شریف کے متن یعنی اس کے اصلی عربی ٹیکسٹ کی حفاظت کے ذریعہ ہمارے سامنے موجود ہے، جس کا کوئی بھی انکار نہیں کرسکتا، حتیٰ کہ ان لوگوں کا بھی یہ اقرار ہے، جنہوں نے کوشش کی ہے کہ قرآن شریف کے متن میں کسی قسم کی تبدیلی کا سُراغ نکال سکیں۔ انکو کہنا پڑا ہے، کہ ہم ایسا سُراغ نکالنے میں کامیاب نہیں ہوسکے، اور یہ حفاظت بھی اس بات کا ثبوت ہے، کہ قرآن شریف ابدالآباد کے لئے ایک کتاب ہے۔ معنوی حفاظت ان بزرگوں کے طفیل ہوئی ہے جو خدا کی طرف سے آکر اسکی مدد سے قرآن شریف کے مفہوم کو تازہ کرتے اور ہر زمانہ میں قرآنی ہدایت لوگوں تک پہنچاتے رہے۔ اس زمانے کے بے نظیر مفاسد کے پیشِ نظر ایک عظیم المرتبت بزرگ، جو قرآن شریف کی تعلیم سے فیضیاب اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں داخل، اور آپکی غلامی سے ممتاز اور آپکی محبت میں سرشار تھا، اس زمانہ میں مبعوث ہوا، تا زمانہ کے بُعد، اور دشمنوں کی دشمنی اور دوستوں کی نادانی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے جو داغ اسلامی تعلیم کی سفید چادر پر لگ گئے ہیں انکو مٹا دے، اور اسلام کی خوبصورت تعلیم اور نبیؐ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے خوبصورت نمونہ کو از سر نو روشن کر دے۔ ایسے بزرگ کو تلوار کی ضرورت نہ تھی کیونکہ اس زمانہ میں تلوار کا حربہ حریت ضمیر کے خلاف نہیں چلایا جاتا تھا۔ سو وہ بغیر تلوار کے بھیجا گیا۔ اور ضروری تھا کہ وہ تلوار کے بغیر ہی بھیجا جاتا۔ چونکہ اسلام اور نبی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف بہت بڑا اعتراض جو نادانوں نے تراشا تھا وہ یہی تھا، کہ یہ مذہب اور یہ تعلیم تلوار کے ذریعہ کامیاب بنائی گئی ہے بس خدا نے اس زمانہ میں اسلام کے اس پہلوان کو بغیر تلوار کے بھیجکر کامیابی عطا فرمائی، تا ہر شخص یہ سمجھ لینے کا موقعہ پائے، کہ اگر اب یہ تعلیم بغیر تلوار کے پھیل سکتی ہے، تو پہلے بھی اسکو تلوار کی کوئی حاجت نہیں تھی۔

نادانوں کے اعتراض کا کیا ٹھکانا ہے۔ حضرت مسیح علیہ السلام اکیلے اور بے بس تھے، اُن کے متعلق کہا گیا، کہ یہ تو اپنے آپکو بھی بچا نہیں سکتا پھر دوسروں کو کیا بچائے گا؟ حضرت نبی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم تیرہ برس تک دشمنوں کے نرغۂ جور وستم میں گھرے رہے۔ دشمن للکارتے تھے، کہ کہاں ہے تیرے خدا کا وہ وعدہ جو اس نے ہماری ناکامی اور تیری کامیابی کے متعلق تجھ سے کیا تھا، یہانتک کہ انہوں نے حضور کو مکہ چھوڑنے پر مجبور کر دیا۔ اس پر بھی بس نہ کرکے آپکی جائے ہجرت مدینہ پر لشکر کشی کی، اور تلوار کے ذریعہ اسلام کو مٹا دینا چاہا۔ لیکن جب ان پر خدا کی قہری تجلی شروع ہوئی، تو چیخ اٹھے، کہ یہ تو بڑا ہی ظلم ہے جو ہم پر ہو رہا ہے۔ بعد میں آنیوالوں نے ان واقعات صحیحہ کو نظر انداز کرکے اور صرف مدافعانہ اسلامی جنگوں کو ملحوظ رکھ کر یہ افسانہ گھڑ لیا، کہ اسلام کی ترقی تلوار کے ذریعہ ہوئی ہے۔

غرضیکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس نائب کو خدا نے بغیر تلوار کے بھیجا، تا حضور کا وہ روحانی مرتبہ جو لوگوں کی نظروں سے اوجھل ہو گیا تھا، از سر نو پیش نظر ہو جاتے۔ لیکن چونکہ آپ خدا کی طرف سے آئے تھے، اس لئے ضروری تھا، کہ آپکو بھی وہی حالات پیش آئیں، جو آپ سے پہلے خدا کی طرف سے آنیوالوں کو پیش آئے تھے۔ آپکی بھی اسی طرح مخالفت ہو جس طرح آپ سے پہلے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماموروں کی ہوئی تھی، اور آپکے بھی ویسی ہی محبت کیجاتی جیسی آپ جیسے پہلے تمام راستبازوں سے کی گئی ہے۔ آپ سے پہلے مرسلین الٰہی کو دشمن بھی ایسے ملے تھے جو اپنی ستم آرائیوں سے روکے نہ رُکتے تھے اور تھامے نہ تھمتے تھے، اور دوست بھی ایسے ملے تھے جن کی وفا وصدق وصفا کا نمونہ دنیاوی تعلقات میں نہیں مل سکتا۔ حسب حالات سابقین آپکو بھی جہاں دشمن ملے وہاں دوست بھی ملے، اور جہاں دشمنوں نے دشمنی انتہا تک پہنچا دی، وہاں دوستوں نے محبت اور جاں نثاری کی بھی حد ہی کردی۔ جن لوگوں نے آپکو دیکھا، اور آپکی صحبت میں رہے ہیں، انمیں سے ابھی سینکڑوں ہزاروں زندہ ہیں۔ انمیں سے کسی ایک سے آپ بات کرکے دیکھ لیں، آپکو معلوم ہو جائے گا، کہ کیسی کشش اور کیسی صفات حمیدہ والا وہ وجود باجود تھا، جس کے خدام کا یہ حال ہے۔

حضرت مولوی نورالدین رضی اللہ عنہ بھیرہ کے ایک نامور طبیب اور روحانی پیشوا تھے۔ ایک دنیا آپ کے علم اور آپ کے اخلاق اور آپکے تعلق باللہ کی قائل تھی۔ حضرت احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ آپ کا تعارف خط وکتابت سے ہو چکا تھا۔ آپ بھیرہ میں اپنا ایک بہت بڑا ہسپتال بنوا رہے تھے۔ آپکو لاہور ایک کام کے لئے آنا پڑا۔ خیال آیا، کہ قادیان جاکر اس بزرگ کو بھی دیکھ لیں جس کی تحریر دل پر دل قربان ہو چکا ہے۔ قادیان آئے، اور حضرت احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے در دولت پر حاضر ہوئے۔ اس وقت آپ ایک زینہ کی سیڑھیوں سے اترتے نظر آئے۔ حضرت مولانا المعظم رضی اللہ عنہ خود فرماتے ہیں، کہ حضرت اقدسؑ پر میری نظر پڑتی تھی، کہ دل سے بے اختیار آواز نکلی، کاش! میں اس شخص پر قربان ہو جاؤں۔ حالانکہ حضرت مولانا رضی اللہ عنہ کی خود یہ شان تھی، کہ اہل نظر آپ پر قربان ہونے کو تیار رہتے تھے۔

حضرت مولانا رضی اللہ عنہ کو سیدنا حضرت احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روئے مبارک دلکشی نے وہ جلوہ دکھایا، کہ آپ اپنے وطن کو واپس نہ ہو سکے، قادیان ہی میں رہے، اور قادیان ہی میں فوت ہوئے۔ نَوَّرَ اللّٰہُ مَرْقَدَہٗ۔

حضرت احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایسے دوست بھی ملے، جو اپنی زندگی کے ہر ایک لمحہ کو آپکی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہدایت کے مطابق خدا کے لئے خرچ کرتے رہتے۔ اور ضرورت پیش آتی، نوجوان بھی آپ پر قربان کر دیتے۔ ایسے دوست بھی ہے، جنہوں نے موقعہ آنے پر جان قربان کر بھی دی۔ خدا نے آپکی مدد کے لئے لوگوں کو خود بھیجا، اور اس طرح آپ کا پیغام اس ملک سے نکل کر دنیا کے کناروں تک پہنچ گیا۔ آپ کا پیغام بلحاظ حقیقت کوئی نیا پیغام نہیں تھا، بلکہ وہی پیغام تھا جو ہر مامور من اللہ کا ہوتا رہا ہے یعنی خدا زندہ اور موجود ہے۔ وہ تمہیں نہیں بھولا۔ لیکن تم اسے بھول گئے ہو، اسے یاد کرو۔ اس سے اپنا رشتہ استوار کرو، کہ سب خیر اسی میں ہے۔ آپ نے بیمہ بتوں اور بے عملوں کو بھی پکارا، اور انکو بھی جو کسی نہ کسی دین کے جوئے کو اپنے کندھوں پر رکھے ہوئے ہیں۔ آپ نے سب کو پیغام دیا، کہ دیکھو خدا کو دور نہ سمجھو، خدا قریب ہے۔ ویسا ہی قریب ہے جیسا کہ وہ ہر زمانہ میں رہا ہے وہ رسمی عبادتوں اور رسمی اظہار محبت سے خوش نہیں ہوتا، بلکہ سچے طور پر اور سادگی سے اسکی طرف جھکو تو وہ تمہاری طرف دوڑ کر آئیگا۔ اور آپ نے اس زمانہ کی بدعملیوں کے گندے نتائج کی خبر دیتے ہوئے فرمایا کہ :-

"اے یورپ! تو بھی امن میں نہیں، اور اے ایشیا! تو بھی محفوظ نہیں، اور اے جزائر کے رہنے والو! کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں، اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔ الخ" [1]

اس تباہی کی خبر تمام پرانی کتابوں میں موجود تھی لیکن ضرور تھا کہ جب اس تباہی عظیم کا زمانہ قریب آئے، جسکی نظیر ابتدائے دنیا سے نہیں پائی جاتی، تو زمانہ کو دنیا متنبہ اور ہوشیار کر دیجائے۔ بس خدا کے اس مامور نے ساری دنیا کو ڈرا کر ہوشیار کیا، اور خدا سے اپنے ٹوٹتے ہوئے رشتہ کو جوڑنے کا پیغام دیا۔

آپ کے پیغام میں آپکے جان نثاروں کی جماعت ہمیشہ شامل رہتی تھی، اور آپکو انکی ہر وقت فکر رہتی تھی، اور آپ ان سے کہتے رہتے تھے :-

---

[1] حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۷۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"یہ مت خیال کرو کہ ہم نے ظاہری طور پر بیعت کر لی ہے۔ ظاہر کچھ چیز نہیں۔ خدا
تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے، اور اسی کے موافق تم سے معاملہ کرے گا۔ دیکھو میں یہ کہہ کر
فرضِ تبلیغ سے سبکدوش ہوتا ہوں۔ کہ گناہ ایک زہر ہے، اسکو مت کھاؤ۔ خدا کی
نافرمانی ایک گندی موت ہے، اس سے بچو۔ دعا کرو تا تمہیں طاقت ملے۔ جو شخص دعا کے
وقت خدا کو ہر ایک بات پر قادر نہیں سمجھتا، بجز وعدہ کی مستثنیات کے، وہ میری جماعت
میں سے نہیں۔ جو شخص جھوٹ اور فریب کو نہیں چھوڑتا، وہ میری جماعت میں سے
نہیں ہے۔ جو شخص دنیا کے لالچ میں پھنسا ہوا ہے، اور آخرت کیطرف آنکھ اٹھا کر
بھی نہیں دیکھتا، وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم
نہیں رکھتا، وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص پورے طور پر ہر ایک بدی سے
اور ہر ایک بدعملی سے یعنی شراب سے، قمار بازی سے، بدنظری سے اور خیانت سے
اور رشوت سے، اور ہر ایک ناجائز تصرف سے توبہ نہیں کرتا، وہ میری جماعت میں
سے نہیں ہے۔ جو شخص پنجگانہ نماز کا التزام نہیں کرتا، وہ میری جماعت میں سے نہیں
ہے۔ جو شخص دعا میں لگا نہیں رہتا، اور انکسار سے خدا کو یاد نہیں کرتا، وہ میری جماعت
میں سے نہیں ہے۔ جو شخص بد رفیق کو نہیں چھوڑتا جو اس پر بد اثر ڈالتا ہے، وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔"

آپ کئی اور اسی قسم کی کمزوریاں گنوا کر فرماتے ہیں:-

"یہ سب زہریں ہیں، تم ان زہروں کو کھا کر کسی طرح بچ نہیں سکتے، اور تاریکی اور روشنی ایک جگہ جمع نہیں
ہو سکتی۔ ہر ایک جو پیچ در پیچ طبیعت رکھتا ہے، اور خدا کے ساتھ صاف نہیں ہے، وہ اس برکت کو
ہرگز نہیں پا سکتا جو صاف دلوں کو ملتی ہے۔ کیا ہی خوش قسمت وہ لوگ ہیں جو اپنے دلوں کو صاف
کرتے ہیں، اور اپنے دلوں کو ہر ایک آلودگی سے پاک کر لیتے ہیں، اور اپنے خدا سے وفاداری کا عہد
باندھتے ہیں۔ کیونکہ وہ ہرگز ضائع نہیں کئے جائیں گے۔ ممکن نہیں کہ خدا انکو رسوا کرے، کیونکہ وہ
خدا کے ہیں اور خدا ان کا۔ وہ ہر ایک بلا کے وقت بچائے جائیں گے۔"

حضرت مرزا صاحبؑ کی تعلیم کا خلاصہ اور لب لباب یہی ہے کہ خدا کی ذات پر ایمان پیدا کرو۔ اور آپ کی
ساری ماموارانہ زندگی اسی ایمان کو دنیا میں قائم کرنے پر صرف ہوئی۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ
مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی عَبْدِکَ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبصرہ برانجیل برنباس

(از حضرت مفتی محمد صادق صاحب)

اے پاکرفا اے پاکرفا اُن انجیلوں کا نام ہے، جو ابتدائی عیسوی صدیوں میں متبرک اور الہامی کتابیں مانی جاتی تھیں۔ مگر جب تیسری صدی کی کونسل نے اناجیل کو ایک کتابی صورت میں جمع کیا، تو اِن کو مشتبہ سمجھ کر چھوڑ دیا گیا۔ اے پاکرفا میں دو قسم کی کتابیں شامل ہیں۔ ایک وہ جو پہلے اس درجہ کی الہامی مانی جاتی تھیں، کہ دوسری انجیلوں کی طرح گرجاؤں میں ان کی تلاوت ہوتی تھی انہی میں انجیل برنباس شامل ہے۔ دوسری وہ جو گرجاؤں میں کبھی نہ پڑھی گئیں۔

انجیل برنباس الہامی ہے اناجیل کے متعلق جن بزرگ علماء نے تحقیق کی ہے۔ ان میں سے گیمنس، اوریجن، یوسی بی ایس جی کا یہ قول ہے، کہ انجیل برنباس اصلی اور الہامی ہے۔ یہ سب بزرگ متقدمین میں سے ہیں۔ متاخرین میں سے ڈوسی ایس، گبتائی، کلارک، وسٹن، جون ہام اور بعض دیگر علماء نے بھی یہی رائے ظاہر کی ہے، کہ انجیل برنباس اصلی اور الہامی ہے۔ ملاحظہ ہو دیباچہ برنباس مطبوعہ ولیم ہون لندن سنہ ۱۸۲۰ء صفحہ ۱۴۳ *

انجیل کس طرح ملی پوپ سکیس ٹس جو سولہویں صدی میں ہوا ہے، اس کے زمانہ کا ایک مشہور قصہ ہے، کہ ایک راہب فرامرینو نامی اس کے ہاں مہمان تھا۔ اور اس نے پوپ کی لائبریری میں برنباس کی انجیل دیکھی، اور اُڑا کر لے گیا، اور اپنی خلوت میں اس کا مطالعہ کیا۔ جب اس میں اس نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق پیشگوئی دیکھی تو وہ مشرف باسلام ہو گیا۔ یہ قصہ اس انجیل کے ہسپانی نسخہ میں بھی درج ہے۔ یہ نسخہ اطالوی زبان میں ہے اور اب اس کا ترجمہ انگریزی اور دیگر مختلف زبانوں میں ہو چکا ہے۔

یہ انجیل مسیح کا کلام ہے اس انجیل کے پڑھنے والے سب اقرار کرتے ہیں، کہ اس میں حکمت کی اسقدر باتیں مندرج ہیں، کہ پڑھنے والے پر لامحالہ یہ اثر ہوتا ہے، کہ یہ کلام یقیناً حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جنکی طرف انہیں منسوب کیا گیا ہے۔ قرآن شریف میں بھی اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ کے متعلق فرمایا ہے۔ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ یعنی اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح ناصری کو کتاب و حکمت و تورات اور

لفظ برنباس یہ حکمت الٰہی ہے، کہ اس ولی اللہ کے نام میں بھی یہ بات مضمر ہے کہ اس نے اپنی کتاب میں دوہری نبوت کی، ایک تو حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے حق میں پیشگوئی فرمائی، اور دوسری آخری زمانہ میں اس جنگ کے متعلق خبر دی جو آجکل دنیا میں تباہی مچا رہی ہے، اور جس میں لاکھوں عیسائی خود عیسائیوں کے ہاتھوں سے تباہ ہو رہے ہیں۔ اسی کے متعلق برنباس میں یہ لکھا تھا۔ خداوند آخری دنوں میں مسیح کی چراگاہ کی بھیڑوں کو، اور بھیڑوں کے گلوں کو اور انکے مینار کو تباہ کر دے گا۔

لفظ برنباس دراصل عبرانی الفاظ میں بار نبوہ ہے، جس کے معنے ہیں نبوت کا بیٹا۔ اگرچہ برنباس نبی تھا اور نہ اسنے کوئی ایسا دعویٰ کیا، لیکن میرا خیال ہے، کہ اسکو یہ نام پہلے سے اسواسطے دیا گیا، کہ اسے الہام الٰہی سے ایسی پیشگوئیاں کرنی تھیں جو آخری زمانہ میں پوری ہونیوالی تھیں۔ برنباس کا ذکر اناجیل اربعہ اور دیگر کتب مشتمل بر انجیل مروجہ میں کئی جگہ آیا ہے۔

برنباس کب ہوا؟ برنباس مسیح کا حواری تھا، اور سب نے تسلیم کیا ہے، کہ برنباس پولوس رسول کا رفیق اور اسکا ہمعصر تھا، اور اسکی انجیل مسیح سے قریباً ایکسو سال بعد لکھی گئی تھی۔ یہ وہی زمانہ ہے جس میں متی کی انجیل کا لکھا جانا محققین نے بیان کیا ہے۔ برنباس پولوس کا نہ صرف ہمعصر تھا، بلکہ اسکا خاص دوست اور ہم سفر بھی تھا۔ جزیرہ قبرص میں یہ دونوں اکٹھے تبلیغ کے واسطے جاتے رہے۔

انجیل برنباس کا درجہ اگرچہ برنباس کی انجیل موجودہ مروجہ اناجیل میں شامل نہیں ہے لیکن انجیل کے بعض پرانے قلمی نسخوں میں بالخصوص جنہیں کوڈیکس ای ٹی لے آئی کس کہتے ہیں، شامل تھی قدیم عیسائی مورخین نے اپنی کتابوں میں اسکا ذکر کیا ہے، کہ بعض عیسائی گرجوں میں الہامی کتابوں کے درمیان انجیل برنباس بھی رکھی اور پڑھی جاتی تھی۔ مسیح موعود کی آمد ثانی کے متعلق برنباس نے بھی یہ خیال ظاہر کیا تھا، کہ اسکی سلطنت اور عروج ساتویں ہزار سال میں ہوگا۔ (ملاحظہ ہو کتاب انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا جلد ۱۶۔ صفحہ ۳۱۶)۔

پادری البرٹ صاحب جو لنڈن سکول کے ہیڈ ماسٹر تھے، انہوں نے بھی یہ بات لکھی ہے، کہ برنباس کی انجیل اسی زمانہ میں لکھی گئی، جس میں کہ متی کی انجیل لکھی گئی تھی، ملاحظہ ہو کتاب انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا۔ طبع نہم جلد ۱۰ لفظ گاسپل :

یہ انجیل کسی مسلمان نے نہیں لکھی، انجیل برنباس میں مسیحی تعلیم ایسے گہرے رنگ میں بیان کی گئی ہے کہ کوئی مسلمان اس طرح نہیں لکھ سکتا، اور نہ ایسی کتاب تصنیف کر سکتا ہے۔ مستشرق ڈاکٹر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسٹر جی لوٹ بھی تسلیم کرتا ہے۔ کہ انجیل برنباس کسی مسلمان کی تصنیف نہیں ہے۔

برنباس حضرت مسیح کے اُن خاص حواریوں میں سے تھے، جن کو مقتدایانِ کلیسا رسول کے لقب سے یاد کیا کرتے تھے، اور پولوس رسول کے وہ خاص رفیق تھے، اور ہر دو مل کر عموماً تبلیغ کے واسطے لمبے سفر کرتے تھے۔

اس انجیل کے اصلی ہونے کے دلائل

جن مسیحی بزرگوں اور اولیاء نے یہ رائے قائم کی ہے، کہ انجیل برنباس اصلی اور الہامی اور شریعت کی ایک کتاب ہے۔ انہوں نے اپنی رائے کی بنیاد مفصلہ ذیل واقعات پر رکھی ہے:۔

اوّل۔ انجیل برنباس ابتدائی زمانہ عیسویت میں دوسرے الہامی صحائف کی طرح سکندریہ کے گرجا میں، اور بعض دیگر گرجوں میں اسی طرح رکھی اور پڑھی جاتی تھی، جیسا کہ دیگر الہامی کتب۔

دوم۔ چھٹی صدی میں پوپ نے جب ان کتابوں کی فہرست شائع کی، جن کے پڑھنے سے اس نے رومن کیتھالک فرقہ کے عیسائیوں کو منع کر دیا تو اس فہرست میں انجیل برنباس کا نام بھی درج کیا۔ اس سے ظاہر ہے، کہ چھٹی صدی سے قبل انجیل برنباس موجود تھی۔ اگر یہ کسی مسلمان کی تصنیف ہوتی، جیسا کہ بعض عیسائی پادریوں کا خیال ہے، تو چھٹی صدی میں اس کا وجود ہی نہ ہوتا۔ کیونکہ اسلام کی تو ابتداء ساتویں صدی عیسوی میں ہوئی، اور مسلمانوں کو اسپین پہنچنے تک اس کے بعد بہت عرصہ گذرا۔ اسپین کا ہم نے اس واسطے ذکر کیا ہے، کہ بعض عیسائی علماء نے فرضی طور پر یہ قیاس کیا ہے، کہ اہل اسلام کے غلبہ کے وقت کوئی فاضل عیسائی مسلمان ہو گیا ہوگا، اور اس نے مسلمانوں کو خوش کرنے کے لئے یہ جعلی انجیل بنائی ہوگی۔ یہ سب ان کے فاسد توہمات ہیں، جن کا وہ کوئی ثبوت پیش نہیں کر سکتے۔

سوم۔ اس کتاب میں روحانیت کے ایسے باریک معارف ہیں کہ خود عیسائی صاحبان بھی اس امر کا اظہار کرتے ہیں، کہ ایسے باریک معارف اور روحانی حقائق کوئی شخص بغیر امداد روح القدس کے نہیں لکھ سکتا۔

چہارم۔ مسیحیت کی ابتدائی صدیوں میں جو مصنف گذرے ہیں انہوں نے اپنی تحریروں میں اس انجیل برنباس کا ذکر کیا ہے، اور بعض عیسائی محققین کی رائے ہے، کہ یہ کتاب پہلی صدی عیسوی میں تصنیف ہوئی، مگر بعد میں گم ہو گئی، اور پھر آخری صدیوں میں اسکا ترجمہ لاطینی میں ملا، جس سے اب انگریزی اور اردو میں ترجمے ہوئے۔ (باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلامی خلافت

اور

شیعہ کتب

(از جناب قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائل پوری)

شیعہ صاحبان کو جب احمدیت کا پیغام اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قبول کرنیکی دعوت دیجاتی ہے، تو وہ خلافت کی پرانی بحث چھیڑ دیتے ہیں، کہ چونکہ حضرت اقدس مرزا صاحبؑ حضرت ابوبکرؓ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خلیفہ بلافصل مانتے ہیں؛ اور حضرت عمرؓ اور حضرت عثمان کو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے برحق خلفاء تسلیم کرتے ہیں، اس لئے ہم انکے دعویٰ کی طرف کوئی توجہ نہیں کرسکتے۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعد خلافت بلافصل کے لئے حضرت علیؓ کے حق میں وصیت فرمائی تھی، جسے اصحاب ثلاثہ نے مدنظر نہ رکھا، اور حضرت علیؓ کا حقِ خلافت غصب کرکے خود خلیفہ بن بیٹھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عقیدہ

یہ درست ہے، کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت بلافصل کے قائل ہیں، اور حضرت عمر اور حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم کو بھی برحق خلیفے مانتے ہیں، مگر اس عقیدہ کی صحت پر ہمارے پاس خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے ایسے زبردست دلائل ہیں، جن کا کوئی جواب نہیں ہوسکتا۔ چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت بلافصل کے ثبوت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے "سر الخلافہ" لکھکر شیعہ صاحبان پر اتمام حجت فرمادی ہے، اور وہ ابتک اس کتاب کے جواب سے عاجز ہیں، اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمیشہ انشاء اللہ غالب رہیں گے۔

میں نے اس مضمون میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیش کردہ دلائل قرآنی کو مدنظر رکھتے ہوئے اس بات کا بھی التزام رکھا ہے، کہ شیعوں کی مسلمہ اور مستند کتب کے حوالجات سے ان کے عقائد کو غلط ثابت کر کے ان پر اتمام حجت کیجائے۔ وَمَا تَوْفِيْقِيْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ وَهُوَ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ؕ

حضرت علی رضؓ کی خلافتِ بلافصل کی کوئی وصیت موجود نہیں

سب سے پہلے میں اس امر کو لیتا ہوں، کہ آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خلیفہ بلافصل ہونے کے متعلق کوئی وصیت فرمائی؟ کیونکہ اگر یہ ثابت ہو جائے، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے حق میں خلافت بلافصل کے لئے کوئی وصیت ہی نہیں فرمائی، تو شیعہ مذہب کی بنیاد ہی اکھڑ جاتی ہے۔

شیعہ صاحبان کہتے ہیں، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع سے واپسی پر خم غدیر کے مقام پر لوگوں کو جمع کر کے فرمایا، کہ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ یعنی جس کا میں مولیٰ ہوں، علی بھی اسی کا مولا ہے۔ شیعوں کے نزدیک یہ فقرہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت بلافصل پر دال ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اسجگہ مولیٰ کے معنے حاکم اور متصرف فی الامور کے ہیں۔ بحالیکہ اگر یہ بات درست ہو، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس حدیث کے رو سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہی حاکم اور متصرف فی الامور تسلیم کرنا پڑے گا۔ مگر یہ امر خود شیعہ صاحبان بھی تسلیم نہیں کرتے۔

ماسوا اس کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قول میں یہ تو نہیں فرمایا، کہ علی رضؓ میرے بعد بلافصل مولا ہونگے، اگر آپ ایسا فرماتے، تو بیشک شیعوں کا استدلال درست ہوتا۔ مگر جو کچھ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے، اس سے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت بلافصل کا استدلال تار عنکبوت سے بھی زیادہ کمزور ہے۔ اس حدیث کو اگر احادیث صحیحہ میں سے شمار کر لیا جائے، تب بھی اس کا مفہوم زیادہ سے زیادہ یہ لیا جا سکتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، کہ جس کا میں محبوب اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیارا ہوں، علی بھی اس کا محبوب اور پیارا ہے۔ یعنی اسے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کوئی بغض و عداوت نہیں رکھنی چاہیئے۔ لہٰذا زیادہ سے زیادہ یہ قول خوارج کے خلاف پیش ہوسکتا ہے، جو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے عداوت رکھتے ہیں۔

حضرت علیؓ کے نزدیک اُن کی خلافت بلافصل کی وصیت نہیں کی گئی

جو معنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس قول کے شیعہ صاحبان لے رہے ہیں، یہ معنی حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے دماغوں میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات تک نہ آتے تھے۔ چنانچہ اس کا نہایت روشن اور واضح ثبوت یہ ہے، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مرض الموت میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا:۔

" فَانْطَلِقْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاذْکُرْ لَہٗ ھٰذَا الْاَمْرَاِنْ کَانَ فِیْنَا اَعْلَمَنَا وَاِنْ کَانَ فِیْ غَیْرِنَا اَوْصٰی بِنَا فَقَالَ لَا اَفْعَلُ اِنْ مَنَعَنَاہُ الْیَوْمَ لَا یُؤْتِیْنَاہُ النَّاسُ مِنْ بَعْدِہٖ ؕ (شرح نہج البلاغہ لابن ابی الحدید شیعی جلد اجزء ثانی صفحہ ۵۰)۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جاؤ۔ اور آپ سے اس امر (خلافت) کا ذکر کرو، کہ اگر وہ ہم میں ہے تو ہمیں بتادیں، اور اگر ہمارے غیر میں ہے تو ہمارے متعلق وصیت فرمادیں۔ اس پر حضرت علی نے کہا، میں ایسا نہیں کرونگا کیونکہ اگر آج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں (خلافت سے) روکدیا، تو لوگ اس کے بعد یہ کبھی ہمارے سپرد نہیں کریں گے۔

اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ یہ سمجھتے، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خم غدیر پر میری خلافت بلافصل کی وصیت فرماچکے ہیں، تو وہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو یہ جواب کیوں دیتے، کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس نہیں جاؤں گا؛ کیونکہ اگر آپ نے ہمارے سپرد خلافت نہ کی، تو پھر ہمیں کبھی یہ مقام پانے کا موقعہ نہیں ملے گا۔

نیز اگر حضرت عباس رضی اللہ عنہ خم غدیر والی حدیث سے یہ سمجھتے تھے، کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے حق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خلافت بلافصل کی وصیت فرما چکے ہوئے ہیں، تو پھر انہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ مشورہ دینے کی کیا ضرورت تھی؟ کہ وہ جا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ کے مرض الموت میں خلافت کے متعلق فیصلہ کرالیں۔ اور اگر ان کے غیر کو خلافت ملنے والی ہو، تب بھی اپنے متعلق وصیت کرالیں۔

روایت کی تائید

مندرجہ بالا روایت کی تائید اس بات سے بھی ہوتی ہے، کہ ایک موقعہ پر بعد میں حضرت عباسؓ نے حضرت علیؓ سے کہا:۔

"یَا ابْنَ اَخِیْ فَقَدْ اَشَرْتُ عَلَیْکَ فِیْ مَرَضِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اَنْ تَسْاَلَہٗ فَاِنْ کَانَ الْاَمْرُ فِیْنَا اَعْطَانَا وَاِنْ کَانَ فِیْ غَیْرِنَا اَوْصٰی بِنَا فَقُلْتَ اَخْشٰی اِنْ مَنَعَنَا لَا یُعْطِیْنَا اَحَدٌ۔" (شرح نہج البلاغہ لابن ابی الحدید جلد اول جزو ثانی ص۴۵)۔

اے میرے بھائی کے بیٹے! میں نے آپ سے کہا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیماری میں کہ حضور سے دریافت کرو اگر امر (خلافت) ہم میں ہو تو ہمیں دیدیں۔ اور اگر ہمارے غیر میں ہو، تو ہمارے متعلق وصیت فرما دیں۔ اس پر آپ نے کہا تھا کہ میں ڈرتا ہوں، اگر آپ نے ہمیں اس سے روک دیا تو پھر ہمیں کوئی خلافت سپرد نہیں کرے گا۔

صحابہ کرامؓ کی شان

علاوہ ازیں اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خم غدیر کے موقعہ پر اپنے بعد حضرت علیؓ کی خلافت بلافصل کی وصیت فرمائی ہوتی، تو یہ کیسے ممکن تھا، کہ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جنہیں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ کی سند دی ہے، وہ سب اس وصیت کو پس پشت ڈال دیتے؟

چنانچہ اللہ تعالیٰ صحابہ کرامؓ کی شان میں سورۃ توبہ رکوع ۱۲ میں فرماتا ہے:۔

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُھٰجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِیْنَ اتَّبَعُوْھُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ وَاَعَدَّ

مہاجرین میں سے سابقون اوّلون اور انصار اور جن لوگوں نے انکی پیروی کی ہے نیکی کے ساتھ اللہ ان سے راضی ہو اور وہ اس سے راضی ہیں اور اسنے تیار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝	کئے ہیں ان کے لئے باغ، جن میں نہریں بہتی ہیں وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ یہ بڑی کامیابی ہے۔

نیز فرماتا ہے :-

لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ ۔ الفتح ع	بے شک اللہ راضی ہوا ان مومنوں سے جبکہ وہ (اے نبی) تیری بیعت کر رہے تھے درخت کے نیچے۔

پس اگر یہ بات تسلیم کر لیجائے، کہ ایسے بزرگ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی وصیت کو پس پشت ڈال کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خلیفہ منتخب کر لیا، تو خدا کی اس سند کی کیا قیمت رہی۔ جو اس نے ان کے متعلق رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ کے الفاظ میں دی ہے، اور اس صورت میں اس کے ان وعدوں میں بھی تخلف تسلیم کرنا پڑے گا، جو اس نے صحابہ کرام رض کی کامیابیوں کے متعلق فرمائے، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی قوتِ قدسیہ پر بھی حرف آئیگا، اور آپکی نبوت بھی مشتبہ ہو جائے گی۔ نعوذ باللہ من ذالک ؛

شیعوں کے نزدیک صحابہؓ کی حیثیت

مگر شیعہ صاحبان کو ان سب باتوں کی کوئی پروا نہیں، اور وہ بڑی بیباکی سے ان صحابہ رض کو فاسق اور بے دین قرار دیدیتے ہیں۔ چنانچہ ایک شیعہ مصنف حسن بن عبدالرزاق سیفی اپنی کتاب ترغیب المومنین کے صفحہ ۲۴۴ میں لکھتا ہے :-

"اکثر امت اعانت آنحضرت (علی رض) نمے نمودند و اعوان و انصار او زیادہ از پنج کس نبودند چنانکہ جناب اسد فرمودہ اِنْ وَّجَدْنَا لِاَكْثَرِهِمْ مِّنْ عَهْدٍ ۚ وَاِنْ وَّجَدْنَآ اَكْثَرَهُمْ لَفٰسِقِيْنَ ۔ وبتفصیل ایں بیان شدہ و خیر امت بعضے ازیں امت اند کہ اہل بیت نبوت اند کہ بالاتفاق آمر بالمعروف و ناہی از منکر اند نہ ہمہ کہ پے خلافت منافقین مرتدین ناکثین و مارقین و قاسطین از جملہ ایں امت اند ہیچ ایشان را خیر امت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شتواں گفت و غاذلین حضرت امیرالمومنین داخل ایشانند۔"

شیعہ استدلال کی تردید

یہ مصنف حضرت علیؓ کی زبان سے اکثر صحابہؓ کو فاسق قرار دیتا ہے، اور صرف پانچ مومن تسلیم کرتا ہے۔ حالانکہ جو آیت وہ معرض استدلال میں حضرت علیؓ کی طرف منسوب کرتا ہے، اس کا اصحابؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دور کا بھی تعلق نہیں۔ کیونکہ اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ثُمَّ بَعَثْنَا مُوسٰى بِاٰيٰتِنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ (سورہ اعراف ع۱۲) اس کے بعد ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف اپنے نشانات کے ساتھ بھیجا۔ پس اِنْ وَّجَدْنَآ اَكْثَرَهُمْ مِّنْ عَهْدٍ کا تعلق تو کسی ایسی قوم سے ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بھی پہلے گذر چکی تھی۔ مگر حسن بن عبد الرزاق شیعی اسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مرتد اور فاسق ہونے کے ثبوت میں پیش کر رہا ہے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سر الخلافہ میں تحریر فرمایا ہے، کہ شیعوں کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت سے انکار کر کے صحابہ کرامؓ کو مرتد اور فاسق ماننا پڑا۔ چنانچہ حسن بن عبد الرزاق کی یہ تحریر اس بات کا کافی ثبوت ہے۔

پس مندرجہ بالا تمام وجوہات اور دلائل کی بنا پر ایک سچا مومن کبھی یہ تسلیم نہیں کر سکتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خم غدیر کے مقام پر یا کسی وقت بھی اپنی زندگی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت بلافصل کے لئے کوئی وصیت فرمائی۔

قیامِ خلافت کا اصل الاصول

دوسرا امر جو ہم میں اور شیعوں میں مختلف فیہ ہے، وہ یہ ہے کہ خلافت انتخاب مشورہ سے قائم ہوتی ہے یا محض وصیت سے؟ جب یہ امر صاف ہو گیا، کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عام لوگوں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافتِ بلافصل کے لئے کوئی وصیت نہیں فرمائی، تو یہ امر خود بخود حل ہو جاتا ہے کہ آپ نے خلافت کو خدا تعالیٰ اور مسلمانوں کے مشورہ و انتخاب پر چھوڑ دیا ہے۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کرتے ہوئے انہیں خلیفۃ الرسول

Digitized by Khilafat Library Rabwah

منتخب کرلیا۔ اور اس انتخاب سے خدا تعالیٰ کا وہ وعدہ پورا ہوگیا جو اس نے امر خلافت کے متعلق ان الفاظ میں فرمایا تھا، کہ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ۚ يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا ۚ (سورۃ نور۔ ع) یعنی اللہ تعالیٰ نے تم میں سے ایمان لانیوالوں اور نیکوکاروں سے یہ وعدہ کیا ہے، کہ وہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا۔ جیسے کہ اسنے اُن لوگوں کو خلیفہ بنایا۔ جو اُن سے پہلے گزر چکے ہیں، اور ان کے لئے بالضرور ان کے دین کو جو اس نے انکے لئے پسند فرمایا ہے، مضبوط کرے گا، اور انکے خوف کو ضرور امن سے بدل دیگا، اور یہ خلفاء میرے عابد بندے ہوں گے، اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔

امانتِ خلافت کے متعلق خدائی حکم

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے تمام مومنین صالحین کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خلیفہ قرار دے کر امر خلافت کا انتخاب بالواسطہ ان کے سپرد کر دیا ہے۔ یہ خلافت چونکہ قوم کے ہر فرد کے پاس نبی کی وفات یا خلیفہ کی وفات کے بعد ایک امانتِ الٰہی ہوتی ہے، اس لئے خدا تعالیٰ نے مومنوں کو اس امانت کے متعلق یہ حکم دیا۔ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا ۙ (سورۃ نساء۔ ع) کہ خدا تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے، کہ امانتوں کو ان کے اہل کے سپرد کرو۔ اس آیت میں خلافت کا بارِ امانت قوم کے ایسے افراد کے سپرد کرنے کا حکم دیا گیا ہے، جو اس بار کو اٹھانے کے اہل ہوں۔ پھر اس کے بعد خلیفہ منتخب ہونے والے کو حکم دیا۔ اِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ ۚ (سورۃ نساء۔ ع) کہ جب تم لوگوں کے درمیان حکم بنجاؤ، تو انہیں عدل و انصاف سے فیصلہ کرو۔ اس کے بعد پھر مومنوں کو انکی اطاعت کا حکم دیتے ہوئے فرمایا۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ کہ اے مومنو! اطاعت کرو اللہ اور رسول کی اور انکی جو تم میں سے اولی الامر ہوں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امانتِ خلافت کے متعلق شیعوں کا خیال

شیعہ علماء اس امانت کو امانتِ خلافت ہی تسلیم کرتے ہیں، مگر وہ کہتے ہیں کہ اس جگہ خطاب ائمہ کو ہے، کہ تم اپنی خلافت دوسرے امام کے سپرد کر دو۔ چنانچہ تفسیر صافی میں لکھا ہے:- اِنَّ الْخِطَابَ اِلَى الْاَئِمَّةِ اَمَرَ كُلًّا مِّنْهُمْ اَنْ يُّؤَدِّيَ اِلَى الْاِمَامِ الَّذِيْ بَعْدَهٗ وَ يُوْصِيَ اِلَيْهِ کہ خطاب اماموں کو ہے، اور ہر ایک کو انہیں سے خدا نے حکم دیا ہے، کہ وہ سپرد کر دے (امرِ خلافت) اس امام کے جو اس کے بعد ہوگا۔ اور اس کے متعلق وصیت کر دے۔ یہی بات تفسیر علی قمی میں بھی لکھی ہے۔

شیعہ خیال کا ردّ

لیکن اس آیت کا سیاق کلام بتاتا ہے، کہ خطاب ائمہ کو نہیں بلکہ عام مومنین کو ہے۔ کیونکہ ائمہ کا تو اس آیت سے پہلے کوئی ذکر ہی نہیں۔

پس حق بات یہ ہے، کہ امر خلافت کے متعلق اسلام کا اصل الاصول یہی ہے، کہ وہ انتخاب و مشورہ سے قائم ہو۔ چنانچہ اسی پر عمل ہوا۔ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ منتخب ہوئے۔ ہاں اگر کوئی خلیفہ وقت اپنے بعد کسی قابل فرد کو خود بطور خلیفہ نامزد کر دے، تو یہ جائز ہے، کیونکہ خدا تعالیٰ نے ہمیں اولی الامر کی اطاعت کا حکم دیا ہے، مگر کوئی خلیفہ خلافت کے لئے اپنے بیٹے کو نامزد نہیں کر سکتا، کیونکہ یہ امر خلفائے راشدین کی سنت کے خلاف ہے۔ اور اس سے خلافت کے وراثت بننے کا احتمال ہے۔ اسی احتمال کے مٹانے کے لئے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے یزید کے خلاف اقدام کیا، کیونکہ اسے باپ نے نامزد کر دیا تھا۔

حضرت علیؓ کے نزدیک بھی اصل الاصول مشورہ و انتخاب ہے

حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی خلافت کے متعلق اصل الاصول مشورہ اور انتخاب کو ہی تسلیم فرماتے ہیں۔ چنانچہ آپ نے امیر معاویہؓ کو ایک خط میں تحریر فرمایا:-

اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ بَيْعَتِيْ يَا مُعَاوِيَةُ لَزِمَتْكَ وَاَنْتَ بِالشَّامِ فَاِنَّهٗ بَايَعَنِيْ

اے معاویہ! میری بیعت تمہیں لازم ہے اس حال میں کہ تم ملک شام میں ہو۔ کیونکہ میری بیعت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اَلْقَوْمُ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا اَبَابَكْرٍ وَّ عُمَرَ وَ عُثْمَانَ عَلٰى مَا بَايَعُوْهُمْ عَلَيْهِ فَلَمْ يَبْقَ لِلشَّاهِدِ اَنْ يَّخْتَارَ وَلِلْغَائِبِ اَنْ يَّرُدَّ اِنَّمَا الشُّوْرٰى لِلْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ فَاِنِ اجْتَمَعُوْا عَلٰى رَجُلٍ وَّسَمُّوْهُ اِمَامًا كَانَ ذٰلِكَ لِلّٰهِ رِضًى۔

(نہج البلاغہ مطبوعہ طہران ص۱۸۷) ۔

کی ہے اُن لوگوں نے جنہوں نے ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ کی بیعت کی، اسی طریق پر جس طریق پر انکی بیعت کی پس اب حاضر کو کوئی اختیار (انتخاب) نہیں رہا اور غیر حاضر کو (مجھے) رد کرنیکا اختیار نہیں رہا کیونکہ شوریٰ کا حق مہاجرین اور انصار کو ہے پس اگر وہ کسی آدمی پر اجماع کریں، اور اس کا نام امام رکھیں تو اسی میں اللہ کی رضا ہے۔

اس خط میں جو خلافت کے قیام کے لئے شوریٰ و انتخاب کا طریق بیان کیا گیا ہے، وہ مخاطب یعنی امیر معاویہؓ کے مذہب کی بناء پر بیان نہیں کیا گیا، بلکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے اپنے عقیدہ اور مسلمہ اصول کے طور پر پیش فرمایا ہے۔ اگر آپ خلافت کے لئے انتخاب و مشورہ کو اصل الاصول تسلیم نہ فرماتے، تو کبھی اپنی خلافت کے لئے انتخاب کے طریق کو قبول نہ کرتے۔ آپ کا انتخاب کے طریق کو قبول فرمالینا اس بات کا قطعی اور حتمی ثبوت ہے، کہ آپ بھی اسی اصول کو درست سمجھتے تھے، ورنہ اگر ان کے نزدیک انتخاب کا طریق بدعت ہوتا، تو وہ اپنی خلافت کے وقت اس بدعت کی کیسے اجازت دے سکتے تھے؟ اسی امر کی تائید آپ کے ایک خطبہ سے بھی ہوتی ہے، جو آپ نے اُسوقت فرمایا جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے شہید ہوجانے کے بعد لوگ آپکو خلیفہ منتخب کرنا چاہتے تھے۔ آپ اسمیں فرماتے ہیں:-

دَعُوْنِيْ وَالْتَمِسُوْا غَيْرِيْ فَاِنَّا مُسْتَقْبِلُوْنَ اَمْرًا لَّهٗ وُجُوْهٌ وَّاَلْوَانٌ لَّا تَقُوْمُ لَهُ الْقُلُوْبُ وَلَا تَثْبُتُ عَلَيْهِ الْعُقُوْلُ وَاِنَّ الْاٰفَاقَ قَدْ اَغَامَتْ وَالْمَحَجَّةَ قَدْ تَنَكَّرَتْ وَاعْلَمُوْا اِنْ اَجَبْتُكُمْ

مجھے چھوڑ دو اور (خلافت کیلئے) کوئی اور آدمی تلاش کرلو۔ کیونکہ ہم ایک ایسے امر کا سامنا کرنیوالے ہیں جسکی مختلف صورتیں اور رنگ ہیں جن کیلئے نہ دل قائم ہیں اور نہ عقلوں کو اسپر ثبات حاصل ہے اور بیشک آفاق پر (فتنہ کے) بادل چھائے ہوئے ہیں اور رستہ کی شکل بدل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وَرَكِبْتُ بِكُمْ مَا أَعْلَمُ وَلَمْ أُصْغِ إِلَى قَوْلِ الْقَائِلِ وَعَتْبِ الْعَاتِبِ وَإِنْ تَرَكْتُمُونِي فَأَنَا كَأَحَدِكُمْ وَلَعَلِّي أَسْمَعُكُمْ وَأَطْوَعُكُمْ لِمَنْ وَلَّيْتُمُوهُ أَمْرَكُمْ وَأَنَا لَكُمْ وَزِيرًا خَيْرٌ لَكُمْ مِنِّي أَمِيرًا۔ (نہج البلاغہ مطبوعہ طہران صفحہ ۹۶)

چکی ہے، اور جان لو کہ اگر میں تمہاری بات (خلیفہ منتخب ہونا) قبول کر لوں تو تمہیں ایسے امور برداشت کرنے پڑیں گے جنہیں میں جانتا ہوں اور پھر میں کسی کہنے والے کی بات پر کان نہیں دھرونگا اور نہ کسی ناراض ہونیوالے کی ناراضگی کی پرواہ کرونگا۔ اور اگر تم مجھے چھوڑ دو تو میں تمہارے جیسا ہی ایک فرد ہونگا اور امید ہے کہ تم سے بڑھ کر اس شخص کا فرمانبردار اور اطاعت گذار ہونگا جسے تم اپنے امر (خلافت) کا والی مقرر کرو اور میرا تمہارے لئے وزیر ہونا بہتر ہے بہ نسبت میرے تمہارا امیر ہونے کے۔

اس خطبہ سے صاف ثابت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ خلافت کے لئے اپنے دل میں کوئی خواہش نہیں رکھتے تھے، اور کمال بے نفس انسان تھے۔ اور انتخاب کے طریق پر مسلمان ان کے علاوہ جسے بھی خلیفہ منتخب کر لیتے اس کی سب سے بڑھ کر اطاعت اور فرمانبرداری کے لئے تیار تھے۔ کیونکہ آپ اپنے تئیں امت محمدیہ کے افراد میں سے انہی کی طرح کا ایک فرد خیال کرتے تھے، یہ نہیں کہ خود کو خلیفہ بلافصل جانتے تھے، جیسا کہ شیعہ انہیں خلیفہ بلافصل قرار دیتے ہیں۔

شیعوں کی غلط توجیہہ

سید ذاکر حسین صاحب شیعی مترجم نہج البلاغہ اپنے ترجمہ "تیر تاگ فصاحت" میں لکھتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس خطبہ میں صرف بیعت سے انکار فرمایا، نہ کہ خلافت سے۔ خلیفہ تو آپ مطابق نصوص تھے ہی مگر ظاہری بیعت حرص و طمع کا موجب سمجھتے تھے۔

لیکن اس پر سوال یہ ہے کہ اگر ظاہری بیعت کو آپ حرص و طمع کا موجب ہی سمجھتے تھے، تو پھر آخر آپ نے انتخاب کے طریق پر خلیفہ بننا منظور کر کے بیعت کیوں قبول فرمائی؟ پس سید ذاکر حسین صاحب کی توجیہہ سراسر باطل ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دل میں واقعی خلافت کی کوئی خواہش نہ تھی۔ چنانچہ اس کا نہایت واضح اور روشن ثبوت یہ بھی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنے ایک دوسرے خطبہ میں فرماتے ہیں۔ وَاللّٰهِ مَا كَانَتْ لِي فِي الْخِلَافَةِ رَغْبَةٌ وَلَا فِي الْوِلَايَةِ إِرْبَةٌ وَلٰكِنْ دَعَوْتُمُونِي إِلَيْهَا وَحَمَلْتُمُونِي عَلَيْهَا (نہج البلاغہ طہرانی ص۱۶۳) ترجمہ۔ خدا کی قسم مجھے خلافت کیلئے کوئی رغبت نہ تھی اور نہ ولایت کی کوئی حاجت لیکن تم لوگوں نے مجھے اس کی دعوت دی اور اصرار کر کے مجھے اس کی قبولیت پر آمادہ کیا۔

پس صاف ظاہر ہے، کہ حضرت علیؓ اپنے دل میں خلافت کی کوئی خواہش نہیں رکھتے تھے، اور آپ نے صرف لوگوں کے اس اصرار پر کہ آپ ہی خلیفہ ہوں، اپنی خلافت انتخاب کے طریق پر قبول فرما کر اس بات پر مہر تصدیق ثبت فرما دی کہ آپ کے نزدیک بھی خلافت کے متعلق اصل الاصول مشورہ اور انتخاب ہی تھا، اور آپ حضرت ابوبکرؓ کی خلافت بلا فصل کے دل سے قائل تھے، نہ یہ کہ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اپنے تئیں خلافت بلا فصل آنحضرت صلعم کا وصی خیال فرماتے تھے۔

حضرت ابوبکرؓ کی خلافتِ بلا فصل کے دلائل،

خلافت کے متعلق بعض اصولی باتوں پر بحث کے بعد اب میں حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خلافتِ بلا فصل کے دلائل پیش کرتا ہوں۔

دلیل اوّل ۔ اللہ تعالیٰ نے آیت استخلاف میں جو اس سے پہلے سورۂ نور کے حوالہ سے پیش کی جا چکی ہے، نیکو کار مسلمانوں کو خلافت کی نعمت عطا کرنے کا وعدہ فرمایا ہے، اور اس کے مقاصد یہ بتائے ہیں کہ اس کے ذریعہ مسلمانوں کے دین کو مضبوط کیا جائیگا، اور انکے خوف کو امن سے تبدیل کیا جائے گا۔

یہ آیت حضرت ابوبکرؓ کی خلافتِ بلا فصل کیلئے نص قطعی ہے۔ کیونکہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خلافت کے زمانہ میں یہ سب باتیں علی وجہ الاتم والاکمل ظہور میں آئی ہیں۔ چنانچہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر عرب میں فتنہ ارتداد اٹھا، اور مدعیانِ نبوت کا ذب کھڑے ہوئے، اور اسلام پر ایک زلزلہ کی حالت طاری ہو گئی تھی، تو اللہ تعالیٰ نے اس بدامنی کے زمانہ میں حضرت صدیقؓ کو کھڑا کر کے انکے ہاتھ سے ان فتنوں کا استیصال کیا، اور دین کو کمال تمکین عطا فرمائی، اور مسلمانوں کے خوف کو امن سے بدل دیا۔ اور اس طرح خدا تعالیٰ نے اپنی فعلی شہادت سے اس بات کی گواہی دیدی، کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلیفہ بلا فصل اور آپ کے بعد اس آیت کے اتم و اکمل مصداق ہیں۔

شیعوں کی معتبر کتاب "کافی" کتاب الحجۃ باب ان الائمۃ علیہم السلام خلفاء اللہ فی ارضہ میں یہ آیت اس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

باتکے ثبوت میں پیش کی گئی ہے، کہ ائمہ کرام زمین میں خدا تعالیٰ کے خلفاء ہیں۔ مگر سوال یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معًا بعد وہ کونسا امام و خلیفہ ہے جس کے زمانہ کے شروع میں بدامنی کا فتنہ برپا ہوُا اور پھر اس فتنہ کا اس خلیفہ کے ہاتھ سے کلی استیصال ہوگیا، اور مسلمان اس فتنہ سے بالکل محفوظ ہو گئے۔ خدا تعالیٰ کی جو فعلی شہادت موجود ہے وہ تو یہ بتا رہی ہے، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے معًا بعد حضرت ابو بکرؓ کے زمانہ خلافت پر ہی تمام باتیں صادق آتی ہیں۔

حضرت علی رضؓ کو بے شک ہم برحق خلیفہ مانتے ہیں، لیکن حالاتِ زمانہ کی شہادت جو خدا کی فعلی شہادت ہے وہ بتا رہی ہے، کہ انکی خلافت کا زمانہ نسبتاً بدامنی اور فتنہ اور ابتلا کا زمانہ ہی رہا ہے۔ اور ان کے زمانہ میں مسلمانوں کو کما حقہٗ امن وچین کی زندگی نصیب نہیں ہوئی۔ سو ہم خدا تعالیٰ کی اس فعلی شہادت کی بناء پر کہہ سکتے ہیں، کہ ان کا زمانہ خلافت آیتِ استخلاف کی بشارتِ امن کا اتم اور اکمل مصداق نہ تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ دلیل سِرّ الخلافہ میں پیش فرمائی ہے، مگر شیعہ آجتک اس کے مقابلہ میں لاجواب ہیں۔

ہاں وہ دبی زبان سے یہ کہدیا کرتے ہیں، کہ حضرت علی رضؓ کی خلافت روحانی تھی۔ لیکن اگر انکی یہ بات درست ہے، کہ حضرت علی رضؓ نظامی خلافت کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصی تھے، تو پھر شیعہ صاحبان حضرت ابو بکرؓ پر حضرت علی رضؓ کی خلافت غصب کرنے کا الزام کیوں لگاتے ہیں؟ کیا حضرت ابو بکرؓ نے حضرت علیؓ کی روحانیت کو غصب کرلیا تھا؟ روحانیت تو ایسی چیز نہیں جسے حضرت علیؓ جیسے باکمال مومن اور متقی سے کوئی غصب کر سکتا۔

پس حق بات یہی ہے کہ شیعہ درحقیقت خلافت کو امر نظامی بھی مانتے ہیں۔ اسی لئے وہ حضرت ابو بکرؓ کو غصبِ خلافت کا الزام دیتے ہیں۔ کیونکہ نظامِ امت ان کے ہاتھ میں آگیا تھا۔ اور یہ دراصل شیعوں کا خدا کی اس فعلی شہادت کا نادانستہ اعتراف ہے، جو حضرت ابو بکر صدیق رضؓ کی خلافتِ بلافصل کی تائید میں خدا کی طرف سے ظاہر ہوئی۔

دلیل دوم۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللّٰہُ اِذْ اَخْرَجَہُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ ھُمَا فِی الْغَارِ اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِہٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا ۔ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ سَکِیْنَتَہٗ عَلَیْہِ وَاَیَّدَہٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْھَا وَجَعَلَ کَلِمَۃَ الَّذِیْنَ کَفَرُوا السُّفْلٰی ۔ وَکَلِمَۃُ اللّٰہِ ھِیَ الْعُلْیَا ۔ وَاللّٰہُ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ ۔ (سورۃ توبہ ع ۶) ترجمہ ۔ اگر تم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مدد نہ دو گے تو اللہ تعالیٰ نے تو بیشک اسے مدد دی ہے، جبکہ کافروں نے اسے نکالا اس حال میں کہ وہ دو میں سے دوسرا تھا، جبکہ وہ دونوں غار میں تھے ۔ جب وہ اپنے ساتھی سے کہتا تھا کہ تو غم نہ کر، بیشک اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے پس اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی اور اس کے ساتھی پر تسلی اتاری، اور انکی ایسے لشکروں سے تائید کی جسے تم لوگوں نے نہیں دیکھا ۔ اور اللہ تعالیٰ نے منکرین کی بات کو نیچا دکھایا، اور اپنی بات کو بلند کر دیا ۔ اور اللہ غالب اور حکمت والا ہے ۔

حضرت ابوبکرؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غار میں اس لئے غمگین تھے، کہ کہیں دشمن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مطلع نہ ہو جائیں ۔ انکے اس حزن و ملال کو دیکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکی تسلی کے لئے نہایت پیارے الفاظ میں فرمایا اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا اللہ ہمارے ساتھ ہے ۔ یعنی اس کی تائید و نصرت کی معیت کا جیسے میرے متعلق وعدہ ہے ویسے اسکی تائید و نصرت کا تمہارے متعلق بھی وعدہ ہے ۔

اب ملاحظہ ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس قول کی صداقت کہ جس رنگ میں خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تائید فرمائی، اور آپکو قتل ہونے سے بچا کر حکومت کے مقام تک پہنچایا، ویسے ہی اسنے حضرت ابوبکرؓ کو بھی قتل ہونے سے محفوظ رکھ کر خلافت اور حکومت کے مقام پر فائز کیا ۔

اس آیت میں اَنْزَلَ اللّٰہُ سَکِیْنَتَہٗ وَاَیَّدَہٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْھَا میں سَکِیْنَتَہٗ اور اَیَّدَہٗ کی واحد مذکر غائب کی دونوں ضمیروں کا مرجع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیقؓ دونوں ہیں ۔ خدا تعالیٰ نے اسجگہ حضرت ابوبکرؓ کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خلافت و نیابت اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ان کے فنافی الرسول کے مقام کو ظاہر کرنے کے لئے ایک ہی فرد کے حکم میں رکھ کر ضمیر واحد غائب استعمال فرمائی ہے، اور نائب اور منیب دونوں کے لئے ضمیر واحد کے استعمال کا طریق خدا تعالیٰ کے کلام سے ثابت ہے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں اپنے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جو اسکے خلیفہ اور کامل طور پر اسکی ذات میں فنا تھے، ضمیر واحد غائب ہی استعمال فرمائی ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَحَقُّ اَنْ يُّرْضُوْهُ (سورہ توبہ ع) کہ اللہ اور اس کا رسول دونوں اس بات کے سب سے بڑھ کر حقدار ہیں کہ وہ اسے (یعنی ان دونوں کو) راضی کریں۔

نیز فرماتا ہے۔ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ (سورہ انفال ع ۳) یعنی اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اطاعت کرو اللہ اور رسول کی، اور اس سے (یعنی اللہ اور رسول سے) نہ پھرو۔ ان دونوں آیتوں میں يُرْضُوْهُ اور عَنْهُ کی ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع اللہ تعالیٰ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ جہاں دو ایسے وجودوں کا ذکر ہو، جنمیں سے ایک دوسرے میں فنا ہو چکا ہو، تو ان دونوں کو ایک کا حکم دے کر انکے لئے تثنیہ کی بجائے واحد کا صیغہ بولا جا سکتا ہے۔

حضرت ابوبکرؓ کے فنافی الرسول ہونے کا ثبوت خود شیعہ روایات میں موجود ہے چنانچہ امام حسن عسکری رض امام باقرؓ سے روایت کرتے ہیں۔ اِنَّ اللّٰهَ اَوْحٰى اِلَيْهِ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ الْعَلِيَّ الْاَعْلٰى يَقْرَءُ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَيَقُوْلُ لَكَ اِنَّ اَبَا جَهْلٍ وَالْمَلَاَ مِنْ قُرَيْشٍ قَدْ دَبَّرُوْا عَلَيْكَ قَتْلَكَ ..... وَاٰمُرُكَ اَنْ تَسْتَصْحِبَ اَبَا بَكْرٍ فَاِنَّهٗ اِنْ اٰنَسَكَ وَسَاعَدَكَ وَوَازَرَكَ وَثَبَتَ عَلٰى تَعَاهُدِكَ وَتَعَاقُدِكَ كَانَ فِي الْجَنَّةِ مِنْ رُفَقَائِكَ وَفِيْ غُرُفَاتِهَا مِنْ خُلَصَائِكَ ..... قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِيْ بَكْرٍ اَرَضِيْتَ اَنْ تَكُوْنَ مَعِيَ يَا اَبَا بَكْرٍ تُطْلَبُ كَمَا اُطْلَبُ وَتُعْرَفُ بِاَنَّكَ اَنْتَ الَّذِيْ تَحْمِلُنِيْ عَلٰى مَا اَدَّعِيْهِ فَتَحْمِلُ عَنِّيْ اَنْوَاعَ الْعَذَابِ. قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمَّا اَنَا لَوْ عِشْتُ عُمُرَ الدُّنْيَا اُعَذَّبُ فِيْ جَمِيْعِهَا اَشَدَّ عَذَابٍ لَا يَنْزِلُ عَلَيَّ مَوْتٌ مُرِيْحٌ وَلَا فَرَجٌ مُتِيْحٌ وَكَانَ ذٰلِكَ فِيْ مَحَبَّتِكَ لَكَانَ ذٰلِكَ اَحَبَّ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اِلَیَّ مِنْ اَنْ اَتَنَعَّمَ فِیْهَا وَاَنَا مَالِكٌ لِجَمِیْعِ مَمَالِكِ مُلُوْکِهَا فِیْ مُخَالَفَتِكَ وَمَا اَهْلِیْ وَوُلْدِیْ اِلَّا فِدَائُكَ۔ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَاجَرَمَ اِنِ اطَّلَعَ اللّٰهُ عَلٰی قَلْبِكَ وَوَجَدَ مَا فِیْهِ مُوَافِقًا لِمَا جَرٰی عَلٰی لِسَانِكَ جَعَلَكَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ السَّمْعِ وَالْبَصَرِ وَالرَّأْسِ مِنَ الْجَسَدِ وَبِمَنْزِلَةِ الرُّوْحِ مِنَ الْبَدَنِ۔ (تفسیر حسن عسکری صـ۲۳۱ مطبوعہ مطبع جعفری باہتمام مرزا محمد تہرانی) ترجمہ۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے محمد (صلی اللہ علیہ آلہ وسلم) کیطرف وحی کی، کہ خدائے بلند و برتر تمہیں سلام کہتا ہے، اور تمہیں کہتا ہے، کہ ابوجہل اور کئی سردارانِ قریش نے تمہارے قتل کی تدبیر کی ہے،...... اور خدا نے تمہیں حکم دیا ہے کہ تم ساتھ لے لو ابوبکر کو، پس وہ اگر تمہاری مواسات کرے اور تمہاری مدد کرے اور تمہیں قوت دے اور تمہارے عہد و پیمان پر ثابت رہے، تو وہ جنت میں تمہارے رفیقوں میں سے ہوگا، اور اس کے بالاخانوں میں تمہارے مخلصین میں سے ہوگا...... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر رضؓ سے دریافت فرمایا، کیا تم راضی ہو کہ تم میرے ساتھ چلو اے ابوبکر رضؓ؟ "تلاش کئے جاؤ جیسے میں تلاش کیا جاؤں گا، اور پہچانے جاؤ کہ تم ہی وہ شخص ہو جو مجھ سے وہ بات کہلوا سکتے ہو جس کا میں مدعی ہوں پس تم اٹھاؤ میری وجہ سے طرح طرح کا عذاب۔ ابوبکر رضؓ نے کہا۔ "اے رسول اللہ! اگر میں تمام دنیا کی عمر پاؤں، اور اس سب عمر میں سخت عذاب دیا جاؤں، نہ مجھ پر راحت دینے والی موت نازل ہو، اور نہ اچھی کشائش۔ اور یہ سب کچھ آپکی محبت میں ہو، تو یہ امر مجھے زیادہ محبوب ہے اس بات سے، کہ میں اس دنیا میں نعمت دیا جاؤں، اور میں مالک ہوں اس کے بادشاہوں کے تمام ملکوں کا آپ کی مخالفت میں۔ اور نہیں ہیں میرے اہل و اولاد مگر آپ پر قربان ہیں۔ پس کہا رسول اللہ صلعم نے، بالضرور اگر اللہ تعالیٰ نے اطلاع پائی ہے تمہارے دل پر، اور پایا ہے جو کچھ اس میں ہے موافق اس کے جو تمہاری زبان پر جاری ہوا ہے، تو بنا دیا ہے اس نے تجھے مجھ سے بمنزلہ کانوں اور آنکھوں اور سر کے جسم سے، اور بمنزلہ روح کے بدن سے۔

اس روایت سے ظاہر ہے، کہ ہجرت کی نہایت نازک گھڑیوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا رفیق بنانے کے اللہ تعالیٰ کی نظر انتخاب حضرت ابوبکر صدیق رضؓ پر ہی پڑی۔ چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نے اللہ تعالیٰ کے انتخاب کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رفاقت کا حق جان نثاری اور کامل جذبہ سے ادا کیا، اور آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمودہ "جَعَلَكَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ السَّمْعِ وَالْبَصَرِ وَالرَّأْسِ مِنَ الْجَسَدِ وَبِمَنْزِلَةِ الرُّوْحِ مِنَ الْبَدَنِ" کے مطابق فنا فی الرسول کے اس مقام پر فائز ہو گئے، جو جسم اور اس کے سر اور آنکھوں میں بلکہ جو روح اور بدن میں ہوتا ہے، گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابو بکر رض دونوں ایک ہی وجود بن گئے اور سے

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جاں شدی
تا کس نگوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری،

کا مصداق ہو گئے۔ اسی لئے خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر رض کی آنحضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم میں فنائیت اور آپ کی خلافت کا موعود ہونے کے لحاظ سے قرآن مجید کی آیت فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلَيْهِ وَاَيَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا میں ان دونوں کے لئے ضمیر واحد استعمال کی۔

اگر قرینہ کے لحاظ سے بھی اس آیت پر غور کیا جائے، تو ظاہر ہے، کہ تسلی کی ضرورت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم تو پہلے ہی سے تسلی یافتہ تھے، تبھی تو آپ نے حضرت ابوبکر رض کو اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا کہہ کر تسلی دی۔ پس اس لحاظ سے فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلَيْهِ کا مرجع حضرت ابوبکر صدیق رض کو قرار دینا پڑتا ہے۔ گو میرے نزدیک پہلے معنے زیادہ پسندیدہ ہیں، انمیں کوئی تکلف نہیں۔ خدا تعالیٰ نے اپنے رسول صلے اللہ علیہ آلہ وسلم کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا کہنے سے پہلے تسلی دے رکھی تھی۔ حضرت ابوبکر رض کے دل میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کے بعد خدا تعالیٰ نے تسلی نازل فرما دی۔ ان دونوں کے دلوں میں اس نے جو تسلی نازل فرمائی فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ میں اس کا ذکر فرما دیا ۔ (باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نئی کتابوں پر تبصرہ

مرکز احمدیت قادیان :- یہ کتاب اخی المکرم جناب شیخ محمود احمد صاحب عرفانی ایڈیٹر "الحکم" کی تازہ تصنیف ہے، جو آپ نے گذشتہ جلسہ سالانہ پر شائع فرمائی۔ پوری کتاب کا مطالعہ کرنے کے بعد پڑھنے والا اس نتیجہ پر پہنچتا ہے، کہ ایک علمی چیز میں جرنلزم کو نہایت خوبی سے سمو یا گیا اور احمدیت اور مرکز احمدیت کو غیروں میں بڑی کامیابی سے روشناس کرایا گیا ہے۔

کتاب $\frac{20 \times 30}{16}$ سائز کے ۴۶۵ صفحات پر تمام ہوئی ہے۔ اور آخری حصہ کے مضامین بسبب شدید اختصار کے تشنہ رہ گئے ہیں۔ بلکہ بقول مصنف اس حصہ میں انہوں نے کتاب کا اچھی طرح سے گلا گھونٹا ہے۔ اس لئے جس زوردار طریق پر کتاب کا آغاز ہوا تھا، اتنا شاندار اس کا اختتام نہیں۔ شروع کے ۷۰ صفحات میں قادیان کی بنیادی تعمیر اور اس کے بانیوں کی تاریخ بیان کی گئی ہے، اور قدیم قادیان کے حالات کے متعلق جناب بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی، جناب میاں امام الدین صاحب سیکھوانی، حضرت پیر سراج الحق صاحب نعمانی، پنڈت موہن لعل صاحب اور خود مصنف کی چشم دید شہادتیں درج کی گئی ہیں۔

جس طرح قادیان کی تعمیر مرزا ہادی بیگ صاحب کے ہاتھوں سے ہوئی، اسی طرح اس کے دور جدید کا آغاز اس زمانہ کے ہادی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ سے ہوا۔ اس نسبت سے مصنف نے دور جدید کے بیان کی ابتدا حضور علیہ السلام کے ذکر سے کی ہے، اور اس تذکرہ کی وسعت کو سوا صد صفحات میں سمیٹنے کی کوشش کی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے تئیں فارسی الاصل قرار دیا ہے، اور اپنی تصنیف "حقیقۃ الوحی" میں لکھا ہے، کہ "اس عاجز کا خاندان دراصل فارسی ہے۔۔۔۔ معلوم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کس غلطی سے مغلیہ خاندان کے ساتھ مشہور ہوگیا۔" حضرت اقدسؑ کا یہ دعویٰ دراصل الہام الٰہی پر مبنی ہے، جیسا کہ حضور نے کتاب البریہ میں لکھا ہے۔ ضرورت تھی کہ اس دعویٰ پر تاریخ کی روشنی ڈالی جاتی، اور اس صداقت کی تائید میں تاریخی شواہد مہیا کئے جاتے۔ جماعت میں ابھی تک اس طرف توجہ پیدا نہیں ہوئی۔ مکرم مولوی عبدالرحیم صاحب درد ایم۔ اے نے اپنے ایک دلچسپ اور علمی مضمون میں اس بحث کو اٹھایا ہے، لیکن پھر بھی ابھی تک یہ مضمون تشنہ ہے، اور پوری طرح اس غلطی کا سراغ نہیں لگایا جاسکا، کہ آپ کا خاندان جو دراصل فارسی ہے، کیونکر مغل مشہور ہوگیا۔ خیال تھا کہ بانیان قادیان کی تاریخ میں فاضل مصنف اس بحث کو اٹھائیں گے لیکن انہوں نے بھی اس تذکرہ کو چھوڑ دیا ہے۔ کتاب کا جو انداز انہوں نے پیش نظر رکھا ہے، اسکی بناء پر شاید اس بحث کو انہوں نے اپنی تصنیف کے دائرہ سے باہر سمجھا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تاریخ پیدائش اور اس کے ساتھ آپ کی عمر کا مسئلہ دیر سے زیر بحث چلا آتا ہے، لیکن اس بارے میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کی تحقیق کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عمر کا مسئلہ طے شدہ سمجھنا چاہیئے، اور یہی قرار دینا چاہیئے، کہ آپکی پیدائش ۱۳ فروری ۱۸۳۵ء مطابق ۱۴ شوال ۱۲۵۰ ہجری بروز جمعہ بوقت نماز فجر ہوئی۔ لیکن عمر کے ساتھ آپ کے سوانح کے متعلق یہ مسئلہ بھی اختلافی بنجاتا ہے، کہ آپکی پہلی شادی کس عمر میں ہوئی۔ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب لاہوری نے بھی ایک کتاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت اور سلسلہ کی تاریخ کے متعلق "مجدد اعظم" کے نام سے لکھی ہے۔ اس میں انہوں نے پہلی شادی کے وقت کی عمر ۱۹ سال بیان کی ہے مگر یہ بیان درست نہیں معلوم ہوتا۔ صحیح حقیقت وہی ہے جو عرفانی صاحب نے بیان کی ہے، کہ آپکی پہلی شادی ۱۸۴۹ء میں ہوئی، جبکہ آپکی عمر قریباً ۱۵ برس کی تھی۔

کسی مصنف کی ذہنی کاوشوں کے امتحان کا وقت وہ ہوتا ہے، جب اسے کسی واقعہ کے پس منظر کو تلاش کرنا پڑتا ہے، اور اسے علل و وجوہ کی تلاش ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نکاح ثانی کو روحانی، تاریخی اور عمرانی جہت سے زبردست اہمیت حاصل ہے۔ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لاہوری کی پروازِ خیال صرف یہیں تک آکر رک گئی۔ کہ حضرت اقدسؑ کو چونکہ مامور کے منصب پر فائز کیا جانا تھا، اس لئے ضروری تھا کہ آپ کے گھر میں مہمانوں کی خاطر و مدارات کے لئے، اور اس لئے کہ ایک مجرد آدمی کے گھر میں خواہ وہ کتنا ہی متقی کیوں نہ ہو مستورات نہیں آسکتیں، آپ نکاح ثانی کرتے۔ حالانکہ اس سے مقدم وجہ وہ ہے، جس تک عرفانی صاحب کی نظر پہنچی ہے، اور جس کا ذکر آپ نے اپنی کتاب کے صفحہ ۱۵۰ میں "آپکی دوسری شادی" اور صفحہ ۲۲۴ میں "ذریتِ طیبہ" کے زیرِ عنوان کیا ہے۔ حضرت ام المومنینؓ کے بطن سے جو اولاد پیدا ہوئی، اسکی تفصیل دینے میں عرفانی صاحب سے کسی قدر تسامح ہوا ہے۔ آپنے کُل نو بچے گنائے ہیں، بحالیکہ کُل بچے دس تھے۔ صاحبزادہ مرزا مبارک احمد کے بعد صاحبزادی امۃ النصیر کا نام چھوٹ گیا ہے، جنکی پیدائش ۱۹۰۳ء میں ہوئی۔ یہ صاحبزادی صاحبزادہ مبارک احمد سے چھوٹی اور صاحبزادی سیدہ امۃ الحفیظ بیگم سے بڑی تھیں، اور پیدائش کے سال ہی میں فوت ہو گئی۔ اسی قسم کی ایک فروگذاشت حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی کے بچوں کے شمار میں بھی ہوئی ہے۔ اسمیں مرزا رفیع احمد کا نام چھوٹ گیا ہے، جو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی کی حرم سیدہ سارہ بیگم مرحومہ کی نشانی ہے۔

کتاب کے صفحہ ۲۵۷ کا عنوان "خلافتِ اُولیٰ" ہے۔ اس کے بعد صفحہ ۲۵۸ سے شروع کر کے صفحہ ۲۶۴ پہ اسے ختم کر دیا ہے، گویا قدرتِ ثانیہ کا پہلا ظہور جو اس وجود سے ہوا جس کے علوِ شان کو بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہاں تک لکھ دیا ؎ چہ خوش بودے اگر ہر یک ز امت نورِ دیں بودے۔ اس کے تذکرہ کے لئے صرف ۳½ ورق خرچ کئے ہیں، اور ہمیں اعتراف کرنا چاہیئے کہ اس جہت سے کتاب بہت حد تک تشنہ ہے۔ یہ درست ہے، کہ کتاب کی محدود وسعت میں سلسلہ کی نصف صدی پہ پھیلی ہوئی تاریخ کو سمیٹنا تھا لیکن جب مصنف نے جماعت کے بعض افراد کے تذکرہ کیلئے نو نو دس دس صفحات خرچ کر دئیے ہیں، تو اس زریں دور کا تذکرہ اس درجہ اختصار سے کرنا کتاب کے توازن پر دھبہ اور مصنف کی قوتِ انتخاب پر اعتراض کا موجب ہے۔

صفحہ ۲۶۶ سے خلافتِ ثانیہ کا تذکرہ شروع ہوتا ہے، اور ۳۰ صفحات میں اس دورِ خلافت پر ایک طائرانہ نگاہ ڈالتے ہوئے اسے صفحہ ۲۹۶ پر ختم کر دیا ہے۔ اس کے بعد کتاب نے تاریخ سے ہٹ کر براہ راست سیرت کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رنگ اختیار کرلیا ہے۔ اور صفحہ ۴۴ تک، اسکی پہلی بنیاد پڑی ہے۔ اس حصہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ، سلسلہ کی خواتین، اور جماعت کے شہداء کا تذکرہ ہے پھر قادیان کی مادی ترقی، احمدیہ جوبلی اور سلسلہ کے مرکزی نظام کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ بعدہٗ سلسلہ کے مصنفین اور صحافیوں کا تذکرہ بھی بہت دلچسپ ہے۔ اس تذکرہ میں ہمارے لئے زیادہ دلچسپی کی چیز یہ ہے، کہ اسمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سلطان القلم ہونے کے ایک دوسرے پہلو کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ یقیناً خود حضور کو قلم پر پورا اقتدار حاصل تھا۔ اور ہر وہ شخص جو ذوقِ ادب سے ناآشنا نہیں، حضور کے نگارشات قلم کی برگزیدگی کا اعتراف کرنے پر مجبور ہے۔ اور اس وجہ سے بلاشبہ آپ سلطان القلم تھے لیکن اس خطابِ عزت کے مفہوم کا وہ پہلو بھی بہت لطیف ہے، جسکی طرف قابل مصنف نے اشارہ کیا ہے یعنی یہ کہ اصحابِ قلم کی سرداری اور اپنے سلطنت و اقتدار آپکو حاصل ہوگا، اور اہل قلم کا ایک جرّار لشکر آپکو عطا کیا جائیگا۔

سلسلہ کے اخبارات و رسائل کے ذکر میں انگریزی رسالہ البشریٰ کا تذکرہ ضروری تھا، جو فلسطین سے جاری ہوا تھا۔ اسی طرح صحافیوں کے تحت جناب ملک غلام فرید صاحب ایم اے کا ذکر نہیں کیا گیا، حالانکہ آپ کئی سال تک ریویو آف ریلیجنز انگریزی ورسن اول کے ایڈیٹر رہے ہیں۔

سلسلہ احمدیہ کی ترقی کے لئے کچھ خاص تحریکوں کے ذکر کے بعد صفحہ ۲۵۲ کے آخر پر پہنچکر کتاب تمام ہوجاتی ہے، اور اثناء میں سلسلہ کی تاریخ اور اس کے متعلق عام معلومات کے کئی پہلو اپنے دماغ میں سمیٹ کر اور دماغ کو تھکائے بغیر کتاب کو ختم کردیتا ہے۔

ایک دوست نے پوچھا، کہ کتاب تو مرکزِ احمدیت قادیان کے متعلق تھی لیکن اسمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم، آپکے نشانات، آپکی ذریتِ طیبہ اور دوست احباب کے تذکروں کو شامل کیا گیا ہے، حالانکہ ہم سمجھتے تھے، کہ یہ قادیان گائیڈ کی سی کوئی چیز ہوگی لیکن ہم سمجھتے ہیں، کہ فرق صرف نقطہ نگاہ کا ہے، اور اس کا جواب انہیں خود مصنف کے ان الفاظ میں مل جائیگا، کہ "قادیان جدید آج میرے نزدیک کسی بستی کا نام ہی نہیں رہا۔ بلکہ اس مقصد اور مغز کا نام ہوگیا ہے۔ جو مقصد اور مغز مسیح موعود کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنے میں پنہاں تھا۔ جب ہم قادیان کا نام بولیں گے، تو اس کے پیچھے ایک شخص پنہاں ہے جو مسیح موعود ہے، اور ایک تعلیم پنہاں ہے جو آپ لائے۔"

گو ہم نے کتاب کا مختصر تجزیہ کرتے ہوئے اس کے بعض مسامحات کا بھی ذکر کیا ہے، جو ہم سمجھتے ہیں محض جلدی میں اشاعت کیوجہ سے اس میں راہ پا گئیں، ورنہ کتاب اپنی ذات میں مختلف اعتبارات سے بہت دلچسپ، مؤثر اور قابل قدر ہے۔ اور ہماری شدید خواہش ہے، کہ دوست اسکی خریداری اس حد تک بڑھا دیں، کہ مصنف بہت جلد یہ اعلان کرنے پر مجبور ہو جائیں۔ کہ فروخت کے لئے کوئی نسخہ اب انکے پاس موجود نہیں۔

کتاب مجلد ہے، اور اسکی قیمت دو روپے چار آنے ہے، جو کاغذ کی موجودہ گرانی کے زمانہ میں نہایت واجبی ہے۔ مینیجر صاحب دفتر "الحکم" سے طلب کیجائے۔

چشمہ ہدایت :- انسانی حقوق و واجبات اپنے اندر سہ گانہ پہلو رکھتے ہیں ان کا ایک پہلو اخلاق و روحانیت کی بلندیوں کو طے کرتا ہوا ذات باریتعالیٰ سے جا ملتا ہے۔ اس سے اتر کر سب سے پہلے لِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقٌّ کے مطابق انسان کی اپنی ذات سامنے آتی ہے، اور اس سے گزر کر انسان حقوق العباد تک پہنچ جاتا ہے، گویا یہ تکون لاہوتی اور ناسوتی تمام حقوق و فرائض کی حدبندی کرکے انہیں اپنے اندر سمیٹ لیتی ہے۔ اسی بات کے پیش نظر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک کتاب التعلیم لکھنے کا ارادہ ظاہر فرمایا، اور لکھا تھا :-

"میں چاہتا ہوں ایک کتاب تعلیم لکھوں ..... اس کے تین حصے ہوں گے، ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ کے حضور ہمارے کیا فرائض ہیں، اور دوسرے یہ کہ اپنے نفس کے کیا حقوق ہم پر ہیں، اور تیسرے یہ کہ بنی نوع انسان کے ہم پر کیا حقوق ہیں۔" (ملفوظات صفحہ ۳۷۴)

اس کے بعد گو حضور تمام عمر حقوق اللہ اور حقوق العباد ہی کے مضامین بیان فرماتے رہے، لیکن معین شکل میں حضور کے قلم سے یہ کتاب نہ نکلی۔ ممکن ہے، اسکی وجہ یہ ہو کہ حضور کو اس کی تصنیف کا موقعہ ہی نہ ملا ہو، یا آپ نے اپنی بعد کی تصانیف میں اس مقصد کی تکمیلی شان کو پا لیا ہو۔ بہرحال آپ نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کوئی علیحدہ کتاب اس نام سے تصنیف نہ فرمائی۔ اب مکرمی مولوی عبد الرحمن صاحب مبشر نے حضور کے اس ارادہ کی ظاہری تکمیل کے لئے "چشمۂ ہدایت" کے نام سے ایک کتاب شائع کی ہے جس میں حضرت اقدس کا وہ مقدس کلام جمع کیا ہے، جو "انسانی پیدائش کے مقصد اور اس کے حصول کے ذرائع کو واضح کرتا اور تزکیۂ نفس، تقویٰ، طہارت، اعلیٰ اخلاق، عمدہ تربیت، صحیح اعتقاد، سچا ایمان، بدیوں سے بچنے کے طریق اور نیکیوں کی طرف رغبت پیدا کرنے والے اصول پر مشتمل ہے۔"

مؤلف نے کتاب کو مندرجہ ذیل گیارہ ابواب میں تقسیم کیا ہے:-

(۱) انسانی پیدائش کی غرض۔ (۲) ضرورتِ مذہب (۳) اسلام (۴) ایمانیات۔

(۵) وحی و رسالت (۶) قرآن مجید (۷) حقوق باری تعالیٰ (۸) حقوق العباد (۹) اخلاقِ فاضلہ

(۱۰) بعث بعد الموت (۱۱) حضرت مسیح موعود کا دعویٰ اور غرض بعثت۔

اور اس طرح ایک تصنیف کے متعلق حضرت اقدس کی ایک خواہش کو حضور ہی کے رشحاتِ قلم کے ذریعہ پورا کرنے کی سعادت مبشر صاحب نے حاصل کی ہے۔

مؤلف نے اس اعتبار سے کہ اس میں ہدایت کے تشنہ کاموں کی سیرابی کا سامان پیدا کیا گیا ہے کتاب کا نام چشمۂ ہدایت رکھا ہے، اور علیحدہ علیحدہ مضامین کو گیارہ بابوں میں تقسیم کر دیا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کتاب کا نام کتاب التعلیم تجویز فرمایا تھا، اور ارادہ تھا کہ اسے تین حصوں میں شائع کیا جائے۔ اس لئے مناسب تھا کہ مبشر صاحب کتاب کے اس نام کو برقرار رکھتے، اور اصل تجویز کے مطابق اگر اسے تین حصوں میں شائع نہیں کر سکتے تھے، تو کم از کم تین باب ہی قائم کر دیتے، اور باقی تقسیم کو فصلوں کی شکل میں قائم کر دیتے۔

نفس مضمون کے بارہ میں صرف یہ کہدینا کافی ہے، کہ یہ اس عظیم انسان وجود کا کلام ہے، جس کا قلم سحر تھا، اور زبان جادو، اور جسے خود خدا تعالیٰ نے سلطان القلم کے خطاب سے سرفراز فرمایا، اور جس کے قلم کا لوہا غیروں نے بھی مانا ہے۔ البتہ جہاں تک انتخاب اور ترتیب کا سوال ہے، ہمارے نزدیک یہ دونوں چیزیں اس معین شکل کو کما حقہٗ پورا نہیں کرتیں، جن کے پیش نظر

حضرت نے ایک علیحدہ کتاب لکھنے کا ارادہ ظاہر فرمایا تھا۔ نہ کتاب کا وہ نام ہے جو حضور نے تجویز فرمایا تھا، نہ یہ تین حصوں میں شائع ہوئی ہے، اور نہ اقتباسات اس معین مقصد کو پوری طرح واضح کرتے ہیں۔ ترتیب بھی موجودہ ترتیب سے بہتر ہو سکتی تھی۔ تاہم مؤلف نے حضرت اقدس کے ایک ارادہ کی تکمیل کو مدنظر رکھا ہے، اور وہ بہت حد تک اس میں کامیاب ہوئے ہیں، اور اس طرح اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ کے مطابق اپنے نامۂ اعمال میں ایک اور سعادت کا اضافہ کر لیا ہے۔ اس سے قبل بھی آپ نے ایک ایسی ہی سعادت حاصل کی تھی، یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہش کے مطابق حضور کی صداقت پر بہت سے لوگوں کے کشوف اور رؤیا کا ایک مجموعہ شائع کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے، اور ایسی اور بھی نیکیاں حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

کتاب $\frac{20\times30}{16}$ سائز کے ۲۴۴ صفحات میں تمام ہوئی ہے۔ کتابت طباعت عمدہ ہے۔ کاغذ بھی اعلیٰ ہے۔ قیمت فی نسخہ سوا روپیہ ملنے کا پتہ دفتر بشارات رحمانیہ قادیان۔

گذشتہ و موجودہ جنگ کے متعلق پیشگوئیاں

مندرجہ بالا عنوان سے جناب مولانا جلال الدین صاحب شمس امام مسجد لنڈن نے ایک بلند پایہ رسالہ تصنیف فرمایا ہے۔ اس میں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی گذشتہ اور موجودہ جنگ کے متعلق اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ کی موجودہ جنگ کے متعلق پیشگوئیاں بیان کی گئی ہیں۔ ساتھ ہی موجودہ جنگ کے بارے میں انگلستان کے نجومیوں اور پیر جوتسیوں یعنی روحانیت کے مدعیوں کی پیشگوئیوں کی حقیقت بھی بیان کی گئی ہے کہ وہ کس طرح ہر مرحلہ پر جھوٹی نکلیں۔ یہ بہت اچھا علمی تقابل ہے، اور رسالہ کی اشاعت تبلیغی لحاظ سے بہت مفید ہے۔ یہ رسالہ زیر طبع ہے، کاغذ کی گرانی کے باعث نہایت محدود تعداد میں چھپوایا جائیگا، اس لئے آپ دس آنے (۱۰/) کے ٹکٹ بھیجکر اس کی ایک کاپی محفوظ کرالیں۔

پتہ :- مینیجر مکتبہ احمدیہ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تفسیر سروری

یعنی جماعت احمدیہ کے مفسر قرآن حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب کی وہ تفسیر القرآن جو رسالہ ریویو اردو میں چھپتی رہی ہے اور جس میں حضرت خلیفہ اول کی تفسیر بھی بیان ہوئی ہے، اسکی گنتی کی جلدیں برائے فروخت دفتر میں موجود ہیں۔ یہ تفسیر شروع سے آٹھویں پارے تک کی ہے، مگر درحقیقت اس میں سارے قرآن مجید کے مشکل مقامات حل کئے گئے ہیں۔ یہ نہایت عام فہم تفسیر ہے۔ اس کے پڑھنے سے حسب استعداد تفسیر القرآن کا ملکہ پیدا ہو جاتا ہے۔ رسالہ ریویو کے سائز پر اسکے کل دو ہزار صفحے ہیں۔ پہلے اس کی قیمت پندرہ روپے تھی، مگر اب بعض فوری ضروریات کی وجہ سے اسکی رعایتی قیمت صرف چھ روپے رکھی گئی ہے۔ آج ہی بذریعہ منی آرڈر بنام مینیجر رسالہ ریویو اردو ارسال فرما کر اپنے لئے ایک جلد محفوظ کرا لیں۔ بعد میں یہ بیش بہا خزانہ کسی قیمت پر بھی نہ مل سکیگا۔ مجلد کی قیمت ساڑھے سات روپے ہے۔

پیشوایان مذاہب

رسالہ "ریویو" اردو کے پیشوایانِ مذاہب نمبر کے کچھ نسخے برائے فروخت موجود ہیں۔ اسمیں مہاتما بدھ، کنفیوشس، حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ، حضرت کرشن اور حضرت باوا نانک کی زندگیوں اور تعلیمات پر نہایت محققانہ روشنی ڈالی گئی ہے۔ اس رسالہ کو تمام حلقوں میں نہایت پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا گیا ہے۔ ۵ کے ٹکٹ بھیجکر طلب فرمائیں۔

"ریویو" کے پرانے فائل

رسالہ "ریویو" کے پرانے فائل جن میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایسے مضامین شائع ہوتے رہے ہیں جو کسی اور جگہ شائع نہیں ہوئے، قابل فروخت ہیں۔ ان فائلوں میں اور بھی بہت سے نہایت قیمتی مضامین ہیں۔ ہر احمدی کو ان کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔ قیمت کا فیصلہ خط و کتابت سے کیجیے۔ مکمل ۴۰ سال کی جلدیں خریدنے والوں سے خاص رعایت کیجائے گی۔

ملنے کا پتہ: مینیجر رسالہ ریویو اردو قادیان (پنجاب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیتیں

نوٹ :۔ وصایا منظوری سے پہلے اس لئے شائع کیجاتی ہیں کہ اگر کسیکو کوئی اعتراض ہو تو دفتر کو اطلاع دے

نمبر ۶۵۲۵ ۔ منکہ امۃ اللطیف بنت عبدالرحیم سوڈا واٹر فیکٹری قوم رجبانہ پیشہ طالب علم عمر ۱۵ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان دارالفتوح بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۴/۳/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میں اسوقت طالب علم ہوں اور میری ذاتی جائداد اور نہ ہی کوئی ماہوار آمد کا ذریعہ ہے البتہ میرے والد صاحب مجھے برائے حصول تعلیم ۵ روپے ماہوار عنایت فرماتے ہیں۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ اور یہ بھی وصیت کرتی ہوں کہ اگر میرے مرنے کے بعد میری کوئی جائداد منقولہ وغیر منقولہ ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ماہوار آمد کی کمی بیشی کی اطلاع دیتی رہوں گی۔ الامۃ۔ امۃ اللطیف بنت عبدالرحیم صاحب سوڈا واٹر فیکٹری قادیان۔ گواہ شد عبدالرحیم ولد فضل محمد صاحب مہاجر والد موصیہ۔ گواہ شد مرزا اشرف بیگ ولد مرزا افضل بیگ نسیم میڈیکل ہال قادیان

نمبر ۶۵۲۷ ۔ منکہ محمد مولاداد ولد چوہدری محمد بخش صاحب قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۴۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۸ء ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۸/۱/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد ۲۲ روپیہ ہے، میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جسقدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد محمد مولاداد مدرس تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان بقلم خود۔ گواہ شد محبوب عالم خالد مہتمم تربیت واصلاح۔ گواہ شد تاج الدین لائلپوری مدرس تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان

نمبر ۶۵۲۸ ۔ منکہ زینب بی بی زوجہ محمد حسین قوم قاضی پیشہ خانہ داری عمر تقریباً ۴۰ سال تاریخ بیعت ۱/۴۳ ساکن رتو چک ڈاکخانہ چھمال ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲/۴۳/۲۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اسوقت حسب ذیل جائداد ہے۔ (۱) ایک عدد طلائی کانٹا وزن تقریباً ۳ ماشہ بمبلغ ۱۵ روپے۔ (۲) ایک مکان جس کا رقبہ ۱۰ مرلہ ہے دارالسعۃ قادیان میں ہے وہ مجھے میرے خاوند نے میرے حق مہر میں دیا ہے۔ اسکی قیمت اس وقت تقریباً ۳۰۰ روپیہ ہے۔ اس مکان پر ۱۱۰ روپیہ قرض ہے جسکی ادائیگی اس مذکورہ بالا جائداد میں سے کیجائے گی۔ باقی مبلغ ۲۰۵ روپے رہ گئے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اور اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو اس رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد اور پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی ہونگی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائداد ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الآمتہ۔ نشان انگوٹھا زینب بی بی موصیہ۔ گواہ شد محمد حسین خاوند موصیہ بقلم خود۔ گواہ شد عزیز الدین حکیم خسر موصیہ بقلم خود

نمبر ۶۵۲۹ منکہ غلام رسول ولد چوہدری ولی محمد صاحب قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۳۵ سال پیدائشی احمدی ساکن تلونڈی جھنگلاں ڈاکخانہ قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۲/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔ تقریباً ۴ گھماؤں زمین زرعی میری ملکیت ہے جسکی کل قیمت اندازاً ۱۲۰۰ روپے ہے۔ مکان جسکی قیمت اندازاً ۲۲۵ روپیہ ہے گاؤں مذکور میں میری ملکیت ہے۔ میں اس تمام مذکورہ جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور اس جائداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گذارہ صرف اس جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر بھی ہے جو کہ اس وقت ۳۸ روپیہ ۸ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی رقم ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں تو اسقدر روپیہ اسکی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔ العبد غلام رسول مدرس تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان۔ گواہ شد تاج الدین لائلپوری مدرس تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان۔ گواہ شد محبوب عالم خالد مہتمم تربیت و اصلاح

نمبر ۶۵۳۱ منکہ چراغ محمد ولد چوہدری امیر بخش صاحب قوم ڈوگر پیشہ ملازمت عمر ۴۸ سال پیدائشی احمدی ساکن کھارا ڈاکخانہ کوٹ ٹوڈرمل ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۱/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔ (۱) ملکیت ۱۶ گھماؤں اراضی ہے جسمیں میرا نصف سے کچھ اوپر حصہ ہے۔ موجودہ قیمت ۵۰۰۰ روپیہ ہے باقی میں میرا بھائی شریک ہے۔ (۲) قریباً ۱۲ گھماؤں زمین ہمارے پاس رہن با قبضہ ہے جسمیں میرا نصف سے کچھ زائد حصہ ہے۔ زر رہن قریباً ۲۰۰۰ روپیہ ہے باقی نصف میں میرا بھائی شریک ہے۔ (۳) ایک مکان رہائشی واقعہ موضع مذکور قیمتی ۱۵ سو روپیہ ہے جس میں میرا نصف حصہ ہے باقی نصف میں میرا بھائی شریک ہے۔ ان میں سے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور اس جائداد پر بھی یہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیت حاوی ہوگی لیکن میرا گذارہ صرف اس جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر بھی ہے جو کہ اس وقت مبلغ ۵۰ روپے ماہوار ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں تو اسقدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا العبد چراغ محمدؐ مدرس تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان۔ گواہ شد تاج الدین لائلپوری مدرس تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان۔ گواہ شد محبوب عالم خالد مہتمم تربیت و اصلاح

نمبر ۶۵۳۳ منکہ محمد عبدالقادر ثانی ولد اخوند محمد فضل خاں قوم غزنی افغان پیشہ ملازمت عمر ۴۲ سال پیدایشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۲/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد نہیں میرا گذارہ میری ماہوار تنخواہ پر ہے۔ اس وقت میری ماہوار آمد ۱۱۵ روپے بصورت تنخواہ اور ۳۰ روپے بصورت الاؤنس ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنیکے وقت جس قدر میرا متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد محمدؐ عبدالقادر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان گواہ شد فضل الرحمٰن چغتائی کلرک تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان۔ گواہ شد محبوب عالم خالد۔ مہتمم تربیت و اصلاح

نمبر ۶۵۳۵ منکہ کرم النساء بیگم بیوہ حکیم محمد تقی صاحب قوم ٹھبہ پیشہ خانہ داری عمر تقریباً ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۶ء ساکن شاہدرہ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس آج بتاریخ —— حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری کوئی جائداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں لیکن بحالت موجودہ میرے پاس یکصد روپیہ نقد موجود ہے لہذا میں بقائمی ہوش و حواس اس یکصد روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اور نیز اقرار کرتی ہوں کہ بوقت وفات جسقدر میری جائداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن قادیان ہوگی۔ الامۃ نشان انگوٹھا کرم النساء بیگم گواہ شد: ملک مہر الٰہی بقلم خود۔ گواہ شد مستری محمد علی بقلم خود

نمبر ۶۵۳۷ منکہ مرزا غلام مصطفیٰ ولد مرزا محمد ابراہیم قوم مغل پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن دھرم کوٹ بگہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۲/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ (۱) دو گھماؤں ۳ کنال زمین واقع گاؤں مذکور میں ہے جو ساڑھے سات سو روپیہ میں رہن ہے اسمیں میرا ۱/۲ حصہ ہے اور باقی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نصف میرے بھائی کا ہے۔ (۲) ایک باغ آموں کا واقع گاؤں مذکور میں ہے جس کا رقبہ قریباً ۴ کنال ہے۔ یہ بھی مبلغ ۲۰۰ میں رہن ہے اسمیں میرا ۱/۲ حصہ ہے اور زیر رہن میں ۱/۲ حصہ ہے۔ اس باغ میں ایک کوآں بھی ہے۔ (۳) ایک باغ جس میں بیریاں ہیں اور رقبہ ۲ کنال ہے اسمیں میرا ۱/۲ حصہ ہے۔ (۴) امرودوں کا باغ جس کا رقبہ ایک کنال ہے اسمیں میرا ۱/۲ حصہ ہے۔ (۵) اراضی زرعی ۳ کنال ہے اسمیں میرا ۱/۲ حصہ ہے۔ (۶) ایک مکان ہے اس کا رقبہ اندازاً ۳ مرلہ ہے جسکی قیمت معہ ملبہ اندازاً ۳۰۰ روپیہ ہے اسمیں میرا ۱/۲ حصہ ہے۔ یہ مذکورہ بالا ساری جائداد میرے گاؤں مذکور میں ہے۔ (۷) میرا گذارہ بزازی کی تجارت پر ہے جس کی آمد اوسطاً ۲۰ ماہوار ہے۔ میں اپنی اس منقولہ وغیر منقولہ کل جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اور میں اقرار کرتا ہوں کہ میں اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا اور یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں تو اسقدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔ العبد غلام مصطفیٰ بقلم خود۔ گواہ شد تاج الدین لائلپوری مدرس تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان۔ گواہ شد فقیر محمد پریزیڈنٹ جماعت احمدیہ ونجواں نشان انگوٹھا۔

نمبر ۶۵۳۸ منکہ مبارک بی بی بیوہ چوہدری علی محمد صاحب قوم جٹ پیشہ امور خانہ داری عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۸ء ساکن ونجواں ڈاک خانہ بھلر ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۲/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ (۱) میری موجودہ جائداد ۱۰۰ روپیہ ہے جو حق مہر میں مجھے میرے خاوند سے وصول ہو چکا ہے اور اب وہ میرے بیٹے عزیزم چوہدری محمد طفیل صاحب احمدی ساکن موضع مذکور کے پاس ہے میں اس کے ۱/۳ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ نوٹ:- میرے پاس ایک عدد نامِ طلائی وزنی ایک تولہ اور ۲ عدد بالکاں نقرئی وزنی ۴۰ تولہ تھا۔ مگر اول الذکر زیور معہ مبلغ ۵ روپیہ چندہ مسجد فضل لندن میں اور ثانی الذکر زیور یتیم خانہ دار الشیوخ میں بذریعہ بابا محمد حسن صاحب والد مولوی رحمت علی صاحب مبلغ سلسلہ ساکن قادیان عرصہ ہؤا دے چکی ہوں۔ (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ (۳) اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ نشان انگوٹھا مبارک بی بی موصیہ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گواہ شد۔ تاج الدین لائلپوری مدرس تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان۔ گواہ شد بقلم خود محمد طفیل پسر موصیہ
ساکن ونجواں **نمبر ۶۵۳۹** منکہ نواب بی بی بیوہ چوہدری دین محمد صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال
تاریخ بیعت سنہ ۱۹۱۱ء ساکن چک نمبر ۲۴ ڈاک خانہ راوتیانی ضلع نواب شاہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج
بتاریخ ۲/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ چوڑیاں نقرئی ۸ عدد
وزن قریباً ۵۰ تولہ۔ (۲) ہس نقرئی ایک عدد وزن قریباً ۴۰ تولہ (۳) بند نقرئی ایک جوڑی وزن قریباً ۲۰ تولہ
جن کا مجموعی وزن قریباً ۱۱۰ تولہ بنتا ہے۔ میں اس تمام زیور کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں
نوٹ (۱) میرا خاوند فوت ہو چکا ہے۔ مہر اس زیور کے سوا اور کچھ اسنے مجھے نہیں دیا۔ (۲) اگر میں اپنی زندگی
میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں
تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دیجائے گی۔ (۳) اگر اس کے بعد کوئی
جائداد اور پیدا کروں تو اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنیکے وقت جسقدر میری جائداد ثابت ہو اس
کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ نوٹ۔ میں انشاء اللہ مذکورہ بالا مال وصیت
عنقریب انجمن مذکور کے حوالہ کر دوں گی۔ الامۃ نشان انگوٹھا نواب بی بی موصیہ۔ گواہ شد نصیر احمد دہڑ
چک نمبر ۲۹ ڈاکخانہ مومن تحصیل و ضلع شیخوپورہ۔ گواہ شد تاج الدین لائلپوری مدرس تعلیم الاسلام ہائی سکول
قادیان **نمبر ۶۵۴۰** منکہ سکینہ بیگم زوجہ ماسٹر محمد مولا داد صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۲۷ سال
پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔
میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ زر مہر ۲۰۰ روپے جو میں اپنے خاوند سے وصول کر چکی ہوں۔ اس کے علاوہ
میری کوئی اور جائداد نہیں۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم بمد وصیت داخل
کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دیجائیگی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد
پیدا کر لوں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی۔ نیز میرے مرنیکے وقت جسقدر میری جائداد ہو اگر
میں اسکا ۱/۱۰ حصہ اپنی زندگی میں ادا نہ کر چکی ہوں تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔
الامۃ سکینہ بیگم بقلم خود۔ گواہ شد محمد مولا داد مدرس تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان خاوند موصیہ۔ گواہ شد
محبوب عالم خالد مہتمم تربیت و اصلاح **نمبر ۶۵۴۱** منکہ محمد السلام خان ولد محمد اسمٰعیل خانصاحب قوم پٹھان۔
پیشہ ملازمت عمر ۳۲ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۴۴
حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں کیونکہ بفضل خدا میرے والد صاحب محترم زندہ
موجود ہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد ۳۲ روپیہ ہے اس کے علاوہ مہنگائی الاؤنس ۱۲ روپے ماہوار ملتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں عمر بھر اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد
اس کے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔
نیز میرے مرنیکے وقت میرا جسقدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی
العبد محمد السلام خان مدرس تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان ۔ گواہ شد تاج الدین لائلپوری مدرس تعلیم الاسلام
ہائی سکول قادیان ۔ گواہ شد محبوب عالم خالد مہتمم تربیت و اصلاح **نمبر ۶۵۴۴** منکہ امۃ الحمید زوجہ چوہدری
محمد طفیل صاحب قوم جٹ پیشہ امور خانہ داری عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت سنہ ۱۹۲۴ء ساکن ونجواں ضلع گورداسپور
بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۳/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل
ہے ۔ (۱) مہر یکصد روپیہ جو ابھی میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے ۔ (۲) مبلغ ۴۰۰ روپیہ نقد ہے یہ بھی میرے
خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ اس رقم میں زیور بھی شامل ہے کیونکہ وہ فروخت کر دیا گیا ہے. میں اس کے ۱/۱۰
حصہ یعنی ۵۰ روپے کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں ۔ (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا
کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی
جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دیجائیگی ۔ (۳) اگر اس کے بعد کوئی جائداد اور پیدا کروں تو اسکی
اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ نیز میرے مرنیکے وقت جسقدر جائداد
ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ۔ الامۃ نشان انگوٹھا امۃ الحمید موصیہ ۔ گواہ شد
تاج الدین لائلپوری ۔ گواہ شد بقلم خود محمد طفیل خاوند موصیہ **نمبر ۶۵۴۵** منکہ محمد اسمٰعیل ولد چوہدری فقیر محمد صاحب
قوم جٹ پیشہ کاشتکاری عمر ۳۷ سال پیدائشی احمدی ساکن ونجواں ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و
اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۳/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں کیونکہ بفضل خدا میرے والد صاحب
بقید حیات ہیں اس وقت میری آمد سالانہ اوسطاً ۱۰۰ روپیہ ہے میں تا زیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ
صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز
کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ نیز میرے مرنیکے وقت میرا جسقدر ترکہ ثابت ہو اس کے
بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ۔ العبد نشان انگوٹھا محمد اسمٰعیل ۔ گواہ شد تاج الدین لائلپوری
گواہ شد نشان انگوٹھا چوہدری فقیر محمد والد موصی **نمبر ۶۵۴۶** منکہ عطاء اللہ ولد چوہدری مولا بخش صاحب قوم
جٹ پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی سکنہ قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۳/۴۲
حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے (۱) قریباً ۱۲ بیگھہ زمین واقع موضع کوٹ ٹھمن
تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ جس میں میرا ۱/۳ حصہ ہے باقی میرے بھائیوں کا حصہ ہے (۲) ایک مکان رہائشی واقع

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محلہ دار البرکات قادیان جسکا رقبہ قریباً ۱½ کنال ہے جسکی قیمت اندازاً ۳۰۰۰ روپیہ ہے اور اسمیں میرا نصف حصہ ہے۔ مذکورہ بالا دونوں جائدادوں کی قیمت اندازاً ۵ ہزار روپے ہے۔ اپنے حصہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس جائداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گذارہ صرف اس جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اس وقت ۳۴ روپے ۲ اربعہ الاؤنس مہنگائی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۸ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کردوں تو اسقدر روپیہ اسکی قیمت سے منہا کردیا جائیگا۔ العبد عطاء اللہ بی اے ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان۔ گواہ شد تاج الدین لائلپوری۔ گواہ شد محبوب عالم خالد۔

نمبر ۶۵۴۷ منکہ فضل احمد ولد بڈھا قوم نورباف پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۸ء ساکن دوالجو ڈاکخانہ مَتو ضلع امرتسر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۳/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں۔ اسوقت میری ماہوار آمد ۹ روپیہ ہے جو ہائی سکول سے مجھے ملتے ہیں اس کے علاوہ تجارت سے بھی ایک روپیہ ماہوار کے حساب سے آمد ہو جاتی ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنیکے وقت جسقدر میرا متروکہ ثابت ہو اس کے بعد بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد بقلم خود فضل احمد کارکن تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان۔ گواہ شد تاج الدین لائلپوری۔ گواہ شد محبوب عالم خالد

نمبر ۶۵۴۸ منکہ سردار بیگم بنت میاں احمد دین صاحب احمدی زوجہ ماسٹر غلام محمد صاحب عبید قوم ہجرا جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن محلہ ناصر آباد قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۳/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد سوائے حق مہر کے اور کوئی نہیں جو کہ مبلغ ۵۰۰ روپیہ میرے خاوند ماسٹر غلام محمد صاحب عبید منشی فاضل ادیب فاضل مدرس ہائی سکول قادیان کے ذمہ واجب الادا ہے۔ اس رقم کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں جو کہ مبلغ ۵۰ روپیہ بنتے ہیں اور یہ مبلغات ۲ روپیہ ماہوار کی اقساط سے داخل خزانہ کرتی رہونگی۔ اور داخل خزانہ رقوم ان مبلغات سے منہا کیجائیں گی۔ اگر علاوہ ازیں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز مصالح قبرستان قادیان کو دیتی ہونگی۔ نیز میرے مرنیکے وقت جسقدر جائداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ والسلام۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ الامۃ سردار بیگم۔ گواہ شد غلام محمد خاوند موصیہ۔ گواہ شد عطاء الرحمٰن بقلم خود کلرک صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

نمبر ۶۵۴۹ منکہ محمد قلندر خان ولد محمد اسمٰعیل خان قوم افغان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیشہ ملازمت پرائیویٹ مدرسی عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۶ء سکنہ ترناب چارسدہ ضلع پشاور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹/۲/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میں پرائیویٹ ٹیوشن ماسٹر ہوں۔ ۲۰۔۳۰ روپے ماہوار اوسط لیتا ہوں اور مبلغ ۲۰۰ روپیہ نقد بصورت نقدی رکھتا ہوں۔ اسکا ۱/۱۰ حصہ یعنی مبلغ ۲۰ روپے بمعہ شرط اول ایکروپیہ و شرط دوم ڈھائی روپے اپنی وصیت میں نقد ادا کرتا ہوں اور اپنی ہرماہ کی آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ بھی انشاء اللہ ادا کرتا رہوں گا۔ اور نیز جو کچھ رقم جمع بچت ہو کر اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ یکمشت ادا کرتا رہوں گا۔ اب موجودہ نقدی بعد ادائیگی ۱/۱۰ حصۂ الوصیت میرے پاس ہے اسکا ۱/۱۰ حصہ مبلغ ۵۰ روپے بموجب اقرار خود کے صفائی اور صداقت قلبی کے ساتھ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو مزید ادا کرتا ہوں۔ گر قبول افتد زہے عز و شرف۔ بندہ کو ان شرائط پر مخلصانہ مومیوں کے زمرہ میں منظور فرمایا جاوے۔ العبد محمد قلندر خان بقلم خود۔ گواہ شد خلیل الرحمٰن خان احمدی مولوی فاضل عربی مدرس فرنٹیئر ہائی سکول پشاور صدر۔ گواہ شد عبدالکریم سیکرٹری تعلیم و تربیت ورک منشی ہمبلی ہال پشاور۔

نمبر ۶۵۵۱ منکہ زینب بی بی زوجہ مستری محمد ابراہیم صاحب (والدہ اللہ دتا صاحب) قوم سیام پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت خلافت ثانیہ ساکن دارالسعۃ قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۲/۲/۱۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اسوقت میرے پاس نقد ۱۰۰ روپیہ موجود ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں ہے میں اس نقد روپیہ کا ۱/۱۰ حصہ نقد ادا کر رہی ہوں۔ نیز یہ بھی وصیت کرتی ہوں کہ اگر میری زندگی میں یا مرنے کے بعد اس کے علاوہ کوئی دوسری جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ نشان انگوٹھا زینب بی بی موصیہ۔ گواہ شد اللہ دتا مستری محلہ دارالسعۃ گواہ شد بشیر احمد سیالکوٹی مولوی فاضل محلہ دارالرحمت۔

نمبر ۶۵۵۲ منکہ رشیدہ بیگم بنت علم الدین صاحب زوجہ عبدالغنی کلرک خزانہ قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان دارالفضل بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۲/۳/۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ منقولہ جائداد حسب ذیل ہے۔ ایک جوڑی کلپ طلائی وزنی ۹ ماشہ۔ ایک جوڑی کانٹے وزنی ۸ ماشہ۔ ایک جوڑی چھوٹے کانٹے وزنی (ڈنڈیکے) دو ماشہ۔ کل سونا وزنی ایک تولہ ۷ ماشہ ہوا ہے جسکی موجودہ قیمت ۹۵ روپیہ ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ میری ایک کپڑے سینے والی مشین بھی ہے جسکی موجودہ قیمت ۶۰ روپیہ ہے۔ نیز اس کے علاوہ میرا حق مہر ۳۲ روپیہ ہے جو ابھی میرے خاوند کے ذمہ قابل ادا ہے۔ ان تمام اشیا مندرجہ بالا اور آمدنی کی جو وقتاً فوقتاً مجھے میرے خاوند سے ملتی ہے ۱/۸ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اسکی بھی صدر انجمن ۱/۸ حصہ کی حقدار ہوگی اور اسکی ادائیگی میرے خاوند پر لازم ہوگی۔ میں اگر اپنی زندگی میں کوئی رقم ادا کر دوں تو وہ حصہ وصیت سے منہا سمجھی جائیگی۔ الامۃ بقلم خود رشیدہ بیگم۔ گواہ شد عبدالغنی کلرک خاوند موصیہ۔ گواہ شد عبدالغنی عبد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیّتیں

نوٹ :۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تا اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کر دے سیکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۶۵۱۲ :۔ منکہ محمد حسن خان ولد شیر محمد خاں قوم منہاس راجپوت پیشہ زمینداری عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن بگول ڈاکخانہ گھوڑیوالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵ ۲/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔(۱) میری موجودہ جائیداد ۲ ½ گھماؤں زمین ہے جس کے ⅒ حصہ کی وصیت کرتا ہوں (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی ۔(۳) اگر اس کے بعد کوئی جائیداد اور پیدا کروں ۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائیداد ہو۔ اس کے ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی ۔ العبد :۔ دنشان انگوٹھا محمد حسن ولد شیر محمد خان مرحوم سکنہ بگول ۔گواہ شد :۔ عبدالعزیز مبلغ موضع بگول ۔ گواہ شد : ظفر اسلام بقلم خود ساکن قادیان حال بگول

نمبر ۶۵۱۵ :۔ منکہ بشیر احمد ولد مولوی غلام رسول صاحب قوم جٹ دنیس پیشہ کارکن صدر انجمن احمدیہ عمر ۳۴ سال پیدائشی احمدی ساکن لنگے ڈاکخانہ خاص ضلع گجرات پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم امان ۱۳۲۲ ھش ۳/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے ۔ کیونکہ میرے والد صاحب محترم بقید حیات موجود ہیں ۔ اس وقت میری ماہوار آمد ۱۲ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ⅒ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا ۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں ۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی ۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جسقدر ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی ۔ العبد :۔ بشیر احمد دنیس مدرس تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان دارالامان گواہ شد : محمد اسمٰعیل پنشنر سول سرجن قادیان ۔ گواہ شد :۔ مرزا ناصر احمد ۔

نمبر ۶۵۱۶ :۔ منکہ خورشید بیگم بنت خانبہادر مولوی غلام محمد صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۹ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان محلہ دارالبرکات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ ماہ امان ۱۳۲۲ ھش (۲ ۳/۴۳) حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ۔ زیور طلائی وزنی سات تولہ بمعہ نگ و موتی وغیرہ اندازاً قیمت ۴ سو روپیہ ۔ نقد مبلغ چالیس روپے کل مبلغ چارسو چالیس روپے اس کے دسویں حصہ کی وصیت کرتی ہوں ۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی دسویں حصہ کی وارث صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی ۔ الامۃ ۔ خورشید بیگم ۔ گواہ شد :۔ غلام محمد خانبہادر والد موصیہ محلہ دارالبرکات قادیان ۔ گواہ شد : محمد اکبر ریٹائرڈ ایچ ۔ ای ۔ سی مہاجر قادیان محلہ دارالفضل

نمبر ۶۵۱۷ :۔ منکہ رضیہ بیگم بنت خانبہادر مولوی غلام محمد صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۳ سال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیدائشی احمدی ساکن قادیان محلہ دارالبرکات بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ یکم ماہ امان ۲۲/۱۳ ہش ۳/۴۳ احسب ذیل وصیت کرتی ہوں ۔ زیور طلائی وزنی ایک تولہ بعہ نگ موتی وغیرہ اندازاً اساٹھ روپیہ ۔ نقد چالیس روپیہ کل مبلغ ایک سو روپیہ جس کے دسویں حصّہ کی وصیّت کرتی ہوں ۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی دسویں حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی ۔ الامۃ :۔ رضیہ بیگم ۔ گواہ شد :۔ غلام محمد خانبہادر والد موصیہ پنشنر قادیان محلہ دارالبرکات ۔ گواہ شد :۔ خاکسار محمد اکبر ریٹائرڈ ایچ ۔ ای ۔ سی مہاجر قادیان محلہ دارالفضل ۔ گواہ شد :۔ محمد بشیر خان برادر موصیہ محلہ دارالبرکات قادیان **نمبر ۶۵۱۸** :۔

منکہ مسماۃ ہاجرہ بی بی بنت چودہری دل احمد صاحب مرحوم قوم جٹ بڑہار پیشہ زمینداری عمر ۳۸ سال ساکن موضع ادرحماں ڈاکخانہ بھاڑہ ضلع سرگودہا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۵/۴۲ ۳۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ۔ میری جائیداد زیورات کنگن طلائی ۱۰ تولے وکانٹے طلائی ۲ تولے اور زیورات چاندی کے جو کہ مبلغ ۲۰۰ روپے کو میں نے فروخت کر دئے ہیں ۔ زیورات طلائی کی اندازاً قیمت مبلغ ۵۰ روپے فی تولہ کے حساب ۶۰۰ روپیہ بنتی ہے کل مبلغ ۸۰۰ روپے کی ۱/۸ حصہ کی وصیّت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے ۔ اور کوئی ماہوار آمد بھی نہیں ہے ۔ اس کے علاوہ اگر بعد میں میری کوئی ماہوار آمد ہو گی تو اس کا بھی ۱/۸ حصہ ماہ بماہ ادا کرتی رہونگی ۔ اگر میری وفات کے بعد میری کوئی مزید جائیداد ثابت ہو ۔ تو اسکے بھی ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی ۔ جمہر مبلغ ۴۰ روپیہ خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے ۔ زیورات کی قیمت کا ۱/۸ حصہ مبلغ یکصد روپیہ نقد اس وقت خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل کرا رہی ہوں ۔ چندہ شرط اول داعلان وصیت مبلغ ۸/۱ اسوقت ادا کرتی ہوں ۔ الامۃ :۔ مسماۃ ہاجرہ بی بی بنت چودہری دل احمد صاحب مرحوم بقلم خود گواہ شد :۔ میاں خدا بخش سکرٹری مال انجمن احمدیہ ادرحماں بقلم خود ۔ گواہ شد :۔ محمد حیات بقلم خود ۔

نمبر ۶۵۱۹ :۔ منکہ نور محمد ولد غلام محمد قوم ارائیں پیشہ دستکاری عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت اپریل ۱۹۳۳ء ساکن میانوال رائیاں ضلع جالندہر بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۳/۴۳ ۳ کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری کل جائیداد شریعت کے مطابق تین بھائیوں دو بہنوں میں تقسیم ہو کر مندرجہ ذیل ہے ۔ جن کی قیمت بھی موجودہ زمانہ کے لحاظ سے درج ہے ۔ چاہ حویلی والا ۵/۴ کنال ۲۵۰ روپے ۔ چاہ برج والا ۹/۴ کنال ۱۵۰ روپے چاہ منڈ والا ۵/۴ کنال ۱۲۵ روپے ۔ بارانی ۱/۴ کنال ۶ روپے ۔ چھت کوٹھا خام ۱/۴ حصہ ۵ روپے سکنی زمین ۸/۴ مرلہ بحساب ۳۰ روپے مرلہ ۶۰ روپے ۔ سکنی زمین ۳/۴ مرلہ بحساب ۲۵ روپے مرلہ ۲۵ روپے سکنی زمین ۱۰/۴ مرلہ کیو تھلہ میں بحساب ۹ روپے ۴۵ روپے ۔ زر رہن ۱/۴ حصہ ۵۰ روپے ۔ میزان کل ۷۱۶ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی (۷۲ روپے) وصیّت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں ۔ اس کے علاوہ میری ماہوار آمدنی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بحساب یومیہ کے ۱۲ آر ہے۔ آمد کا ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل کرتا رہونگا۔ اگر میں اپنی زندگی میں جائیداد کی رقم میں سے کچھ رقم بمد وصیت جمع کراؤں تو وہ وصیّت سے منہا کی جائیگی۔ میرے مرنے کے بعد بھی اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ وما توفیقی الا باللہ العظیم۔ العبــد:۔ نور محمد فٹر ولد غلام محمد قوم ارائیں حال مقیم قادیان دارالفضل۔ گواہ شد:۔ خیرالدین برادر حقیقی موصی مدرس مدرسہ ڈلہ مقیم محلہ دارالفضل۔ گواہ شد:۔ علی محمد سکرٹری مال محلہ دارالفضل قادیان

نمبر ۶۵۲۲:۔ منکہ عبدالعزیز ولد نقیر محمد قوم چھنگو پیشہ ملازمت عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۳ء ساکن ٹھیکری والا ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷ فروری ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں (۱) میری اسوقت حسب ذیل جائیداد ہے (۱) ایک مکان واقعہ محلہ دارالشکر قادیان جس کا رقبہ ۱۰ مرلہ ہے جس کی اصل لاگت قریبًا اڑھائی صد روپے ہے۔ (۲) ایک قطعہ زمین برقبہ قریبًا ۱/۲ ۱۲ مرلہ ہے۔ محلہ دارالانوار قادیان متصل بیت الظفر میں ہے۔ (۳) ایک کنال زمین گلاس فیکٹری کے شرقی کھیت میں سے ہے۔ (۴) ایک کنال زمین محلہ دارالوداد میں واقعہ ہے۔ (۵) قریبًا ۱۵ مرلہ اراضی میرے حصّہ میں آتی ہے۔ یہ زمین چودہری فتح محمد صاحب سیال سے خرید کردہ ہے۔ اور دارالبرکات شرقی میں واقع ہے۔ اور نیچی جگہ ہے۔ مذکورہ بالا جائیداد میں سے جس کی قیمت اندازًا ۱۶۱۵ روپے ہے۔ ۱/۱۰ حصہ کی وصیّت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حادی ہوگی۔ لیکن میرا گزارہ اسوقت ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اسوقت مبلغ ۳۳ روپے ۱۲ آنے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصّہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کردوں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔ العبد:۔ عبدالعزیز ولد نقیر محمد مدرس ٹی۔ آئی۔ ہائی سکول قادیان۔ گواہ شد:۔ تاج الدین لائلپوری قادیان۔ گواہ شد:۔ محبوب عالم خالد مہتمم تربیت و اصلاح قادیان۔ گواہ شد:۔ بشیر احمد دنیس مدرس تعلیم الاسلام ہائی سکول

نمبر ۶۵۲۳:۔ منکہ بشریٰ صادقہ بیگم بنت صوفی عطا محمد قوم قریشی پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۵ ۴۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ (۱) اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میری وفات کے وقت جسقدر میری جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد وصیّت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی۔ (۳) میری جو بھی کوئی آمدنی ہوگی اس کا ۱/۱۰ حصہ ادا کردونگی۔ اس وقت مبلغ پانچروپے ماہوار جیب خرچ میرے والد صاحب کی طرف سے ملتے ہیں۔ انکا ۱/۱۰ حصہ یعنی ۸ / ماہوار ادا کرتی رہونگی۔ الامۃ:۔ بشریٰ صادقہ بیگم بقلم خود۔ گواہ شد:۔ بشارت الرحمٰن بقلم خود برادر موصیہ۔ گواہ شد:۔ عطا محمد جالندہری بقلم خود والد موصیہ۔

نمبر ۶۵۲۴:۔ منکہ بشیرہ صدیقہ بیگم بنت صوفی عطا محمد قوم قریشی پیشہ طالب علم عمر ۱۶ سال ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۵-۱-۴۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ (۱) اسوقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میری وفات پر جسقدر میری جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی۔ (۳) جو جو بھی کوئی آمدنی ہوگی۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ ادا کردونگی۔ اس وقت مبلغ پانچروپے ماہوار جیب خرچ مجھے میرے والد صاحب کی طرف سے ملتے ہیں۔ انکا ۱/۱۰ حصہ یعنی ۸ / ماہوار ادا کرتی رہونگی۔ الامۃ:۔ بشیرہ صدیقہ بیگم بقلم خود۔ گواہ شد: بشارت الرحمٰن بقلم خود برادر موصیہ۔ گواہ شد:۔ عطا محمد جالندہری بقلم خود والد موصیہ۔

نمبر ۶۵۵۳:۔ منکہ طالعہ بی بی بنت عمرالدین قوم ارائیں پیشہ کاشتکاری عمر ۳۵ سال پیدائشی احمدی ساکن سیکھواں ڈاکخانہ ڈیری والا ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۸-۲-۴۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری اور کوئی جائیداد سوائے حق مہر مبلغ دوصد روپے سکے نہیں ہے جس کے عوض میں چار کنال زمین اپنے شوہر سے مجھے ملی ہے۔ سو اس جائیداد کے دسویں حصہ کی میں وصیت کرتی ہوں۔ کہ میری وفات کے وقت اس زمین کے رائج الوقت بھاؤ کے مطابق قیمت کرکے دسواں حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو میرے ورثاء سے لینے کا حق ہوگا۔ اور میرے کسی وارث کو عذر کرنے کا حق نہ ہوگا۔ میرے مرنے پر اگر اور کوئی جائیداد ثابت ہو تو اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ:۔ طالعہ بی بی (نشان انگوٹھا) گواہ شد:۔ مہر شرف دین شوہر موصیہ ساکن سیکھواں۔ گواہ شد:۔ قریشی فضل حق مدرس احمدیہ سکول سیکھواں بقلم خود

نمبر ۶۵۵۵:۔ منکہ امینہ بیگم زوجہ ملک رحمت علی قوم ککے زئی (افغان) پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۴ء، ساکن بھیں چک حال قادیان محلہ دارالرحمت بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۸-۳-۴۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ اور غیر منقولہ کوئی نہیں۔ صرف مبلغ تین صد روپیہ میرے زیور کی قیمت میرے خاوند کے ذمہ قرض ہے۔ اور مبلغ ۳۲ روپیہ حق مہر بھی میرے خاوند کے ذمہ قرض ہے۔ گویا کل رقم ۳۳۲ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میری وفات کے بعد اور کوئی رقم یا جائیداد میرے حق میں ثابت ہو۔ تو اس کے دسویں حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ اور میں اپنی زندگی میں جو رقم ادا کردونگی۔ یا میرا خاوند میری طرف سے کوئی روپیہ ادا کردیگا۔ تو وہ رقم میرے دسویں حصہ سے مجرا سمجھی جائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الامۃ :- امینہ بیگم زوجہ [illegible] گواہ شد :- رحمت علی مستری خاوند موصیہ بقلم خود - گواہ شد :-
محمد بخش ڈرائنگ اسسٹنٹ مستری محلہ دارالرحمت **نمبر ۶۵۵۶** :- منکہ محمد اعظم خان ولد چوہدری سلطان علی خان قوم
جٹ پیشہ زراعت عمر قریباً چالیس سال تاریخ بیعت ۱۹۰۶ء ساکن محلہ باب الانوار قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا
جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ ۲/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری دو کنال اراضی متصل کوٹھی حاجی خان صاحب
حضرت صاحبزادہ میاں بشیر احمد صاحب کے پاس ہے - مبلغ چار ہزار چار صد پچیس روپے نقد بھی ان کے پاس
امانت ہیں - اندازاً ڈیڑھ صد روپیہ کے پہننے کے کپڑے وغیرہ ہیں - دو بھینسیں مالیتی تقریباً اڑہائی صد روپے کی ہیں پچاس
روپے پیشگی دودھ کی قیمت مولوی غلام رسول شیر فروش کو دی ہوئی ہے - چونتیس روپے ماہ اودہار قرض دیا ہے - باقی جائیداد
میری ہمشیرہ کے پاس ہے - جوں جوں مجھے ملتی جائیگی - اطلاع دے دونگا - اس وقت کل جائیداد میرے قبضہ میں اسی قدر
ہے جس کی فہرست درج کردی ہے - میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں -
اس کے علاوہ جو جائیداد میری وفات کے بعد ثابت ہوگی - اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی - العبد: محمد اعظم خان بقلم خود
گواہ شد :- چوہدری سلطان علی خان بقلم خود - گواہ شد :- شریف احمد امینی مولوی فاضل مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان دارالامان -

نمبر ۶۵۵۷ :- منکہ نظیر النساء خانم زوجہ محمد اعظم خان قوم جٹ پیشہ زراعت عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۳ء
ساکن محلہ باب الانوار قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ ۳/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں -
مہر مبلغ آٹھ صد روپیہ (واجب الادا) اثاث البیت مبلغ دو صد روپیہ - قیمت پارچہ جات مبلغ ڈیڑھ صد روپیہ -
زیور کلپ طلائی و بندے اور ایک ہلکی سی انگوٹھی طلائی (عبدالرحمن صاحب احمدی زرگر نے ان زیورات کا وزن بلا کھوٹ
خالص سونا ۱½ تولہ اندازاً کیا اور قیمت مبلغ ۹۰ روپے اندازہ کی - میں خود یکصد روپیہ اندازہ کرتی ہوں تاکہ زیادہ سے
زیادہ قیمت شمار ہو) کل جائیداد کی قیمت = ۸۰۰ + ۲۰۰ + ۱۵۰ + ۱۰۰ = ۱۲۵۰ روپے - میں کل جائیداد کے ۱/۱۰
حصہ کی وصیت کرتی ہوں - اس کے علاوہ جو میری جائیداد وفات کے بعد ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی
الامۃ :- نشان انگوٹھا نظیر النساء بیگم - گواہ شد :- چوہدری سلطان علی خان محلہ باب الانوار قادیان بقلم خود - گواہ شد :-
محمد اعظم خان (راقم الحروف) باب الانوار قادیان - خاکسار بحق صدر انجمن وعدہ کرتا ہے کہ چند ماہ تک اپنی اہلیہ نظیر النساء بیگم
کا حصہ وصیت ادا کر دونگا - محمد اعظم خان بقلم خود -

نمبر ۶۵۵۸ :- منکہ احمد دین ولد میاں عیدا قوم مغل پیشہ
ملازمت عمر ۳۶ سال تاریخ بیعت ۱۰ اپریل ۱۹۴۲ء ساکن چک ۱۹۲/۹ ب ضلع لائل پور حال ورکسین ڈاکخانہ کلیانہ ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و
حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹ ۲/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں - اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں - میرا گذارہ ماہوار تنخواہ
پر ہے - جو مبلغ ۳۰ روپے ۱۵ آنے ہے - اس کے علاوہ آجکل مجھ کو عارضی طور پر مبلغ ۴ روپے مہنگائی الاؤنس ملتا ہے
میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت کرتا ہوں - اسی طرح میرے مرنے پر جو جائیداد ثابت ہو - اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیت کرتا ہوں۔ میں اگر اپنی زندگی میں کوئی رقم حصہ جائیداد کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کردوں تو وہ رقم حصہ جائیداد میں سے میرے مرنے پر منہا کی جائیگی۔ العبد:۔ احمد دین ولد میاں عیدا حال اول مدرس مدرسہ دربیس تحصیل پاک پٹن ضلع منٹگمری۔ گواہ شد:۔ محمد عبد اللہ ولد شیخ محمد اکرام ساکن کلانور ضلع گورداسپور حال انگلش ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول پاک پٹن بقلم خود۔ گواہ شد:۔ غلام احمد ولد نتھو خاں راجپوت سڑوعہ ضلع ہوشیارپور ایڈووکیٹ پاکپٹن

نمبر ۶۵۶۰:۔ منکہ رشیدہ بیگم زوجہ شرافت احمد قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۷ ۲/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت اکیقصد روپیہ مہر اور ۲۹ روپے کے کانٹے اور ۵۰ روپے کی بندی اور ۵۰ روپے کی مشین ہے۔ اس کے سوا میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ اگر میرے مرنے کے بعد کوئی نئی جائیداد ثابت ہوگی تو اسی حساب سے یعنی تیسرے حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ اور میرے ورثاء اس تحریر کے پابند ہونگے۔ اور اگر میں اپنی زندگی میں کوئی یا جتنی رقم ادا کر دونگی تو وہ مذکورہ بالا رقم سے منہا کر دی جائیگی۔ اور یہ یاد رہے کہ میں نے اپنی جائیداد کے تیسرے حصہ کی وصیت کی ہے۔ الامۃ:۔ رشیدہ بیگم بقلم خود۔ گواہ شد:۔ عبد العزیز مبلغ۔ گواہ شد:۔ ظہور حسین محلہ دار الانوار

نمبر ۶۵۶۲:۔ منکہ عائشہ بیگم زوجہ سردار بشیر احمد صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۸ ۳/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرا مہر پانسو روپیہ جو مجھے ادا ہو چکا ہے۔ اور زیور طلائی وزنی چار تولہ ہے۔ اس کے ۱/۳ حصہ کی وصیّت کرتی ہوں۔ اگر بعد میں اللہ تعالیٰ اور مجھے جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ عنایت فرمادے۔ تو اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی وصیت کرتی ہوں اس کی بھی صدر انجمن احمدیہ میرے مرنے کے بعد مالک ہوگی۔ الامۃ:۔ بقلم خود عائشہ بیگم۔ گواہ شد:۔ عبد الرحمٰن بی۔ اے دہر سنگھ) قادیان گواہ شد:۔ برکت علی فنانشل سکرٹری تحریک جدید۔

نمبر ۶۵۶۵:۔ منکہ محمد یوسف ولد مولوی فخر الدین صاحب مرحوم قوم قریشی پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان دار الامان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۳/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اسوقت پانچ بھائیوں ایک بہن اور والدہ صاحبہ کے درمیان مشترک ہے۔ جو حسب ذیل ہے۔ ایک مکان واقع محلہ دار الفضل جس کے دو کمرے ایک دالان ایک باورچی خانہ اور دو کمرے بطور بیٹھک کے ہیں۔ میں اس جائیداد میں سے اپنے حصہ کے ۱/۳ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گذارہ صرف اس جائیداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اس وقت ستر روپے ماہوار ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۳ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور کمی بیشی کی اطلاع دفتر کو دیتا رہونگا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔ العبد:۔ محمد یوسف حولدار کلرک L.A.D. Type "B" 16 Cavalry Sialkot۔ گواہ شد: امیر محمد کلرک الفضل گواہ شد:۔ محمد یعقوب مولوی فاضل قادیان دارالامان۔ گواہ شد:۔ عبدالرحیم ناصر بی۔اے۔ بی ٹی محلہ دارالفضل قادیان

نمبر ۶۴۶۸:۔ منکہ کریم بھائی ولد ابراہیم بھائی قوم راجپوت راٹھور پیشہ تجارت عمر ۱۵ سال تاریخ بیعت اپریل ۱۹۴۰ء ساکن حال راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۳/۴۳-۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ (۱) میری اسوقت کوئی جائیداد غیر منقولہ نہیں اس وقت صرف میری سائیکلوں کی دوکان ہے جس میں ایک ہزار کی مالیت کا سامان پڑا ہوا ہے۔ اس کی آمد پر جو ۵۰ روپے تک ہوتی ہے میرا گذارہ ہے۔ میں اس آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اور عہد کرتا ہوں کہ ہر ماہ اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ باقاعدہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتا رہونگا۔ (۲) اس کے علاوہ ایک ہزار روپیہ مالیت کی دوکان کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ کہ میرے مرنے پر اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ (۳) اگر میں نے اپنے مرنے سے قبل کوئی جائیداد اسکے علاوہ پیدا کی تو اس پر بھی میری یہ وصیت عائد ہوگی یعنی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:۔ بقلم خود کریم بھائی پیرا پتہ سیٹھ کریم بھائی مالک جارج سائیکل ورکس نیا محلہ ڈلپنسری۔ گواہ شد:۔ اقبال احمد خان ایاز احمدی سکرٹری مال انجمن احمدیہ مری روڈ راولپنڈی۔ گواہ شد:۔ چراغ دین مبلغ سلسلہ احمدیہ

نمبر ۶۴۶۲:۔ منکہ عبدالمنان ولد چودہری اللہ بخش قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان دارالامان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲/۴۳-۲۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں میرا گذارہ میری ماہوار آمدنی پر ہے۔ جو کہ مبلغ ۶۴ روپے ہے۔ میں اپنی ماہوار آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ تازندگی داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ میرے مرنے پر اگر کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان ہوگی۔ العبد:۔ عبدالمنان احمدی ولد چوہدری اللہ بخش قادیان۔ حال بنی پور روڈ آسام نمبر ۱ بی۔ او۔ ڈی انڈیا ۶/۱۰۷۷۵ معرفت نمبر ۶ پوسٹ آفس۔ گواہ شد: محمد بوٹا دوکاندار قادیان۔ گواہ شد:۔ مرزا نذیر علی مالک بھٹہ برادرس قادیان

نمبر ۶۴۶۰:۔ منکہ عبدالحق ولد چودہری علی محمد صاحب مرحوم قوم منہاس راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت ۱۲/۱۷-۲ء محلہ دارالسعۃ قادیان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۳/۴۳-۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ (۱) میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میری ماہوار آمد مبلغ ۹۶/- اور قحط الاونس ۱۴/- کل ۱۱۰/- ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ قادیان ادا کرتا رہوں گا (۲) اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میرا جسقدر متروکہ ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی بشرطیکہ میں اس کا ۱/۱۰ حصہ ادا نہ کر چکا ہوں۔ العبد:۔ عبدالحق ولد چودہری علی محمد قادیان۔ گواہ شد: محمد سعید اللہ احمدی بقلم خود محلہ دارالسعۃ۔ گواہ شد:۔ بقلم خود حکیم احمد دین محلہ دارالسعۃ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر ۶۴۸۱: ۔منکہ شیخ محمد اسحاق ولد شیخ مشتاق حسین صاحب قوم شیخ قانونگو عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن ۱۳ ٹمپل روڈ لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۹ر فروری ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اس وقت میری کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد نہیں مجھے میرے والد صاحب کی طرف سے مبلغ ۱۵ روپے ماہوار بطور جیب خرچ ملتا ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز میرے مرنے کے بعد جو بھی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد ثابت ہو۔ اسکی بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں نے کوئی حصہ وصیت اپنی جائیداد میں ادا کردیا۔ تو وہ اس میں سے منہا سمجھا جائیگا۔ العبد: ۔محمد اسحاق بقلم خود۔ گواہ شد: سید ارتضیٰ علی۔ گواہ شد: ۔ مرزا منیر احمد

نمبر ۶۳۸۷: ۔منکہ مسماۃ عائشہ بی بی بنت غلام حسین زوجہ محمد عثمان پنشنر مدرس قوم انصاری پیشہ امور خانہ داری عمر ۴۹ سال تاریخ بیعت ۲۷ر دسمبر ۱۹۱۱ء ساکن ڈیرہ غازیخان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۲ر دسمبر ۱۹۴۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد غیر منقولہ از قسم زرعی وسکنی وغیرہ کوئی نہیں ہے۔ اور نہ ہی میری کوئی ماہوار آمد ہے۔ میری منقولہ جائیداد مندرجہ ذیل ہے کنگن طلائی ۴ تولہ جیلکاں طلائی دس عدد ۳ تولہ قیمتی اندازاً ساڑھے تین سو روپیہ ہے (۳۵۰ روپے) حق مہر بصورت زیورات میں خاوند سے وصول کرچکی ہوں۔ میں اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں اگر اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی قیمت اپنی زندگی میں داخل کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو صدر انجمن احمدیہ قادیان کو میری اس جائیداد سے کوئی تعلق نہ ہوگا۔ ہاں اگر میری وفات کے بعد اس جائیداد کے علاوہ میری کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو صدر انجمن احمدیہ قادیان کو اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ وصول کرنیکا اختیار ہوگا۔ میری یہ وصیت آخری وصیت ہے ہر طرح صحیح اور قائم رہیگی۔ خواہ میری نعش بہشتی مقبرہ میں دفن ہوسکے یا نہ ہوسکے۔ میں اور میری ورثاء اسکے پابند ہونگے الامۃ: ۔ نشان انگوٹھا عائشہ بی بی۔ گواہ شد: محمد عثمان خاوند موصیہ بقلم خود ساکنہ ڈیرہ غازیخان۔ گواہ شد: فیض حق بقلم خود ولد قطب الدین آئرن مرچنٹ محلہ دارالبرکات قادیان

نمبر ۶۴۲۵: ۔ منکہ فدا محمد ولد دوست محمد خان قوم بلوچ پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ڈھوڑہ حجانہ ڈاکخانہ جام پور ضلع ڈیرہ غازیخان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۳۱ ۱/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ (۱) اسوقت میری کوئی جائیداد نہیں کیونکہ والد صاحب دام اقبالہ نے جدی زمین کی ابھی شرعی تقسیم نہیں کی اس جائیداد میں ہم پانچ بھائی شریک ہیں۔ (۲) میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اسوقت ۸۰ روپے ہے۔ میں اپنی آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ انشاء اللہ اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ (۳) نیز اپنی جائیداد اور ماہوار آمد کی کمی بیشی سے صدر انجمن احمدیہ کو مطلع کرتا رہونگا۔ (۴) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ اپنی جائیداد کی قیمت کے طور پر کردوں تو وہ کل رقم واجب الادا سے منہا سمجھی جائیگی۔ (۵) اگر میرے مرنے پر کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ العبد: ۔ فدا محمد خان بی۔ اے کلرک آئی۔ ایم۔ ایس۔ برانچ دفتر ڈائرکٹر جنرل انڈین میڈیکل سروس کینیڈی کاٹیج شملہ

گواہ شد: عبدالغفور [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ستّر کتابیں!

صرف پچیس ۲۵ روپے میں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ستر کتابیں جو رسالہ ریویو کے سائز پر قریباً چھ ہزار صفحوں کی ہیں۔ صرف پچیس روپے میں فروخت ہو رہی ہیں۔ پہلے یہ کتابیں تیس روپے میں فروخت ہوتی تھیں۔ مگر اب پہلے سٹاک میں سے بعض ختم ہو گئی ہیں۔ اس لئے قیمت پچیس روپے کر دی گئی ہے۔ بعض کتابوں کے نام یہ ہیں:۔

براہین احمدیہ مکمل	تریاق القلوب
سرمہ چشم آریہ	تحفہ گولڑویہ
آئینہ کمالات اسلام	اربعین ہر چہار حصّہ
شہادۃ القرآن	نسیم دعوت
نور القرآن	تذکرۃ الشہادتین
چشمۂ معرفت	حقیقۃ الوحی
مسیح ہندوستان میں	لجّۃ النّور

یہ سب کتابیں بالکل نئی ہیں۔ آرڈر کے ہمراہ دو روپے ارسال فرمائیں۔

مینیجر رسالہ ریویو۔ اُردو۔ قادیان

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۱۷۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اصلی جہاز مارکہ کپڑے

پائیدار۔
پختہ رنگ۔
عمدہ کوالٹی۔
قیمت میں ارزاں۔

ہمیشہ استعمال کریں!

کاٹن کریپ (رنگین وسفید) لٹھا سفید۔ پاپلین (رنگین وسفید)
خاکی زین۔ٹول۔پگڑی کلاتھ۔سفید زین و ٹول۔مکھن زین۔
نیلی زین۔کوری زین۔دسوتی (رنگین وسفید) پردا کلاتھ۔
شیٹنگ کلاتھ۔ٹیبل کلاتھ۔نیپکن۔نولیئے۔جھاڑن وغیرہ۔

باوا پردمن سنگھ اینڈ سنز امرتسر۔ برانچیں:۔ بمبئی۔کلکتہ۔دہلی۔لاہور۔کوئٹہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ستّر کتابیں!

صرف پچیس ۲۵ روپے میں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ستر کتابیں جو رسالہ ریویو کے سائز پر قریباً چھ ہزار صفحوں کی ہیں۔ صرف پچیس روپے میں فروخت ہو رہی ہیں۔ پہلے یہ کتابیں تیس روپے میں فروخت ہوتی تھیں۔ مگر اب پہلے سٹاک میں سے بعض ختم ہوگئی ہیں۔ اس لئے قیمت پچیس روپے کر دی گئی ہے۔ بعض کتابوں کے نام یہ ہیں:۔

براہین احمدیہ مکمل	تریاق القلوب
سُرمہ چشم آریہ	تحفہ گولڑویہ
آئینہ کمالات اسلام	اربعین ہر چہار حصّہ
شہادۃ القرآن	نسیم دعوت
نور القرآن	تذکرۃ الشہادتین
چشمۂ معرفت	حقیقۃ الوحی
مسیح ہندوستان میں	لجّۃ النّور

یہ سب کتابیں بالکل نئی ہیں۔ آرڈر کے ہمراہ دو روپے ارسال فرمائیں

مینیجر رسالہ ریویو۔ اُردو۔ قادیان

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۱۷۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اصلی جہاز مارکہ کپڑے

پائیدار۔
پختہ رنگ۔
عمدہ کوالٹی۔
قیمت میں
ارزاں۔

ہمیشہ استعمال کریں!

کاٹن کریپ (رنگین وسفید) لٹھا سفید۔ پاپلین (رنگین وسفید)
خاکی زین۔ٹول۔پگڑی کلاتھ۔سفید زین و ٹول۔ مکھن زین۔
نیلی زین۔ کوری زین۔ دسوتی (رنگین وسفید) پرواکلاتھ۔
شیٹنگ کلاتھ۔ٹیبل کلاتھ۔ نیپکن۔ تولیے۔ جھاڑن وغیرہ۔

باوا پردمن سنگھ اینڈ سنز امرتسر۔ برانچیں:۔ بمبئی۔ کلکتہ۔ دہلی۔لاہور۔کوئٹہ